ارشاد باری تعالیٰ

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ

(اعراف:157)

ترجمہ: اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف (توجہ کرتے ہوئے) آ گئے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 71

شمارہ 35

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

4 رصفر 1444 ہجری قمری • 1 رتبوک 1401 ہجری شمسی • 1 رستمبر 2022ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 راگست 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اچھے اور بُرے صحبت کی مثال

(2101) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسی مشک والے کی (دکان) اور لوہار کی بھٹی۔ مشک والے سے تو (دو باتوں میں سے کسی ایک سے) خالی نہیں رہے گا یا تُو اس سے خریدے گا، یا اس کی خوشبو پائے گا۔ اور لوہار کی بھٹی یا تو تیرا بدن اور تیرا کپڑا جلائے گی یا تُو اس سے بدبو پائے گا۔

ہدیہ کو فروخت کرنا

(2104) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا یا دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ پہنے ہوئے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا: مَیں نے آپؓ کو یہ اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ آپؓ اسے پہنیں۔ یہ تو صرف وہی پہنتا ہے جو آخرت کی برکات سے بے نصیب ہو۔ مَیں نے تو آپؓ کو اس لئے بھیجا تھا کہ آپؓ اس سے فائدہ اٹھائیں یعنی اسے بیچیں۔

(بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 12 راگست 2022ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2008 کے موقع پر بعد دوپہر کے اجلاس سے حضور انور کا خطاب

اراکین خدام الاحمدیہ یو۔کے کی حضور انور سے ملاقات

اعلانات | نماز جنازہ

اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس خیال سے اپنے علوم و فنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا تو ہماری بے قدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آ جائے گا، شرک ہے، کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا، وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاقِ فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں، اُس کی مخلوق سے اُن اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے نہیں بلکہ شجاعت، مروّت، عفّت۔ جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں، اُن کا برمحل استعمال کرنا ہی اُن کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک موقع مناسب پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ حاصل کر لیتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 393، مطبوعہ قادیان 2018)

......☆......☆......☆......

تاریخ سے کوئی ایک آیت بھی ثابت نہیں ہوتی جسے بدل کر اس کی جگہ دوسری آیت رکھی گئی ہو

مجھے قرآن کریم کے کسی حکم کی نسبت ثبوت نہیں ملتا کہ پہلے اور طرح ہو اور بعد میں بدل دیا گیا ہو

بظاہر یہ مسئلہ بالکل صاف ہے لیکن ہمیشہ ہی لوگ اس بارے میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ بات بدلنے کو جھوٹ سمجھتے ہیں، حالانکہ سزا کو بدلنا جھوٹ نہیں ہوتا، وعدہ کو بدلنا جھوٹ ہوتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النحل آیت 102 وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (ترجمہ: اور جب ہم کسی نشان کی جگہ پر کوئی اور نشان لاتے ہیں اور (اس میں کیا شک ہے کہ) اللہ تعالیٰ جو کچھ اتارتا ہے اکثر علم نہیں رکھتے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بعض مفسرین نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ جب قرآن کریم کی ایک آیت منسوخ کر کے دوسری آیت نازل کی جاتی، تو کفار اعتراض کرتے کہ تم جھوٹے ہو اگر قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہوتا تو اسکی آیتیں منسوخ کیوں ہوتیں۔

میرے نزدیک یہ معنے درست نہیں کیونکہ تاریخ سے کوئی ایک آیت بھی ثابت نہیں ہوتی جسے بدل کر اس کی جگہ دوسری آیت رکھی گئی ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو قرآن کے سیکڑوں حافظ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں قرآن کریم کو حفظ کر لیا تھا اس امر کی شہادت دیتے کہ پہلے ہمیں فلاں آیت کے بعد فلاں آیت یاد کروائی گئی تھی لیکن اس کے بعد اسے بدل کر فلاں آیت یاد کرائی گئی۔ اس قسم کی شہادت کا نہ ملنا بتاتا ہے کہ اس بارہ میں جسقدر خیالات رائج ہیں انکی بنیاد محض ظنّیات پر ہے نہ کہ علم پر۔

میں اسکا منکر نہیں کہ بعض احکام زمانہ نبویؐ میں بدلے گئے ہیں۔ مگر مجھے قرآن کریم کے کسی حکم کی نسبت ثبوت نہیں ملتا کہ پہلے اور طرح ہو اور بعد میں بدل دیا گیا ہو۔ میرے نزدیک جو احکام وقتی ہوتے تھے وہ غیر قرآنی وحی سے نازل ہوتے تھے۔ قرآن کریم میں اترتے ہی نہ تھے۔ اس لئے قرآن کریم کو بدلنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی تھی۔

اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اگر آیات قرآنیہ کو کبھی بدلا نہیں گیا تو اس آیت کے کیا معنے ہوئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اٰیَۃ کے وہ معنے جن میں یہ لفظ بالعموم قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے، نشان آسمانی کے ہیں اور وہی اس جگہ مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم ایک نشان بدل کر اسکی جگہ دوسرا نشان لے آتے ہیں اور ایسا کرنا قابل اعتراض نہیں ہوتا، کیونکہ اس امر کو تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کونسا نشان کس موقعہ کیلئے مناسب ہے تو کفار اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تُو تو جھوٹا ہے۔ مگر یہ اعتراض ان کا جہالت پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ وہ قانون ہے جس کا ظہور ہر نبی کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ یعنی ہر نبی کو بعض انذاری باتیں بتائی جاتی ہیں جو در حقیقت مشروط ہوتی ہیں مخاطب قوم کے قلوب کی حالت سے، اگر وہ اپنے دل کی حالت بدل لیں تو وہ انذار کی خبر بھی ٹل جاتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ان کی ہلاکت کی خبر حضرت یونسؑ کی معرفت دی گئی۔ مگر بعد میں ان کی توبہ کی وجہ سے اسے بدل دیا گیا۔ (یونس ع 10)

یہ عام قانون انذاری پیشگوئیوں کے متعلق ہے کہ اگر مخالف توبہ کر لیں تو مقدر عذاب کو روک دیا جاتا ہے۔ ہاں وعدہ کی خبر ضرور پوری ہو کر رہتی ہے۔ مگر اسکے متعلق بھی سنّت اللہ یہ ہے کہ اگر وہ قوم جس سے وعدہ ہو پوری قربانی سے کام نہ لے یا پوری فرمانبرداری نہ دکھائے تو اس کے پورا ہونے میں تاخیر کر دی جاتی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہوں نے متواتر حضرت موسیٰؑ کی نافرمانی کی تو وہ ارضِ موعودہ جس میں داخل کرنے کیلئے حضرت موسیٰؑ انہیں مصر سے نکال کر لائے تھے، چالیس سال تک کیلئے اسکی فتح روک دی گئی......

مذکورہ بالا قانون کے مطابق انذار کی پیشگوئی جب کبھی ٹلتی ہے تو کفار شور مچا دیتے ہیں کہ دیکھو یہ جھوٹا ہے۔ اگر سچا ہوتا تو کیوں اسکی بات پوری نہ ہوتی۔ ایسے ہی اعتراضات وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کرتے تھے۔ اسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آیات کسی غرض اور مقصد کیلئے نازل ہوتی ہیں جب ہم دیکھیں کہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے اور ہمارے مخالفوں کو نابود کرتی جاتی ہے اگر اسکے برخلاف ثابت ہو تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے ثابت کنندہ کو مَیں ہزار روپیہ نقد دینے کو تیار ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”حقیقۃ الوحی“ رُوحانی خزائن جلد 22 سے پیش کررہے ہیں۔ قبل ازیں ہم نے طاعون سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور رؤیا و کشوف اور طاعون کے حقیقی علاج کے متعلق آپؑ کے ارشادات پیش کئے تھے۔ اس شمارہ میں ہم قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت ارشادات اور عظیم الشان چیلنج کا ذکر کریں گے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب دافع البلاء اس لحاظ سے ایک خاص شان اور اہمیت اور عظمت کی حامل کتاب ہے کہ اس میں آپؑ نے طاعون سے متعلق تمام قوموں اور مذاہب کو چیلنج دیا۔ وہ چیلنج یہ تھا کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھے یہ خبر دی ہے کہ قادیان میں طاعون جارف کبھی نہیں پڑیگی اور دوسری جگہوں کی نسبت قادیان امن اور حفاظت کا مقام رہیگا۔ پس آپؑ نے سب کو چیلنج دیا کہ وہ بھی اپنے اپنے مذہبی مقام یا کسی بھی شہر کی نسبت اشتہار دے دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی ایسا اشتہار دیگا تو وہ شہر ضرور طاعون میں مبتلا ہوگا۔ اور اگر وہ شہر طاعون سے محفوظ رہا تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں۔ ذیل میں ہم اس تعلق میں آپؑ کے ارشادات پیش کرتے ہیں:

ہم دعوے سے لکھتے ہیں کہ قادیاں میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ خوشخبری عطا فرمائی کہ : اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ۔ یعنی خدا تعالیٰ قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ الہام اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ کی تشریح میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اٰوٰی عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ میں لے لینا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاعون کی قسموں میں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جس کا نام **طاعون جارف** ہے۔ یعنی جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جابجا بھاگتے ہیں اور کتوں کی طرح مرتے ہیں۔ یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے۔ پس اس کلام الٰہی میں یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیاں پر وارد نہیں ہوگی۔ اسی کی تشریح یہ دوسرا الہام کرتا ہے کہ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ۔ یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزّت ملحوظ نہ ہوتی تو میں قادیاں کو بھی ہلاک کردیتا۔ اس الہام سے دو باتیں سمجھی جاتی ہیں (1) اوّل یہ کہ کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیاں میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہوجائے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ (2) دُوسری یہ کہ یہ امر ضروری ہے کہ جن دیہات اور شہروں میں بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہیں اُن کے شہروں یا دیہات میں ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی یہاں تک کہ لوگ بے حواس ہو کر ہر طرف بھاگیں گے۔ ہم نے اٰوٰی کا لفظ جہاں تک وسیع ہے اُس کے مطابق یہ معنے کردیئے ہیں اور ہم دعوے سے لکھتے ہیں کہ قادیاں میں کبھی طاعون جارف نہیں پڑے گی جو گاؤں کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے مگر اس کے مقابل پر دُوسرے شہروں اور دیہات میں جو ظالم اور مفسد ہیں ضرور ہولناک صورتیں پیدا ہوں گی۔ تمام دُنیا میں ایک قادیاں ہے جس کے لئے یہ وعدہ ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ منہ۔

(دافع البلاء رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 225، حاشیہ)

آریہ لوگ بنارس کے متعلق پیشگوئی کردیں کہ اُنکا پرمیشر بنارس کو طاعون سے محفوظ رکھے گا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مذاہب کا ذکر کرنے کے بعد انہیں چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کیلئے ایک نمایش گاہ مقرر کیا گیا ہے اور خدا نے سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیاں کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو اُنکو چاہئے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگوئی کردیں کہ اُنکا پرمیشر بنارس کو طاعون سے بچالے گا۔

سناتن دھرم والے امرتسر کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ گئو کے طفیل امرتسر طاعون سے محفوظ رہیگا

اور سناتن دھرم والوں کو چاہئے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ گئو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئے گی اگر اس قدر گئو اپنا معجزہ دکھاوے تو کچھ تعجب نہیں کہ اِس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بخشی کردے۔

عیسائی کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کردیں کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے

اِسی طرح عیسائیوں کو چاہئے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی کیونکہ بڑا بشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔

میاں شمس الدین اور اُنکی انجمن حمایت اسلام اور الٰہی بخش لاہور کی نسبت پیشگوئی کردیں

اِسی طرح میاں شمس الدین اور اُن کی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہئے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں۔

امرتسر کے غزنوی برادران امرتسر کی نسبت اور نذیر حسین دہلوی دہلی کی نسبت کردیں

اور مناسب ہے کہ عبد الجبار اور عبد الحق شہر امرتسر کی نسبت پیشگوئی کردیں اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دِلّی ہے اس لئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دِلّی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اِس مُہلک مرض سے محفوظ ہوجائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سبکدوشی ہو جائے گی اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230، 231)

عیسائی اگر مسیح کو درحقیقت سچا شفیع اور منجی سمجھتے ہیں تو قادیاں کے مقابل پر کسی شہر کا نام لیں کہ فلاں شہر ہمارے خداوند مسیح کی شفاعت سے طاعون سے پاک رہیگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اَے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو، ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اس کی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اس وقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کردیا اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمدؐ رکھا، تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ اے عزیزو! یہ بات غصہ کرنے کی نہیں۔ اگر اس احمدؐ کے غلام کو جو مسیح موعود کر کے بھیجا گیا ہے تم اس پہلے مسیح سے بزرگ تر نہیں سمجھتے اور اسی کو شفیع اور منجی قرار دیتے ہو تو اب اپنے اس دعویٰ کا ثبوت دو اور جیسا کہ اس احمد کے غلام کی نسبت خدا نے فرمایا اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ۔ جسکے یہ معنے ہیں کہ خدا نے اس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کیلئے اس گاؤں قادیاں کو طاعون سے محفوظ رکھا جیسا کہ دیکھتے ہو کہ وہ پانچ چھ برس سے محفوظ چلی آتی ہے اور نیز فرمایا کہ اگر میں اس احمد کے غلام کی بزرگی اور عزت ظاہر نہ کرنا چاہتا تو آج قادیاں میں بھی تباہی ڈال دیتا۔ ایسا ہی آپ بھی اگر مسیح ابن مریم کو درحقیقت سچا شفیع اور منجی قرار دیتے ہیں تو قادیاں کے مقابل پر آپ بھی کسی اور شہر کا پنجاب کے شہروں میں سے نام لے دیں کہ فلاں شہر ہمارے خداوند مسیح کی برکت اور شفاعت سے طاعون سے پاک رہیگا اور اگر ایسا نہ کرسکیں تو پھر آپ سوچ لیں کہ جس شخص کی اسی دنیا میں شفاعت ثابت نہیں وہ دوسرے جہان میں کیونکر شفاعت کریگا۔ (ایضاً صفحہ 233، 234)

مولوی احمد حسن امروہہ کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ امروہہ طاعون سے پاک رہیگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مخالف احمد حسن امروہی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

اور اگر مولوی احمد حسن صاحب کسی طرح باز نہیں آتے تو اب وقت آ گیا ہے کہ آسمانی فیصلہ سے ان کو پتہ لگ جائے یعنی اگر وہ درحقیقت مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں اور میرے الہامات کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں نہ خدا کا کلام تو سہل طریق یہ ہے کہ جس طرح میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر کہا ہے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمُقَامُ۔ وہ اِنَّہٗ اٰوَی اَمْرُوْھَہ۔ لکھ دیں مومنوں کی دعا تو خدا سنتا ہے۔ وہ شخص کیسا

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے تمام تحفظات اور خوفوں کو امن میں بدل دیا

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی دے اور جلسہ کے اثرات دائمی ہوں اور وقتی نہ ہوں

مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کی تیاری سے لے کر وائنڈ اَپ تک بے لوث ہو کر کام کیا

ایک وحدت تھی جس کا نظارہ ہم نے ایم ٹی اے کے کیمرے کی آنکھ کے ذریعہ کیا، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے

ایم .ٹی .اے کے کارکنان اس بات پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اکائی کو ایم .ٹی .اے کے ذریعہ تمام دنیا کو دکھا کر مخالفین کے منہ بند کیے

یوں گمان ہوتا ہے کہ یہ محبت خود خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے کیونکہ اس میں بناوٹ کا کوئی شائبہ نہیں تھا (ایک غیر احمدی عالمِ دین)

آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور وہ دن دُور نہیں جب لوگ اس حقیقت کو پہچان لیں گے اور اس میں داخل ہو جائیں گے (ایک غیر از جماعت دوست)

میں اس بات کو کہتے ہوئے قطعاً نہیں شرماؤں گا کہ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیے (ایک عیسائی پادری)

جس طرح جماعت احمدیہ نے اسلام کی اس حقیقی تعلیم کو پیش کیا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی تھی، میرے نزدیک یہ جماعت کا ہی طرۂ امتیاز ہے (ایک حنبلی امام)

اس جلسہ سے میرا اس الٰہی جماعت پر ایمان بڑھا ہے (انڈونیشین نومبائعہ)

یہ عالمی جلسہ سالانہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جماعت میں اتحاد ہے، ساری دنیا کے احمدی ایک خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر جمع ہیں (البانین نو احمدی)

میں نے آج تک کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا، جس میں لوگ اپنے لیڈر کو اتنے پیار اور احترام سے سنتے ہوں (ایک غیر از جماعت دوست)

اس وقت اگر امت مسلمہ کو کوئی بچا سکتا ہے تو خلافت احمدیہ ہی ہے اور آج میں احمدیت میں شامل ہونے کا اعلان کرتی ہوں (دورانِ جلسہ احمدیت قبول کرنے والی خاتون)

خلیفۃ المسیح کا خطاب قرآن مجید کی آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور عقلی دلائل سے لیس ہے (البانین زیرِ تبلیغ دوست)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر دنیا بھر سے جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی اور غیر از جماعت مہمانوں کے تاثرات

تین مرحومین محترمہ نصرت قدرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب آف کینیڈا

چودھری لطیف احمد جھمٹ صاحب (واقفِ زندگی) اور مکرم مشتاق احمد عالم صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/اگست 2022ء بمطابق 12/ظہور 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں گزشتہ ہفتہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم نے ان تین دنوں میں دیکھے۔ اس سال بھی پہلے یہی خیال تھا کہ کووِڈ (covid) کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اسکی وجہ سے گذشتہ سال کی طرح چھوٹے پیمانے پر جلسہ کیا جائے لیکن پھر آخری مہینے میں یہ فیصلہ ہوا کہ برطانیہ کے تمام احمدیوں کو جلسہ میں شمولیت کی اجازت دی جائے۔ اس فیصلہ پر شروع میں تو انتظامیہ کچھ پریشان تھی لیکن بہرحال پھر انہوں نے تیاری شروع کی اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو برستے دیکھا۔

جلسہ کا بڑا انتظار ہوتا ہے، سارا سال انتظار رہتا ہے۔ بڑی تیاریاں بھی انتظامیہ کو کرنی پڑتی ہیں لیکن پھر جب جلسہ شروع ہوتا ہے تو پتا ہی نہیں چلتا کہ یہ تین دن کس طرح پلک جھپکنے میں گزر گئے۔ اس سال لوگوں کو بھی مختلف حوالوں سے بعض تحفظات تھے۔ مجھے بھی بعض نے خط لکھے اور فکر کا اظہار کیا۔ لوگ خود بھی بہت دعائیں کر رہے تھے۔ مَیں بھی دعائیں کر رہا تھا۔ جماعت کے افراد بھی دعائیں کر رہے تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے تمام تحفظات اور خوفوں کو امن میں بدل دیا۔

کووڈ کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس کی بھی ایک وجہ تھی۔ بہرحال اس کا کچھ اثر تو شاید بعض شاملین پر ہو لیکن عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے۔

بہرحال اب جلسہ کے حوالے سے میں بعض باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ جلسہ کے اگلے خطبہ میں عموماً کارکنان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور شامل ہونے والے مہمانوں کے تاثرات کا بھی ذکر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے جلسے کے حوالے سے فضلوں کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ پہلے تو مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کی تیاری سے لے کر وائنڈ اپ تک بے لوث ہو کر کام کیا اور اب تک وائنڈ اپ کا کام کر رہے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں جاری ہے۔ پھر جلسہ کے دوران مختلف شعبہ جات میں کارکنان اور کارکنات نے عموماً اپنی صلاحیتوں کے مطابق اچھا کام کیا جس کیلئے تمام شاملین کو شکر گزار ہونا چاہئے۔

یہی اسلامی اخلاق ہے کہ جس سے تمہیں کسی رنگ میں بھی فائدہ ہو، تمہارے کوئی کام آئے تو اس کا شکریہ ادا کرو اور بندوں کی شکر گزاری ہی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی طرف لے کر جاتی ہے۔ بچوں، بڑوں، عورتوں، لڑکیوں نے خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ بعض خامیاں اور کمزوریاں بھی سامنے آئی ہیں لیکن اتنے بڑے انتظام میں یہ کمزوریاں ہو جاتی ہیں لیکن انتظامیہ کا یہ کام ہے کہ ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرے۔ مثلاً لجنہ کے کھانا کھلانے کے شعبہ کی بعض شکایات ہیں یا بعض اَور باتیں ہیں۔ اس بارے میں لوگوں کے جو خطوط آئے ہیں وہ میں ساتھ ساتھ انتظامیہ کو بھجوا رہا ہوں۔ اسکے مطابق جائزہ لے کر انہیں اپنی لال کتاب میں یہ کمیاں درج کر کے اگلے سال بہتر انتظام کرنے کی ہر شعبہ میں کوشش کرنی چاہئے۔

لیکن بہرحال عمومی طور پر کارکنان نے بہت کام کیا ہے، اچھا کام کیا ہے۔ بچوں نے بھی اپنی ڈیوٹیوں کا حق ادا کیا ہے۔ بہرحال ان سب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ایم ٹی اے نے بھی بہت اچھی کوریج دی ہے۔ اس دفعہ انہوں نے سٹوڈیو بھی تمام کا تمام خود تیار کیا ہے اور اس سے کئی ہزار پاؤنڈ کی بچت بھی ہوئی۔ اس سال یہ بھی تھا کہ بہت سے ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ملکوں کو جلسہ کی کارروائی کے دوران ملا دیا جس سے یہاں بیٹھے ہوئے لوگ بھی دوسرے ملکوں میں بسنے والے اپنے بھائیوں کو دیکھ رہے تھے۔

ایک وحدت تھی جس کا نظارہ ہم نے ایم ٹی اے کے کیمرے کی آنکھ کے ذریعہ کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان اس بات پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اکائی کو ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا کو دکھا کر مخالفین کے منہ بند کیے۔

بہرحال اب میں بعض غیروں اور اپنوں کے تاثرات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جلسہ کے ذریعہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچایا اس کا ذکر کرتا ہوں۔

نائیجر کے ایک صاحب ابوبکر سِیْنی صاحب، غیر از جماعت ہیں اور ایک غیر احمدی عالم ہیں۔ نیامے شہر میں ایک مسجد کے امام بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ جس بات نے متاثر کیا وہ لوگوں کا خلیفۂ وقت سے پیار اور محبت

کا تعلق ہے اور کس طرح لوگ خلیفۂ وقت کے ایک اشارے پر کامل اطاعت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ تقریروں کے دوران مکمل خاموشی اور سکوت طاری تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ یوں گمان ہوتا ہے کہ یہ محبت خود خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے کیونکہ اس میں بناوٹ کا کوئی شائبہ نہیں تھا۔

پھر برکینا فاسو کے ایک اَور غیر از جماعت دوست اسحاق صاحب کہتے ہیں کہ آپ کا جلسہ سالانہ بہت شاندار تھا۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا کسی معجزے سے کم نہیں اور ایک امام کی پیروی۔ یہ جلسہ اپنی مثال آپ ہے۔ کہنے لگے کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور وہ دن دُور نہیں جب لوگ اس حقیقت کو پہچان لیں گے اور اس میں داخل ہو جائیں گے۔

یہ غیروں کے تبصرے ہیں جو مسلمان بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس طرف ان کے رخ پھیر رہا ہے۔

پھر فرنچ گیانا میں ایک سیرین غیر از جماعت ہیں۔ پہلی دفعہ انہوں نے جلسہ دیکھا ہے۔ عربی بولنے والوں کیلئے مسجد میں ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ کارروائی دیکھنے کا انتظام بھی تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ میں پہلی بار جماعت کا پیغام سن رہا ہوں اور پہلی بار میں نے آپ کے خلیفہ کی تقریر سنی ہے۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں کہ مسلمانوں میں ایک ایسی تنظیم ہے جو اس طرح اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پہنچا رہی ہے اور ایک خلیفہ کی بیعت میں ساری دنیا میں کام کر رہی ہے۔ میں ان شاء اللہ اب ضرور آپ کی جماعت کے بارے میں مطالعہ کروں گا اور مزید تحقیق کروں گا۔

پھر فرنچ گیانا کے ہی ایک غیر از جماعت مسلمان ہیں۔ کارروائی سننے کیلئے آئے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے کی کارروائی میں نے پہلی بار سنی ہے اور میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی جماعت عالمگیر ہے۔ کہتے ہیں کہ میرا اصل تعلق گنی کناکری سے ہے۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران دیکھ رہا تھا کہ بہت سے ممالک لائیو سٹریم کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہیں لیکن گنی کناکری نظر نہیں آیا۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسی وقت سکرین پر گنی کناکری کی جماعت کی ویڈیو آ گئی اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ وہاں بھی آپ کی جماعت قائم ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے جو عورتوں کے حقوق بیان کیے ہیں اس پر مجھے اپنے آپ کے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔

لائبیریا سے ایک غیر مسلم مہمان بوب ایم ڈُولو (Bob M Dolo) صاحب ہیں۔ یہ ایک بجلی کے محکمے میں مینیجر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں احمدیہ خلیفہ کے خطاب کو سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس سے قبل میں یہی سمجھتا تھا کہ اسلام میں عورتوں کے کوئی حقوق نہیں ہیں لیکن آج یہ خطاب سن کر مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں جو کسی اَور مذہب میں ہمیں نہیں ملتے۔ اس سے پہلے میں نے یہ سن رکھا تھا کہ احمدیہ جماعت بڑی منظم جماعت ہے۔ آج اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا ہے کہ کس طرح احمدیہ جماعت ایک لیڈر کے ہاتھ پر متحد ہے اور دنیا میں امن کی کوششوں میں مصروف ہے۔

زیمبیا کے ایک صاحب کاٹے بولے (Katebule) صاحب ہیں۔ پیشہ کے لحاظ سے یہ پاسٹر (Pastor) ہیں۔ یہ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے آخری روز آپ کے خلیفہ کا اختتامی خطاب سنا، بہت متاثر ہوا۔ کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ کا خطاب بہت حیرت انگیز تھا۔

اسلام جس خوبصورتی سے عورت کے حقوق بیان کرتا ہے مجھے قطعاً اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔ میں یہی سمجھتا تھا کہ اسلام نے عورت کے حقوق ضبط کیے ہیں اور عورت کو کسی قسم کی آزادی نہیں دی۔ میرے نزدیک اسلام نے عورت کو گھر کے اندر بند کر کے رکھ دیا تھا مگر آج یہ خطاب سن کر میرا نظریہ بدل گیا ہے۔

میں اس بات کو کہتے ہوئے قطعاً نہیں شرماؤں گا کہ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیے۔ یہ عیسائی پادری ہیں اور کہتے ہیں کہ جو حقوق اسلام نے دیے ہیں وہ عیسائیت نے نہیں دیے۔ ہم اپنی عورتوں پر بلا وجہ زیادتی کرتے ہیں اور عورتوں کو اپنی غلام سمجھتے ہیں۔ آپ کے خلیفہ نے بالکل صحیح کہا کہ مرد کسی نہ کسی طرح طاقت کے زور پر اپنے حقوق ادا کروا ہی لیتا ہے۔ آج مجھے محسوس ہوا کہ اسلام متشدد تعلیم کا روادار نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم بہت خوبصورت ہے۔

پھر آئیوری کوسٹ کے ایک زیرِ تبلیغ دوست ہیں۔ کہنے لگے کہ جماعت کا تعارف مختلف ذرائع سے ہوتا رہا ہے لیکن جلسہ سالانہ یوکے نے ایک منفرد انداز سے اپنا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے پہلی بار کوئی جلسہ ٹی وی کے ذریعہ براہ راست دیکھا ہے۔ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد کا ایک منظم اور ایک باسلیقہ طریقے پر ایک پروگرام میں شرکت کرنا بتاتا ہے کہ خلافت کی تربیت کا ان پر ایک گہرا اثر ہے۔ کہنے لگے کہ انہیں معلوم تو نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر لوگ کیسے بیعت کرتے ہیں لیکن آج خلیفہ کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرتا دیکھ کر جو گہرا اثر دل پر ہوا ہے اور جو کیفیت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب باقاعدہ آپ کے خلیفہ کا خطبہ سنا کروں گا۔

کونگو کنشاسا، یہاں امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ آئے۔ جلسہ میں شامل ہوئے اور وہاں انہوں نے لوگوں میں میرا خطاب سنا۔ کہنے لگے اس خطاب نے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ اب تک احمدی کیوں نہیں ہیں اور اس بات کا وعدہ کر کے گئے ہیں کہ آئندہ مشن ہاؤس آتے رہیں گے اور جماعت کے بارے میں مزید تحقیق کریں گے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے لوگوں کی تربیت بھی ہوتی ہے۔

مراؤ (Maroua) جماعت کے مشن ہاؤس میں بھی جلسہ یوکے دیکھنے کا انتظام تھا۔ کیمرون میں ایک جماعت مراؤ کی ہے۔ یہاں جو لوگ جلسہ دیکھ رہے تھے ان میں قریبی گاؤں سے ایک خاتون جن کا نام اُمل (Ummul) تھا شامل تھیں۔ تینوں دن پروگرام سے استفادہ کیا۔ جلسہ سالانہ ختم ہونے پر انہوں نے وہاں پر موجود سب لوگوں کو کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس ایم ٹی اے ہے۔ ایم ٹی اے ایک ٹی وی چینل نہیں بلکہ ایک سکول اور یونیورسٹی ہے جہاں انسان روزانہ علم سیکھتا ہے۔ ہم نے بھی ان تین دنوں میں بہت علم پایا ہے۔ ہمارے پاس کیبل پر ایم ٹی اے میسر ہے۔ (وہاں کیبل پر بھی ایم ٹی اے میسر ہے۔) اس لیے ہر ایک کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ انہوں نے وہاں نصیحت کی کہ باقاعدگی سے گھروں میں ایم ٹی اے دیکھنا چاہئے اور بچوں کو بھی دکھانا چاہئے، کہ سب کا اسلامی علم بڑھے۔ خاص طور پر خلیفۂ وقت کے خطابات اور خطبات ضرور سنیں تا کہ ہمارا ایمان بڑھے۔

کونگو کنشاسا سے ہی ایک اور تاثر ہے۔ الیبو (Ilebo) جماعت میں جلسہ کی کارروائی دیکھنے کے لیے حنبلی مسلمانوں کے امام کو مدعو کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر وہ کہنے لگے کہ جس طرح جماعت احمدیہ نے اسلام کی اس حقیقی تعلیم کو پیش کیا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی تھی، میرے نزدیک یہ جماعت کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ میں اب یہ چاہتا ہوں کہ کچھ بھی کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لوں۔ اللہ مجھے اس کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔

ایک البانین زیرِ تبلیغ مسلمان لڑکی وِلما (Vilma) ہیں۔ کہنے لگیں کہ جلسہ سالانہ یوکے ایک عظیم الشان جلسہ تھا جس میں شاملین کی تعداد غیر معمولی تھی۔ میں ابھی تک جماعت میں شامل تو نہیں ہوئی لیکن اس جلسہ سے مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں اس جماعت کی اہمیت اور سچائی کے متعلق سنجیدگی سے غور کروں اور خلیفۂ وقت کا خطاب سن کر مجھے محسوس ہوا کہ میں ان کی باتوں سے متفق ہوں۔ جس طرح انہوں نے مضامین بیان کیے ہیں ان سے میرے ایمان میں بہت اضافہ ہوا۔ میری خواہش ہے کہ اس طرح کے جلسوں میں آئندہ بھی مَیں ذاتی طور پر شامل ہو سکوں۔

فرنچ گیانا میں ایک افغان خاتون ہیں۔ اپنے بچوں کے ساتھ اختتامی خطاب سننے آئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ آپ کی جماعت کے بارے میں ہمیں پہلے سے تھوڑا بہت معلوم تھا لیکن جلسہ یوکے میں آپ کے خلیفہ کی تقریر سن کر ایک عجیب سی کیفیت ہو گئی تھی۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں سن کر کہ ہمارا مذہب عورتوں کے حقوق کا کتنا خیال رکھتا ہے بہت سکون مل رہا تھا۔ کہتی ہیں شاید اس لیے بھی زیادہ محسوس ہو رہا تھا کیونکہ افغانستان میں طالبان جو اسلام قائم کرنا چاہتے ہیں اس میں تو عورت کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے جبکہ حقیقت میں اسلام تو عورتوں کے حقوق کا کامل ضامن ہے۔

لائبیریا میں ایک غیر مسلم مہمان اموس وُونْسِے (Amos Wonseah) صاحب تھے۔ پولیس میں سی آئی ڈی کمانڈر ہیں۔ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ دعوت پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے جب دوسرے روز کا انہوں نے میرا خطاب سنا تو کافی متاثر ہوئے۔ دوسرے روز کی ان کو دعوت تھی۔ تیسرے دن وہ خود ہی دوبارہ آ گئے اور خطاب کے بعد اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کے بارے میں میرے خیالات بہت منفی تھے اور اس کی کچھ وجہ بعض مسلمانوں کا رویہ بھی تھا لیکن جلسہ کے پروگرام دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور احمدیہ جماعت ہر لحاظ سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے۔ اس لیے آج سے اسلام کے بارے میں میرے خیالات بدل گئے ہیں اور جو تحفظات تھے دور ہو گئے ہیں۔

نیز یہ بھی کہا کہ اگر اس علاقے میں احمدیہ جماعت پہلے پہنچی ہوتی تو اب تک بہت سے لوگ جماعت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو چکے ہوتے۔

فرنچ گیانا، وہاں بھی جماعتی طور پہ جلسہ سننے کا انتظام تھا۔ چھوٹی سی جماعت ہے اور تھوڑے سے لوگ وہاں آئے تھے۔ وہاں ملک ہیٹی سے تعلق رکھنے والے دو عیسائی جو زیرِ تبلیغ ہیں وہ اختتامی خطاب سننے کیلئے آئے۔ دونوں دوست تھے۔ کہنے لگے کہ ہم حیران ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے جو موضوع اپنی تقریر کا چنا یعنی عورتوں کے حقوق یہ وہی موضوع ہے جس پر ہم دونوں پچھلے دو دنوں سے بات کر رہے تھے کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اسلام عورتوں کے حقوق کے بارے میں اتنی کامل اور جامع تعلیم دیتا ہے۔

اگر آج ہم نے آپ کے خلیفہ کی تقریر نہ سنی ہوتی تو ہمیں شاید اس خوبصورت اور کامل تعلیم کا پتا ہی نہ چلتا۔ آج کے زمانے میں عورت کے حقوق پر بات تو بہت ہوتی ہے لیکن مرد اور عورت دونوں کی جو ذمہ داریاں ہیں انہیں حقیقی رنگ میں اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ آج کل یہ لوگ Life of Muhammad بھی پڑھ رہے ہیں اور پھر انہوں نے مزید لٹریچر بھی مانگا ہے۔

ماریشس کی رپورٹ ہے۔ وہاں نشریات جو ہو رہی تھیں تو لوگ دیکھنے کیلئے جمع ہوئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ تانیہ دیولے (Tania Diolle) صاحبہ ہیں۔ وہ آئی تھیں۔ یہ پارلیمنٹری پرائیویٹ سیکرٹری بھی ہیں۔ کہتی ہیں کہ شاندار نظارہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تقریبات اور جماعت احمدیہ کے کلچر کا مشاہدہ کرنے کا بہت اچھا تجربہ ہے۔ بہت متاثر کن بات ہے کہ آپ لوگ لندن جیسے شہر میں اتنی بڑی مذہبی تقریب کا انعقاد کر رہے ہیں۔ کہتی ہیں یہ بات بھی درست ہے کہ آج کل کی معاشی اور معاشرتی صورتحال کے پیش نظر مذہب بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہو گیا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا اپنا محاسبہ کرنے کیلئے اور ایک روحانی مقصد کیلئے جمع ہونا بڑی بات ہے۔ خاص کر جبکہ ہم سارے ایک مشکل دور میں سے گزر رہے ہیں جس میں دنیا بہت سے بحرانوں کا شکار ہے۔

میرے نزدیک اس قسم کی چیزیں معاشرے کو صحیح راستے پر گامزن اور اعلیٰ اقدار کو برقرار رکھنے میں بہت ممد ہیں۔ میرے لیے یہ تجربہ بہت خوشگوار رہا ہے۔ میں نے بہت سی باتیں یہاں سیکھی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ لمحات میرے لیے قابل فکر بھی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

(سورۃ البقرۃ:283)

اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دعا: بی.ایم.خلیل احمد ولد مکرم بی.ایم.بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(سورۃ البقرۃ:279)

اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم و افراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی)

نومبائعین نے بھی اپنے تاثرات بھیجے ہیں۔ برکینا فاسو کی ایک نومبائعہ خاتون حوا صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ خلیفۂ وقت کے کھلے اور صاف الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم نے احمدیت کو حقیقی اسلام سمجھ کر صرف اس لیے بیعت نہیں کی کہ ہم دوسروں کو بھی احمدی بنائیں بلکہ اس لیے بھی کہ ہم نے کس طرح معاشرے میں خود بھی ایک مثالی احمدی بن کے رہنا ہے اور اپنے قول و فعل کو ایک کر کے اپنے ایمان کو بھی مضبوط کرنا ہے اور یقین میں بڑھنا ہے۔

اب لوگ کہتے ہیں کہ جی افریقہ کے لوگ اَن پڑھ ہیں۔ اب یہ خاتون ہیں، انہوں نے کہا صرف ہم نے ایسی تبدیلی پیدا کرنی ہے کہ ہمارے قول اور فعل برابر ہو جائیں اور یہ ہر پڑھے لکھے احمدی کیلئے اور اپنے آپ کو پڑھا لکھا سمجھنے والے احمدی کیلئے، یورپ میں رہنے والوں کیلئے، ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والوں کیلئے یہ جو بات ہے سوچنے والی ہے اور ان کو غور کرنا چاہئے کہ اپنے قول و فعل کو ہر جگہ ایک بنائیں۔

انڈونیشیا میں ایک نومبائعہ خاتون ہیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے ایک غیر معمولی چیز ہے۔ کہتی ہیں میں ایک نومبائعہ ہوں۔ یہ میرے لیے اس الٰہی جماعت میں اپنی روحانیت کو بڑھانے کا لمحہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ جوق در جوق اس مبارک جلسہ میں شرکت کیلئے آتے ہیں۔ اگرچہ میں نے یہ جلسہ صرف ٹی وی پر دیکھا ہے لیکن میرا دل و دماغ جلسہ یوکے میں موجود تھا۔ اس جلسہ سے میرا اس الٰہی جماعت پر ایمان بڑھا ہے اور میں مستقبل میں مزید بہتر ہو جاؤں گی۔

کونگو برازاویل کی ایک رپورٹ ہے کہ مستورات کی طرف جو میرا خطاب ہوا اسے سن کر لوکل لجنہ نے عہد کیا کہ ہم بھی اسلام احمدیت کو پھیلانے کیلئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار کریں گی۔

پھر ایک نومبائعہ کہتی ہیں کہ روحانی ماحول میں تین دن گزرے ہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہر دن اس طرح گزرے اور ہم روحانی ماحول سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

انڈونیشیا سے ایک نومبائع ایری ہیماوان (Erry Himawan) صاحب کہتے ہیں میں ایک نومبائع ہوں۔ جلسہ سالانہ یوکے کو لائیو سٹریم کے ذریعہ دیکھنے کے بعد میری طرف سے صرف ایک لفظ ہے: حیرت انگیز۔ میں حیران ہوں دنیا بھر میں صرف ایک اسلامی تنظیم ایسی ہے جسکے ارکان پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک ٹی وی سٹیشن ہے جو چوبیس گھنٹے چلتا ہے۔ میں اپنے آپ سے پوچھتا تھا کیا کوئی اسلامی تنظیم ہے جیسے یہوواز وِٹنس (Jehovah's Witnesses) اور مورمنز (Mormons) اور ایڈونٹسٹ ایس ڈی اے (Adventist-SDA) والے۔ یہ سبھی عیسائی تنظیمیں ہیں جن کے لاکھوں پیروکار ہیں اور سینکڑوں ممالک میں کام کر رہے ہیں لیکن مجھے اس کا جواب مل گیا کہ ایک اسلامی تنظیم احمدیہ جماعت ہے جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور میں اس تنظیم کا ممبر ہونے پر خوش ہوں۔ یہی اسلامی تنظیم میرے کردار اور شخصیت کے مطابق ہے۔ اب میں احمدی ہو کر ایک کارآمد شخص بن سکتا ہوں اور جسمانی اور روحانی ترقی حاصل کر سکتا ہوں۔

قزاخستان سے بگوُبایوَس دَاوَرِینصاحب کہتے ہیں۔ جلسہ نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا ہے۔ میں نے جلسہ سالانہ کی کارروائی اپنی اہلیہ کے ساتھ ایک روحانی ماحول میں دیکھی۔ خلیفۂ وقت کے خطاب نے دل پر ایک خاص اثر کیا جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح دیگر مقررین کی تقاریر بھی بہت اچھی تھیں۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو بذریعہ ایم ٹی اے جلسہ کی کارروائی دیکھنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے لیے بھی دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ یہ روحانی احساس اور کیفیت اگلے سال کے جلسہ تک قائم رکھے اور ہمیشہ قائم رکھے۔

زیمبیا کے ایک نومبائع نے جب میرا خطاب سنا تو جذبات پہ قابو نہیں پا سکے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے دوست نے پوچھنا چاہا تو جواب نہ دے سکے اور ہال سے چند منٹ کیلئے باہر چلے گئے۔ آنسو پونچھ کر دوبارہ واپس آئے اور پوچھنے پر بتایا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت کو دیکھا ہے اور آواز سنی ہے اس لیے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

کہتے ہیں میری عمر اسّی سال ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی بھیڑیوں کے درمیان میں گزار دی یعنی ظالم لوگوں کے درمیان اور احمدیت میں آ کے مجھے پتہ چلا کہ اسلام کی اصل تعلیم تو محبت پھیلانا ہے نہ کہ لوگوں میں نفرت پھیلانا۔ پھر ایک دن نمازِ فجر کے درس کے بعد اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور تمام احباب کو مخاطب کر کے کہا کہ اس مسجد کو لوگوں سے بھرنا صرف مربی کا کام نہیں بلکہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں سب کو تبلیغ کرنی چاہئے۔

آسٹریلیا کے ایک نومبائع عیسیٰ گیبری (Esaw Gebre) صاحب ہیں جنہوں نے پہلے بیعت تو کر لی تھی لیکن غیر احمدیوں کے اعتراضات سے کچھ متاثر بھی ہو جاتے تھے اور خاص طور پر یہ اعتراض کہ جلسہ جو ہے بدعت ہے۔ انہوں نے وہاں آسٹریلیا میں مسجد بیت المسرور میں عالمی بیعت میں شرکت کر کے کہا کہ میرے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے ہیں کیونکہ مجھے صاف نظر آ رہا تھا کہ جلسہ لِلّٰہ منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ میرے لیے اپنے ایمان کی تجدید کرنے کا موقع تھا۔ بیعت کے دوران خلیفۂ وقت کے ساتھ دعا میں شریک ہو کر مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ میری دعائیں ضرور قبول ہوں گی۔

لوگوں میں ایمان میں مضبوطی بھی جلسہ کی کارروائیاں دیکھ کے پیدا ہوتی ہے۔ آسٹریلیا سے ایک نومبائع مکیاس گبری (Mikias Gebre) صاحب کہتے ہیں کہ عالمی بیعت میرے لیے ایک حیرت انگیز تجربہ تھا۔ اس وقت میں جس روحانی کیفیت سے گزرا اس سے قبل میں نے وہ کیفیت کبھی نہیں محسوس کی۔ ایک ایسا روحانی ماحول تھا جس نے مجھے اطمینانِ قلب اور روحانی سرور عطا کیا۔

لیسوتھو سے ایک نومبائع یوسف لابِیسا صاحب کہتے ہیں: یہ میرا پہلا جلسہ ہے اور میں نے پہلی دفعہ خلیفۂ وقت کو دیکھا ہے۔ جس طرح انہوں نے معاشرے کی کمزوریوں اور برائیوں کی طرف اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعہ اصلاح کے طریقے بتائے ہیں وہ آج تک میں نے کہیں نہیں سنے۔ نہ ہی عیسائیت میں مَیں نے سیکھے۔

جب میں احمدیت کے بارے میں تحقیق کر رہا تھا اور جب میں نے پہلی بار خلیفۂ وقت کی تصویر دیکھی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں کہا کہ یہ سچا مذہب ہے۔ احمدیت کی طرف میرا آنا اور حقیقی اسلام کو پانا اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہدایت ہے جو مجھے خلیفۂ وقت کو دیکھنے کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ اس طرح جلسہ کو زندگی میں پہلی بار دیکھنا اور بیعت کے روح پرور مناظر کو دیکھنا اس سے میں اس میں شامل ہونے کے بعد اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہا ہوں جیسے ایک نئی زندگی حاصل ہو گئی ہو۔

البانیا کے پلُّومُب بےیَا (Pellumb Beja) صاحب جرمنی میں ہسٹری کے ٹیچر ہیں۔ انہوں نے تین چار سال پہلے بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس سال جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت ورچوئلی (virtually) تھی لیکن مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ گویا میں بذاتِ خود اس میں شامل تھا۔ جلسہ کا ماحول اور خلیفۂ وقت کے خطاب کا اثر اتنا زبردست تھا کہ مجھے لگا کہ میں بھی جسمانی طور پر جلسہ میں شامل ہوں۔

یہ عالمی جلسہ سالانہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جماعت میں اتحاد ہے۔ ساری دنیا کے احمدی ایک خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر جمع ہیں۔ تمام احمدی احباب اپنے فرائض کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تمام لوگ خلیفۂ وقت کی ہدایات سننے کے منتظر ہیں اور ان پر عمل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اپنے اختتامی خطاب میں نہایت سادہ الفاظ میں ہمیں نہایت واضح ہدایات دی ہیں اور یہ الفاظ جو ہیں ایسے تھے جو سوسائٹی کا ہر طبقہ بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ یہ خطاب ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔ بالخصوص ہمیں، جو البانین سوسائٹی میں رہتے ہیں، جہاں پر عورتوں کے حقوق کے معاملے میں بہت سے مسائل ہیں۔

پھر نائیجر کے ریجن گُڈاں رُومُجی (Guidan Roumji) کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ آج لجنہ کا خطاب سن کر مجھے عورتوں کے حقوق اور عورتوں کی ذمہ داریوں کا حقیقی ادراک ہوا ہے اور کہتی ہیں کہ جب آپ نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا بتایا کہ کس طرح وہ اپنے بچوں کا خیال رکھتی تھیں اور ان کی مثالی تربیت کرتی تھیں تو میں نے اسی وقت عہد کیا کہ آج سے میں بھی اپنے بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دوں گی تاکہ وہ مثالی خادم دین بن سکیں۔

دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے۔

عاطف زاہد صاحب مربی سلسلہ ایڈیلیڈ ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایڈیلیڈ کے وقت کا لندن سے ساڑھے آٹھ گھنٹے کا فرق ہے۔ جلسہ کے تمام پروگرام رات دیر سے یہاں نشر ہونے تھے۔ فکر تھی کہ لوگ نہیں آئیں گے، حاضری اچھی نہیں ہوگی لیکن لوگوں کی طرف سے غیر معمولی اخلاص کا مظاہرہ ہوا اور جمعہ کو working day ہونے کے باوجود مسجد میں لوگ تشریف لائے، خطاب سنا، عالمی بیعت کے وقت بھی لوگ موجود تھے۔ رات تین بجے تک جاگ کر انہوں نے اختتامی خطاب سنا اور سب کی خلافت سے جو محبت تھی وہ دیدنی تھی اور اس بات پہ ایم ٹی اے کے بھی شکر گزار ہیں۔

قزاخستان سے گُلیَان آئی مَکِینَا صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ خدا کے فضل سے کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ مختلف موضوعات پر خلیفۂ وقت اور دیگر مقررین کی تقاریر بہت ہی مفید اور دلچسپ تھیں۔ ان تقاریر نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا اور میں نے تبلیغ کرنے کے طریقے بھی سیکھے۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح دیگر سامعین کو بھی اپنے سوالات کے جوابات مل گئے ہوں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے تجدیدِ بیعت کی توفیق عطا کی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دل اور آنکھیں کھولے اور وہ ہدایت کو قبول کرنے والے بنیں۔

یمن سے شیما قاسم صاحبہ کہتی ہیں۔ ہم نے جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ ایسا لگتا تھا کہ ہم جنت میں ہیں۔ اسلام کا سورج ہم پر دوبارہ طلوع ہوا ہے اور ہمارے دلوں اور روح کو تازگی بخشی ہے۔ ہم میں حقیقی ایمان اور محبت اور وحدت اور اخلاق کی روح پھونکی گئی ہے۔ ہم آپ سے دور تھے لیکن ہمارے دل آپ کے ساتھ تھے۔ ہم ایک ہی گھر میں موجود تھے۔ ایک احمدی کے سوا کوئی اَور اس تعلق کو محسوس نہیں کر سکتا۔ ہمارے ملک میں موسلا دھار بارشوں کے باوجود جلسہ کے تینوں دن موسم ٹھیک رہا اور اللہ کے فضل سے ہم نے جلسہ کی ساری کارروائی دیکھی۔ مولیٰ کریم خلافت کو دوام بخشے۔ اس کے بغیر نہ ہمارا کوئی وجود ہے نہ کوئی مقصد۔

پھر کبابیر سے ایک اَور عرب خاتون دعا صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ آپ کے خطاب کے نوٹس لکھنے کی کوشش کرتی رہی۔ اختتامی خطاب میں جو خواتین کے حقوق کی طرف توجہ دلائی تھی اس کی وجہ سے بہت ممنون ہوں۔ میں اس مذہب کی پیرو ہوں جو میرے حقوق اور احساسات کی حفاظت کرتا ہے۔ مجھے ان تمام باتوں کو اپنی غیر مسلم سہیلیوں کے سامنے دہرانے میں فخر محسوس ہوتا ہے۔

پھر عورت کے نکتہ نگاہ سے بھی آپ نے مردوں کے حقوق کے بارے میں ہمیں بتایا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ کیا میں اپنے والد صاحب، بھائیوں اور شوہر کے حقوق اچھی طرح ادا کرتی ہوں یا نہیں۔ بیعت کے وقت مجھے احساس تھا کہ ہم حقیقت میں خلیفۂ وقت کے ساتھ ہیں اور ہمارے درمیان نہ کوئی ملک اور نہ کوئی سمندر ہے۔ میں اس قدر خوشی محسوس کر رہی تھی کہ مجھے لگ رہا تھا کہ میرا دل پھٹ جائے گا۔

اردن سے ایک خاتون امۃ الشافی صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں نے آپ کا جلسہ سالانہ کا پہلے روز کا خطاب سنا۔ میرا جسم اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے کانپ کے رہ گیا۔ دوسرے روز کے پروگرام میں وَغَاندا نامی بستی کے احمدیوں کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۂ وقت سے محبت کو دیکھا۔ اگرچہ یہ بستی نہایت پسماندہ ہے اور اس کے باسی ابھی تک زندگی کی ابتدائی ضروریات سے بھی محروم ہیں، پھر بھی اس بستی کے ایک سرکردہ کی بات سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور مسیح موعودؑ سے محبت کرتا ہے۔ یہ بظاہر بہت سادہ سے الفاظ تھے لیکن اس کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔

پھر مصر کی مروہ عبداللہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں: امیر المومنین! آپ نے ہمارے دلوں کو اپنی تقریروں اور دیگر مقررین کی تقاریر سے روحانی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ میں اس دوران آسمانِ روحانیت پر اڑنے لگی اور اپنے رب کی ملاقات کے لیے بے چین ہوگئی۔ میری تمنا ہے کہ اس روحِ مطمئنہ کے درجہ تک پہنچوں جس کا آپ نے ذکر کیا۔ دل چاہتا ہے کہ میں خدا کی محبت اور اس کے وصل کے شوق میں ایسی گم ہو جاؤں کہ آس پاس کی خبر نہ رہے۔ میرا جسم تو بے شک لوگوں کے سامنے موجود ہو لیکن میری روح خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کے آسمان میں محو پرواز ہو۔

عربوں میں ایک خاص ملکہ ہے۔ الفاظ بڑے اچھے استعمال کرتے ہیں اور ان کو اخلاص و وفا کا بڑا اظہار کرنا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان وایقان میں ترقی دے۔

پھر ملائیشیا کے ایک نومبائع دوست نزلان ازگان (Nazlan Azgan) صاحب ہیں۔ بڑے سادہ سے انسان ہیں۔ بڑی سادہ زندگی گزارنے والے ہیں اور مالی حالات بھی اچھے نہیں۔ ان کے پاس کچھ بھی رقم انٹرنیٹ پر جلسہ دیکھنے کے لیے نہیں تھی۔ انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک درخت سے آم توڑے اور آموں کو بیچا اور پھر کہتے ہیں کہ وہاں جا کے بیچ کر جو رقم آئی اس سے انہوں نے انٹرنیٹ کا ڈیٹا (data) خریدا اور پھر جلسہ کی کارروائی سنی۔

گنی بساؤ کے ایک غیر احمدی دوست آسینی بالڈے صاحب نے جلسہ کی کارروائی سنی۔ وہ کہتے ہیں میں نے آج تک کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں لوگ اپنے لیڈر کو اتنے پیار اور احترام سے سنتے ہوں۔ اور عالمی بیعت کے مناظر بہت خوبصورت تھے، انہوں نے صرف عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا تھا، جس میں پوری جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی تھی۔ مجھے یہ مناظر دیکھ کر یقین ہو گیا ہے کہ احمدیہ جماعت اپنے خلیفہ کی مکمل اطاعت کرتی ہے اور یہی ان کی ترقی کا راز ہے اور حقیقت میں احمدیہ جماعت ایک سچی جماعت ہے اور آپ لوگ سچے رستے پر ہیں۔

میکسیکو سے ثریّا گومیز (Gomez) صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے کے خطابات سننے کا موقع ملا۔ اختتامی خطاب سب سے دلچسپ لگا جس میں عورتوں کے حقوق کا ذکر کیا گیا تھا اور کس طرح گھر کے ماحول کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ ایسی اسلامی تعلیمات ہیں جن پر میں خود اپنی زندگی میں عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ اس کے علاوہ بیعت کی تقریب سے بہت جذباتی ہوگئی تھی۔ ایک ایسی کیفیت تھی جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی مگر میں بڑی خوشی اور سکینت محسوس کر رہی تھی۔

گنی بساؤ کی ایک نومبائعہ خاتون ہیں۔ وہ اپنی ایک غیر از جماعت خاتون زیب النساء کو جلسہ کیلئے لے کر آئیں اور کہتی ہیں کہ جلسہ کے تینوں دنوں کے تمام پروگراموں میں خاص طور پر آپ کے تمام خطابات سنے اور آخری دن مسجد میں اس خاتون نے جو غیر از جماعت تھی اعلان کیا کہ میرے جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت سے اعتراضات تھے مگر آپ کے خلیفہ کے خطابات سن کر تمام اعتراضات ختم ہو گئے ہیں اور میں احمدیت میں شامل ہونے کا اعلان کرتی ہوں اور میں اپنے بیٹے کو بھی جماعت احمدیہ کے لیے وقف کرتی ہوں۔

گنی بساؤ کے ایک گاؤں کی رہنے والی خاتون کمبا کیٹا صاحبہ ہیں۔ جلسہ یوکے کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ عالمی بیعت کے بارے میں سنا تو معلم سے اس کی تفصیل پوچھی۔ معلم صاحب نے دس شرائطِ بیعت کے بارے میں بتایا۔ چنانچہ یہ خاتون بیعت کی تقریب میں شامل ہوئیں۔ بیعت کے تمام الفاظ دہرائے اور اختتامی خطاب بھی سنا۔ آخر پر کہنے لگیں کہ میں نے احمدیت تو اسی وقت قبول کر لی تھی جب عالمی بیعت ہوئی تھی مگر اب اس خطاب کے بعد اعلان کرنا چاہتی ہوں کہ اس وقت اگر امت مسلمہ کو کوئی بچا سکتا ہے تو خلافت احمدیہ ہی ہے اور آج میں احمدیت میں شامل ہونے کا اعلان کرتی ہوں اور اپنے بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی نصیحت کروں گی کیونکہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

پھر کونگو برازاویل میں مختلف جماعتوں کے مشنری لکھتے ہیں کہ اجتماعی طور پر جلسہ کی تمام نشریات بذریعہ ایم ٹی اے افریقہ لائیو دیکھنے کی توفیق ملی اور جو خطابات تھے اس سے بہت لوگ متاثر ہوئے اور اللہ کے فضل سے ان خطابات کو سننے کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی کو سننے کی وجہ سے 23/افراد کو ان دنوں میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

کونگو برازاویل سے مسٹر مبُورَا بِن جِیْلی (Mboura Ben Jeli) صاحب کو جن کا تعلق عیسائیت سے ہے جلسہ میں مدعو کیا گیا تھا۔ دو دن انہوں نے جلسہ کی کارروائی سنی۔ کہتے ہیں کہ میں یہاں پر دو دن سے حقوق اللہ، حقوق العباد، تقویٰ اور استغفار کے بارے میں باتیں سن رہا ہوں جو میرے دل میں گھر کر رہی ہیں اور اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہا ہوں جبکہ چرچ میں سوائے جادو ٹونے یا بدروحوں کو نکالنے کے اَور انہیں کچھ بھی نہیں بتایا جاتا۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ کی جماعت میں شامل ہو جاؤں کیونکہ یہاں ہی مجھے روحانی سکون میسر آیا ہے۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

برکینا فاسو سے نومسلم دوست نِیسے بِیسَا (Gnisse Bessa) صاحب کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کو براہ راست دیکھنے کا یہ میرا پہلا تجربہ ہے۔ میں اسلام میں نیا داخل ہوا ہوں اور میرے ذہن میں ہمیشہ یہ سوال آتا تھا کہ دنیا کو لازمی طور پر ایک لیڈر کے ہاتھ پر متحد ہونا چاہئے۔ اب یہاں جماعت احمدیہ کے لوگوں کو دیکھا تو وہ اتحاد نظر آتا ہے اس لیے میں نے ان کے ساتھ احمدیہ مسجد میں نمازیں پڑھنی شروع کر دیں اور آج میں جلسہ سالانہ یوکے اور عالمی بیعت میں شامل ہوا ہوں جس میں تمام احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شامل تھے۔ جب میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو میں مطمئن ہو گیا اور وہ بات جو میں ہر وقت سوچتا تھا کہ سب ایک ہاتھ پر متحد ہوں وہ بھی میں نے دیکھ لی اور میرے اس سوال کا جواب مل گیا۔ اس لیے آج سے میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں اور میں اپنے خاندان کو بھی خلافت کے پیچھے چلنے کا کہوں گا۔

سری لنکا کے صدر جماعت قبولیت احمدیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مقامی جماعتوں میں اجتماعی طور پر جلسہ سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کولمبو میں جماعتی سینٹر میں ملکی حالات کے پیش نظر آمد و رفت کی شدید مشکلات کے باوجود پچاسی احمدی اور غیر احمدی افراد جلسہ اور عالمی بیعت کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر دو احباب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ اسی طرح لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ نوگمبو، پُتّیالَہ اور پولونَرُوَا میں احباب جماعت اجتماعی طور پر جلسہ میں شامل ہوئے اور سارے پروگراموں کا تامل زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ ان پروگراموں کے نتیجہ میں چار احباب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

البانیہ کے بارے میں رپورٹ ہے کہ وہاں لائیو ترجمہ یوٹیوب پر نشر ہو رہا تھا جو البانیہ، کوسووو، مقدونیہ، جرمنی وغیرہ میں البانین لوگ سن رہے تھے۔ ایک زیرِ تبلیغ البانین مسلمان دوست البرٹ (Albert) صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی سیشن میں شامل ہوئے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب قرآن مجید کی آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور عقلی دلائل سے لیس ہے لیکن نہایت ہی سادہ زبان میں تھا۔ جو لوگ عورتوں کے حقوق کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں ان کے تمام سوالات کے جوابات بھی آج انہوں نے اپنے خطاب میں بیان کر دیے۔ واپس جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد دوبارہ ان کا فون آیا اور جماعت احمدیہ اور جلسہ کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے۔ جب شرائطِ بیعت کا ذکر ہوا تو جماعت کی ایک البانین کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں دس شرائط بیعت درج ہیں اور میں نے پڑھ لی ہیں اور اب میں بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ چنانچہ وہ جماعت میں شامل ہو گئے۔

کونگو برازاویل کے معلم نے لکھا ہے کہ ایک خاتون بیُوکو سِٹِیوِی (Biyoko Stevie) کا خاوند پہلے ہی احمدیت قبول کر چکا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ بیوی بھی اسلام قبول کر لے۔ تبلیغ بھی کر رہا تھا۔ دعا بھی کرتا تھا لیکن بیوی چرچ کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ جلسہ سالانہ دیکھنے کے لیے دعوت دی گئی۔ تینوں دن جلسہ کی کارروائی انہوں نے دیکھی اور جلسہ کے آخری دن اس خاتون نے کہا کہ میں تین دن سے اپنے پادری اور آپ کے خلیفہ کی باتوں کو compare کر رہی تھی۔ میں اس نظریے پر پہنچی ہوں کہ خلیفہ کی باتوں میں بہت وزن ہے اور ہر بات دل میں اتر رہی تھی جبکہ پادری کی باتیں ہم روزانہ سنتے ہیں لیکن کبھی بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ اس کی باتوں نے ہمارے دل پر اثر کیا ہو۔ چنانچہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئی۔

یہ لوگوں کے چند واقعات تھے جو مَیں نے بتائے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر جیسا کہ آپ لوگوں نے جلسہ کی کارروائی کے دوران دیکھا تھا کہ نمایاں شخصیات کی طرف سے بہت سارے پیغامات ملے۔ 126 پیغامات دنیا بھر کے مختلف سیاستدانوں اور لیڈروں کی طرف سے ملے۔ 101 ان میں سے ویڈیو تھے اور 25 تحریری پیغام تھے۔ وزراء اور ایم پیز کے پیغام تھے۔ یوکے کے علاوہ دوسرے ملکوں سے جن لوگوں نے پیغام بھجوائے ان میں امریکہ، کینیڈا، سیرالیون، یوگنڈا، لائبیریا، نیوزی لینڈ، سپین اور ہالینڈ شامل تھے۔ لائیو سٹریمنگ کا جو انتظام تھا وہ 53 ممالک میں تھا اس کے ذریعہ ترپن ممالک کے لوگ یوکے جلسہ میں شامل ہوئے اور یورپ میں بھی، افریقہ میں بھی، ایشیا میں بھی اور ان ترپن ملکوں میں اسّی مقامات تھے جہاں کے لوگ شامل ہوئے۔

پریس اور میڈیا کی جو کوریج ہے اس سال کووڈ کی وجہ سے عام طور پر دعوت نہیں دی گئی تھی لیکن دو میڈیا آؤٹ لٹس نے خاص طور پر درخواست کر کے آنے کی اجازت لی۔ چنانچہ ان کو اجازت دی گئی اور پریس سیکشن کا خیال تھا کہ اس دفعہ بڑا چیلنجنگ ہے کہ کس طرح ہم جلسہ سالانہ کے بارے میں دنیا کو بتائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرح انتظام کیا کہ خود ہی کوریج کے سامان پیدا کر دیے۔ اور دو میڈیا والے، بی بی سی والے اور ایک اَور چینل والے تو آئے بھی تھے۔ اسکے علاوہ بی بی سی، آئی ٹی وی، میٹرو، ایل بی سی، بی بی سی ریڈیو سرے، بی بی سی ساؤتھ ٹوڈے، بی بی سی نیوز ویب سائٹ وغیرہ نے بڑی کوریج دی اور اسی کو لے کر پھر دوسرے میڈیا نے بھی دیا۔ اس طرح ریجنل سطح پر بھی آٹھ میڈیا آؤٹ لٹس نے جلسہ کو کور کیا۔ اس کے علاوہ اٹھائیس ویب سائٹس نے جلسہ کے حوالے سے خبریں یا آرٹیکل شائع کیے۔ ان ویب سائٹس کی پہنچ بیس ملین سے زائد لوگوں تک ہے۔ پرنٹ میڈیا میں دیکھا جائے تو اخبارات میں جلسہ کے حوالے سے چودہ آرٹیکل شائع ہوئے اور ان اخبارات کو پڑھنے والوں کی تعداد 1.2 ملین ہے۔ مختلف ٹی وی چینلز پر بتیس پروگراموں میں جلسہ سالانہ کو کور کیا گیا۔ ان ٹی وی چینلز کو دیکھنے والوں کی تعداد بارہ ملین سے زائد ہے۔ ریڈیو سٹیشنز پر تینتیس پروگراموں میں جلسہ سالانہ یوکے کا ذکر ہوا۔ ان ریڈیو سٹیشنز کو سننے والوں کی تعداد ایک ملین سے زائد ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ سے بعض میڈیا آؤٹ لٹس، صحافی حضرات اور پبلک فگرز نے جلسہ کے حوالے سے میسج وغیرہ دیے جن کی پہنچ بارہ ملین سے زائد افراد تک ہے۔ پریس اینڈ میڈیا کی ٹیم نے ویڈیو بنا کر بھی سوشل میڈیا پر ڈالیں جن کی پہنچ دو لاکھ چونتیس ہزار افراد سے زائد تھی۔ ان تمام کو ملا کر 57.5 ملین سے زائد افراد تک جلسہ کی کوریج ہوئی۔

جرنلسٹس کو آنے کی کیونکہ اجازت نہیں تھی اور پریس میڈیا کی ٹیم نے یوکے جماعت کے تبلیغی ڈیپارٹمنٹ کی معاونت سے 32 جرنلسٹس کو لنگر کا کھانا بھجوایا اور اس کا بھی انہوں نے بڑا مثبت جواب دیا، بڑا appreciate کیا۔ بی بی سی ساؤتھ کے نمائندہ جرنلسٹ ایڈورڈ سالٹ (Edward Sault) نے کہا کہ میں نے جلسہ میں بہت اچھا وقت گزارا۔ مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔ مختلف تقاریر سن کر بھی بہت اچھا لگا۔ آئندہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ کام کروں گا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے
اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

ایک جرنلسٹ Tevy Nitha نے کہا آپ کی جماعت کی فراخ دلی دیکھ کر میں ششدر رہ گئی۔ ایک صحافی نتاشا دیون (Natasha Devon) نے کہا اصل میں تو تمام مذاہب یکساں ہیں۔ اچھے لوگ مذہب کو لوگوں کو اکٹھا کرنے کیلئے اور غربا کی مدد کیلئے استعمال کرتے ہیں جبکہ برے لوگ مذہب کو برے کاموں کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جلسہ سالانہ یقیناً اچھے لوگوں کی مثال ہے۔

ایم ٹی اے کی جانب سے جلسہ سالانہ کے حوالے سے 1885 پوسٹس، تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر اَپ لوڈ کی گئیں۔ اس کے ذریعہ چار ملین افراد تک یہ خبر پہنچی۔ دو لاکھ تیرہ ہزار افراد نے ان پوسٹس کو لائک کیا۔ سوشل میڈیا پر ان پر تبصرے ہوئے۔ 1236 ویڈیوز اَپ لوڈ کی گئیں جن کو دو لاکھ اکتیس ہزار افراد نے دیکھا اور ان دیکھنے والوں کے کل وقت کا حساب لگایا جائے تو چار لاکھ ستر ہزار گھنٹے بنتے ہیں۔ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ کو چوبیس ہزار لوگوں نے بانوے ہزار مرتبہ دیکھا۔

ایم ٹی اے افریقہ کی رپورٹ یہ ہے کہ بیس ٹی وی چینلز پر جلسہ سالانہ کی نشریات براہِ راست دکھائی گئیں۔ ان میں سے بعض حکومتی چینلز اور بعض نجی چینلز تھے۔ بعض چینلز ایسے تھے جو پورے ملک میں دیکھے جاتے ہیں۔ ان چینلز میں گیمبیا نیشنل ٹی وی، سیرالیون نیشنل ٹی وی، لائبیریا نیشنل ٹی وی اور متعدد پرائیویٹ چینلز شامل ہیں۔ عالمی بیعت کی تقریبات بھی ان میں دکھائی گئیں۔ بیس ٹی وی چینلز کے ذریعہ میرے جو خطابات تھے ان کو دکھایا گیا اور پینتیس ملین افراد تک یہ پہنچے۔

جلسہ کی لائیو کوریج کے علاوہ جلسہ کے حوالے سے نیوز آئٹم تیار کر کے افریقہ بھر میں بھجوائے گئے تھے۔ چنانچہ جلسہ کے تینوں دن میں پندرہ چینلز نے جلسہ سالانہ کے حوالے سے نیوز چلائیں جن کی پہنچ پندرہ ملین افراد تک ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ سے بھی کافی کوریج ہوئی۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ سے اور یوٹیوب کے ذریعہ سے ان کی کوریج ہوئی ہے۔ جلسہ کے حوالے سے چالیس آرٹیکل لکھے گئے۔ 12 ویڈیوز بنائی گئیں۔ 110 سے زائد پوسٹس ڈالی گئیں۔ تین لاکھ افراد تک جلسہ کی کوریج پہنچی۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے بے شمار پھل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے۔ آئے ہوئے واقعات جو ہیں اور جو تاثرات ہیں جیسا کہ میں نے کہا ان میں سے چند مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی دے اور جلسہ کے اثرات دائمی ہوں اور وقتی نہ ہوں۔

نماز کے بعد میں کچھ جنازے بھی پڑھاؤں گا مرحومین کا ذکر کر دوں۔ پہلا ذکر ہے مکرمہ نصرت قدرت سلطانہ صاحبہ کا جو مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب کینیڈا کی اہلیہ تھیں۔ گزشتہ دنوں ان کی وفات پچپن سال کی عمر میں ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک مخلص اور فرشتہ صفت خاتون تھیں۔ ہسپتال میں تھیں تو کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں چھوڑا جس کو تبلیغ نہ کی ہو۔ ایک مسلمان عرب ڈاکٹر بھی تھی جو نصرت صاحبہ سے قرآن سننے کے لیے آتی تھیں اور آپ انہیں سورۂ یٰسین پڑھ کر سناتی تھیں۔ ہر بات میں خلافت کا ذکر کرتیں۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ بہت سارے رشتہ دار ان کے غیر احمدی سُنّی ہیں۔ ان سب کو پیغام بھیجا، تبلیغ کی کہ آپ لوگ بھی امام وقت کی بیعت کر لیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا رضی اللہ نعمان جو ہے وہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالبعلم ہیں اور ایک اس کا بھائی ہے اور ایک بہن ہے۔ ان کے میاں کہتے ہیں کہ میری اہلیہ نے ایک واقف زندگی کی طرح زندگی گزاری۔ تربیت اولاد پر اپنی ساری طاقت اور کوشش صرف کی۔ خلافت سے بہت زیادہ محبت اور عقیدت تھی۔ تبلیغ کا تو بڑا شوق تھا جیسا کہ میں نے کہا اپنے بچوں میں بھی یہ شوق پیدا کیا ہے اور مَیں نے ان میں دیکھا ہے کہ سب بچے ہی تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں اور غیر معمولی شوق رکھتے ہیں، معمولی شوق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بچوں کو ایک خاص تربیت ہے اور ان کو پڑھنے کا بھی شوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملکہ دیا۔ ان کے ذریعہ سے بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔ ایک لڑکا رضی اللہ نعمان جیسا کہ میں نے کہا جامعہ میں بھی ہے، بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ بھی اور باقی بچوں کو بھی بے نفس ہو کر دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور ان سب بچوں کو اپنی ماں کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ ان کے بیٹے جری اللہ عدنان کہتے ہیں کہ والدہ بہت نیک، پرہیزگار، متقی اور مثالی احمدی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا۔ بچوں کی تربیت کی بہت فکر رہتی تھی اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی نظر رہتی تھی۔ یتیموں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ بچپن سے ہی خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان تھا۔ ان کو کینسر کی بیماری تھی۔ جب اس کی تشخیص ہوئی تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی تھیں بلکہ ہمیں کہتی تھیں کہ تم لوگوں کو مضبوط ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ پر تمہارا ایمان زیادہ مضبوط ہونا چاہئے۔ اپنے ڈاکٹر کو بھی کہتیں کہ زندگی اور موت تو کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی اس طرح گزارے کہ ہر کوئی اس سے خوش ہو اور وہ خود بھی اپنے اعمال سے مطمئن ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ جس کا ذکر کروں گا، وہ محترم چودھری لطیف احمد جھمٹ صاحب کا ہے گذشتہ دنوں میں ان کی اناسی 79 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت چودھری محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ واصل باقی نویس کے ذریعہ ہوا جن کا نام انجام آتھم روحانی خزائن جلد گیارہ صفحہ 325 میں تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست میں تیسرے نمبر پر میاں محمد دین پٹواری بلانی ضلع گجرات لکھا ہے۔ چودھری لطیف جھمٹ صاحب نے 66ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم ایس سی ریاضی کی ڈگری حاصل کی۔ شعبہ تعلیم سے منسلک ہو گئے۔ 1966ء سے 68ء تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور لیکچرر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح 68ء سے 94ء تک کم و بیش چھبیس سال تک آپ نے سیرالیون میں تدریس کے شعبہ میں بطور استاد اور پرنسپل نہایت خوش اسلوبی سے فرائض سرانجام دیے۔ واقفِ زندگی تھے۔ افریقہ سے واپسی پر آپ نے تقریباً پانچ سال بطور نائب وکیل المال ثانی اور سات سال بطور نائب وکیل المال ثالث خدمت کی توفیق پائی۔ سیرالیون میں جماعتی سکول میں تدریس کے فرائض انجام دیے جیسا کہ میں نے کہا۔ اور 1971ء میں انہوں نے باقاعدہ طور پر زندگی وقف کی تھی۔ یکم جنوری 2007ء کو ان کا تقرر بطور وکیل المال ثالث ہوا۔ اس طرح کل عرصۂ خدمت ان کا نصف صدی سے زائد بنتا ہے۔ ان کی اہلیہ رشیدہ لطیف صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے خاوند سیرالیون میں تھے اور میں شادی ہو کر وہاں گئی تو وہاں جاتے ہی انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ ایک واقفِ زندگی کے لیے یہاں ایشیائی چیزیں خرید کر کھانا مشکل ہے۔ واقف زندگی اور اس کی اہلیہ کو مقامی کھانے کھانے چاہئیں۔ اس لیے تم مقامی کھانے بنانے سیکھ لو جس کی وجہ سے ہمیں بعد میں بہت آسانی رہی۔ بہت سادہ مزاج تھے۔ بہت خیال رکھنے والے تھے۔ ان کے اپنے ساتھ کام کرنے والے جو تھے وہ بھی ان کے حسنِ سلوک کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ ہر ایک ان کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے، ان کے لواحقین کو صبر دے۔ ایک بچہ تو ان کا بچپن میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔ ان کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا ذکر مشتاق احمد عالم صاحب ابن مکرم محمد عالم صاحب مرحوم میرا بھٹر کا میر پور آزاد کشمیر کا ہے۔ 19/جولائی 2022ء کو ساٹھ سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ عظمت بی بی کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ تین بیٹے، ایک داماد حافظِ قرآن ہیں۔ تین بیٹے مربیان ہیں۔ ان میں سے ایک حافظ مصور احمد مزمل مغربی افریقہ سینیگال میں ہیں اور دوسرے بیٹے حافظ اخلاق احمد ہیں۔ تیسرے بیٹے عبدالخالق صاحب ہیں جو آرکیالوجی میں تخصص کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور مرحوم سے رحم کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا کروں گا۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اگست 2022ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد (یو.کے) میں 17 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

۞ عزیزہ نادیہ مناہل خان غوری بنت مکرم عبد الصبور خان غوری صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم مرزا انور الدین احمد (سویڈن) ابن مکرم مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید

۞ عزیزہ عافیہ احمد بنت مکرم اسفند یار منیب صاحب (انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ) ہمراہ عزیزم دانش محمود طاہر (واقفِ نو) ابن مکرم خالد محمود طاہر صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ عائشہ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم رفیع احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم تلمیذ احمد (مربی سلسلہ، ٹرکش ڈیسک جرمنی) ابن مکرم نصیر احمد صاحب

۞ عزیزہ سارہ تحریم اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم مبارز حسین (مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم غلام حسین صاحب

۞ عزیزہ طیبہ عطاء اللہ بنت مکرم ملک عطاء اللہ صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم ذیشان محمود (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم شیخ خالد محمود صاحب

۞ عزیزہ جاذبہ ارشد (واقفہ نو) بنت مکرم ارشد محمود صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم عدیل احمد ناصر (واقف نو) ابن مکرم محمود احمد ناصر صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ باسمہ جاوید (واقفہ نو) بنت مکرم الیاس احمد جاوید صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم طلحہ وہاج سہیل (واقفِ نو) ابن مکرم سہیل احمد قمر صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ سلمیٰ احمد بھٹی (واقفہ نو) بنت مکرم احمد خان بھٹی صاحب مرحوم (کنیڈا) ہمراہ عزیزم ندیم احمد فہیم (واقفِ نو) ابن مکرم فہیم احمد صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ مدیحہ غوری بنت مکرم اطہر حفیظ غوری صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم طلحہ بربوش (واقفِ نو) ابن مکرم عبادہ بربوش صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ عائلہ سعید (واقفہ نو) بنت مکرم میاں سعید احمد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم دانیال فہیم ابن مکرم فہیم احمد صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ امتہ المصور احمد (واقفہ نو) بنت مکرم مظفر احمد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم ضیاء آفتاب ابن مکرم آفتاب احمد صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ طوبیٰ محمود بنت مکرم اختر محمود صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم رضوان احمد خالد ابن مکرم طاہر احمد خالد صاحب (جرمنی)

۞ عزیزہ درثمین طوبیٰ وسیم بنت مکرم وسیم احمد صاحب (فرانس) ہمراہ عزیزم سلیم محمد ابن مکرم احمد اسلم صاحب (بلجیم)

۞ عزیزہ مشعل منور بنت مکرم منور احمد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم تمثیل احمد ابن مکرم شکیل احمد شیخ صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ سدرۃ المنتہیٰ بنت مکرم فہیم احمد فاروق صاحب (ناروے) ہمراہ عزیزم حسن مجتبیٰ ابن مکرم غلام مجتبیٰ صدیقی صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ رداء منصورہ بنت مکرم اشفاق احمد صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم وجیہ خان ابن مکرم عبد الشکور چوہدری صاحب (یو.کے)

۞ عزیزہ درشہوار مرزا بنت مکرم نجیب احمد مرزا صاحب (یو.کے) ہمراہ عزیزم ارسل عابد خواجہ ابن مکرم عابد رشید خواجہ صاحب (یو.کے)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ملتا ہے وہ اُسی کو جو وہ خاک میں ملا ۞ ظاہر کی قِیل و قَال بھلا کس حساب میں
ہوتا ہے وہ اُسی کا جو اُس کا ہی ہوگیا ۞ ہے اُس کی گود میں جو گرا اُس جناب میں

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

خدا تعالیٰ کا نبی مہاجر کے لباس میں

اب ہم اس عظیم الشان واقعہ کے قریب پہنچ گئے ہیں جس سے اسلام میں ایک نئے دَور کا آغاز ہوتا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وطنِ مالوف کو چھوڑ کر یثرب کی طرف ہجرت کر جانا۔ اسلامی سنہ جو سن ہجری کہلاتا ہے اسی انقلابی تاریخ سے شمار کیا جاتا ہے۔

جب تمام مسلمان مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو قریش کو اپنی سابقہ کارروائیوں کی وجہ سے اندیشہ ہوا کہ اس طرح تمام مسلمانوں کا وطن سے بے وطن ہو جانا ضرور کوئی رنگ لائے گا۔ علاوہ ازیں ان کو یہ بھی غصّہ تھا کہ ان کا شکار اُن کے ہاتھ سے نکلا جاتا ہے، اس لیے انہوں نے اپنی جگہ سوچا کہ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے یہ سلسلہ ہمیشہ کیلئے مِٹ جائے اور اُن کے مظالم کی پاداش کا کوئی سوال باقی نہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکّہ میں ہی تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کے متعلق اجازت کے منتظر تھے۔ مکّہ والوں نے دیکھا کہ یہ موقع بہت اچھا ہے۔ مُسلمان سب جا چکے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب گویا اکیلا تن تنہا ہے۔ اس لیے اس کے متعلق کوئی ایسی تدبیر ہو کہ بس اس کا خاتمہ ہی ہو جائے، چنانچہ وہ اس خیال سے اپنے قومی مشورہ گاہ یعنی دارالنّدوہ میں جمع ہوئے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ کیا کیا جاوے۔ اس مشورہ میں قریباً ایک سو قریش شامل تھے اور ایک ابلیس صفت معمر نجدی شیخ بھی شریک تھا۔ پیش آمدہ صورتِ حال پر گفت وشنید ہونے کے بعد مشورہ کے آخری مراحل میں یوں گفتگو ہوئی:

ایک شخص: محمد کو آہنی زنجیروں سے جکڑ کر ایک کمرہ میں بند کر دو کہ وہیں پڑا پڑا ہلاک ہو جائے۔

شیخ نجدی: یہ رائے دُرست نہیں کیونکہ جب محمد کے رشتہ داروں اور متبعین کو علم ہوگا تو وہ ضرور حملہ کر کے آئیں گے اور اس کو چھڑا لیں گے اور پھر فساد آگے سے بھی بڑھ جائے گا۔

دوسرا شخص: محمد کو مکّہ سے جلا وطن کر دو۔ جب وہ ہماری آنکھوں سے دُور ہو گیا اور ہمارے شہر سے نکل گیا تو ہمیں کیا کہ وہ کہاں جاتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ ہمارے شہر کو اس فتنہ سے نجات مِل جائے گی۔

شیخ نجدی: کیا تم نے محمد کی شیریں زبانی اور طلاقتِ لسانی اور سحر بیانی نہیں دیکھی۔ اگر وہ یہاں سے یونہی سلامت نِکل گیا تو یقین جانو کہ اس کے بہکائے میں آ کر کوئی نہ کوئی قبیلۂ عرب تمہارے خلاف اُمڈ آئے گا اور پھر تم اس کے خلاف کچھ نہ کر سکو گے۔

غرض اسی طرح تھوڑی دیر تک باہم گفتگو ہوتی رہی۔ کسی نے کچھ رائے دی اور کسی نے کچھ۔ آخر ابوجہل بن ہشام بولا:

ابوجہل: میری رائے تو یہ ہے کہ قریش کے ہر اک قبیلہ سے ایک ایک جوان چُنا جائے اور اُن کے ہاتھ میں تلواریں دے دی جاویں۔ پھر یہ لوگ ایک آدمی کی طرح اکٹھے ہو کر محمد پر حملہ کریں اور اُسے قتل کر دیں۔ ایسا کرنے سے اس کا خون سب قبائلِ قریش پر پھیل جائے گا اور بنو عبد مناف کو اتنی جرأت ہر گز نہیں ہوگی کہ ساری قوم کے ساتھ لڑیں۔ پس لامحالہ ان کو اس خون کے بدلے میں دیت قبول کرنی ہوگی۔ سو وہ ہم دے دیں گے۔

شیخ نجدی: رائے ہے تو بس اس شخص کی۔ باقی سب فضول باتیں ہیں۔ پس اگر کچھ کرنا ہے تو جو یہ کہتا ہے وہ کرو۔

غرض اس رائے پر سب کا اتفاق ہو گیا۔

قرآن شریف میں ان کے اس مشورہ کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

’’اور یاد کر جبکہ کفّار تیرے متعلق منصوبے کرتے تھے تاکہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں یا وطن سے نکال دیں۔ اور وہ اپنی طرف سے خوب پختہ منصوبے گانٹھ رہے تھے مگر اللہ نے بھی اپنی جگہ تدبیر کر لی تھی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔‘‘

ادھر یہ لوگ مشورہ کر کے نکلے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون سے اپنے پلید ہاتھ رنگیں اور اُدھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے اپنے نبی کو ان کے اس بدارادے سے اطلاع دے دی اور اجازت عطا فرمائی کہ یثرب کی طرف ہجرت کر جائیں اور آنے والی رات مکّہ میں نہ گذاریں۔

یہ اطلاع پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے۔ گرمیوں کے دن تھے اور دوپہر کا وقت تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ صبح یا شام آپؐ ہمارے مکان پر حضرت ابوبکرؓ سے ملنے تشریف لایا کرتے تھے۔ اُس دن جو بے وقت آئے اور آئے بھی اس طرح کہ آپؐ نے اپنا سَر ایک کپڑے سے ڈھانکا ہوا تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ آج کوئی خاص بات ہے۔ آپؐ اجازت لے کر گھر کے اندر داخل ہوئے اور فرمایا ’’اگر یہاں کوئی غیر شخص ہو تو اُسے ذرا باہر بھیج دیں۔‘‘ ابوبکرؓ نے عرض کیا ’’یا رسول اللہ! آپؐ ہی کے گھر کے لوگ ہیں۔‘‘ فرمایا ’’مجھے ہجرت کی اجازت مِل گئی ہے۔‘‘ حضرت ابوبکرؓ دن رات اس خبر کے انتظار میں تھے۔ فوراً بولے اَلصُّحْبَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یعنی ’’یا رسول اللہ! مجھے بھی ساتھ رکھیئے گا؟‘‘ ارشاد ہوا ’’ہاں‘‘ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس وقت تک کسی شخص کو خوشی میں روتے نہیں دیکھا تھا۔ مگر اب دیکھا کہ جونہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ہاں‘‘ حضرت ابوبکرؓ کے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے آپؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے ہجرت کی تیاری میں دو اونٹنیاں ببول کی پتیاں کھِلا کھِلا کر پال رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک آپؐ قبول فرماویں۔‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ہاں، مگر قیمتاً لوں گا۔‘‘ ابوبکرؓ نے ناچار قبول کیا اور ہجرت کی تیاری شروع ہوئی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ہم نے جلدی جلدی ضروری سامان تیار کیا اور کھانا تیار کر کے ایک چمڑہ کے برتن میں بند کیا اور پھر میری بہن اسماء نے اپنے نطاق یعنی کمر پر باندھنے والے پٹکے کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا کھانے کے برتن پر باندھ دیا اور ایک پانی کے برتن پر۔ اس سبب سے اُن کو ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ یعنی دو نطاقوں والی کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپؐ حضرت ابوبکرؓ سے اسی رات مکّہ سے نِکل جانے اور غارِ ثور میں پناہ لینے کی قرار داد کر کے اپنے گھر واپس تشریف لے آئے۔

آغازِ سفرِ ہجرت اور قریش کا تعاقب

رات کا تاریک وقت تھا اور ظالم قریش جو مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے اپنے خُونی ارادے کے ساتھ آپؐ کے مکان کے ارد گرد جمع ہو کر آپؐ کے مکان کا محاصرہ کر چکے تھے اور انتظار تھا کہ صُبح ہو یا آپؐ اپنے گھر سے نِکلیں تو آپؐ پر ایک دم حملہ کر کے قتل کر دیا جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بعض کفّار کی اَمانتیں پڑی تھیں کیونکہ باوجود شدید مخالفت کے اکثر لوگ اپنی امانتیں آپؐ کے صِدق وامانت کی وجہ سے آپؐ کے پاس رکھوا دیا کرتے تھے۔ لہٰذا آپؐ نے حضرت علیؓ کو ان امانتوں کا حساب کتاب سمجھا دیا اور تاکید کی کہ بغیر امانتیں واپس کئے مکّہ سے نہ نِکلنا۔ اسکے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا کہ تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ اور تسلی دی کہ انہیں خُدا کے فضل سے کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ وہ لیٹ گئے اور آپؐ نے اپنی چادر جو سُرخ رنگ کی تھی اُن کے اُوپر اُڑھا دی۔ اسکے بعد آپؐ اللہ کا نام لے کر اپنے گھر سے نکلے اُس وقت محاصرین آپؐ کے دروازے کے سامنے موجود تھے مگر چونکہ انہیں یہ خیال نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر اوّل شب میں ہی گھر سے نِکل آئیں گے۔ وہ اُس وقت اس قدر غفلت میں تھے کہ آپؐ اُن کے سروں پر خاک ڈالتے ہوئے اُن کے درمیان سے نِکل گئے اور اُن کو خبر تک نہ ہوئی۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی کے ساتھ مگر جلد جلد مکّہ کی گلیوں میں سے گذر رہے تھے اور تھوڑی ہی دیر میں آبادی سے باہر نکل گئے اور غارِ ثور کی راہ لی۔ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ پہلے سے تمام بات طے ہو چکی تھی وہ بھی راستہ میں مل گئے۔ غارِ ثور جو اسی واقعہ کی وجہ سے اسلام میں ایک مقدس یادگار سمجھی جاتی ہے مکّہ سے جانب جنوب یعنی مدینہ سے مختلف جانب تین میل کے فاصلہ پر ایک بنجر اور ویران پہاڑی کے اُوپر خاصی بلندی پر واقع ہے اور اس کا راستہ بھی بہت دشوار گذار ہے وہاں پہنچ کر پہلے حضرت ابوبکرؓ نے اندر گھُس کر جگہ صاف کی اور پھر آپؐ بھی اندر تشریف لے گئے۔

دوسری طرف وہ قریش جو آپؐ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوتے تھے وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپؐ کے گھر کے اندر جھانک کر دیکھتے تھے، تو حضرت علیؓ کو آپؐ کی جگہ پر لیٹا دیکھ کر مطمئن ہو جاتے تھے لیکن صبح ہوئی تو انہیں علم ہوا کہ ان کا شکار اُن کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اس پر وہ اِدھر اُدھر بھاگے۔ مکّہ کی گلیوں میں صحابہ کے مکانات پر تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ اس غصّہ میں انہوں نے حضرت علیؓ کو پکڑا اور کچھ مارا پیٹا۔ حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر جا کر شور کیا اور ان کی صاحبزادی کو ڈانٹا ڈپٹا مگر ان باتوں سے کیا بنتا تھا۔

آخر اُنہوں نے عام اعلان کیا کہ جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زندہ یا مُردہ پکڑ کر لائے گا، اس کو ایک سو اُونٹ انعام دیئے جاویں گے، چنانچہ کئی لوگ انعام کی طمع میں مکّہ کے چاروں طرف اِدھر اُدھر نکل گئے۔ خود رؤساء قریش بھی سُراغ لیتے لیتے آپؐ کے پیچھے نِکلے اور عین غارِ ثور کے مُنہ پر جا پہنچے۔ یہاں پہنچ کر اُن کے سُراغ رسان نے کہا کہ ’’بس سُراغ اس سے آگے نہیں چلتا۔ اس لیے یا تو محمد یہیں کہیں پاس ہی چھپا ہوا ہے یا پھر آسمان پر اُڑ گیا ہے۔‘‘ کسی نے کہا ’’کوئی شخص ذرا اس غار کے اندر جا کر بھی دیکھ آئے۔‘‘ مگر ایک اور شخص بولا کہ ’’واہ یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے۔ بھلا کوئی شخص اس غار میں جا کر چھپ سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت تاریک وتار اور خطرناک جگہ ہے اور ہم ہمیشہ سے اسے اسی طرح دیکھتے آئے ہیں۔‘‘ یہ بھی روایت آتی ہے کہ غار کے منہ پر جو درخت تھا۔ اُس پر آپؐ کے اندر تشریف لے جانے کے بعد مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور عین مُنہ کے سامنے کی شاخ پر ایک کبوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دے دیئے تھے۔ یہ روایت تو کمزور ہے لیکن اگر ایسا ہوا ہو تو ہرگز تعجب کی بات نہیں۔ مکڑی بعض اوقات چند منٹ میں ایک وسیع جگہ پر جالا تن دیتی ہے اور کبوتری کو بھی گھونسلا تیار کرنے اور انڈے دینے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ اس لیے اگر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی حفاظت کیلئے ایسا تصرف فرمایا تو ہرگز بعید نہیں ہے بلکہ اس وقت کے لحاظ سے ایسا ہونا بالکل قرین قیاس ہے۔ بہر حال قریش میں سے کوئی شخص آگے نہیں بڑھا اور یہیں سے سب لوگ واپس چلے گئے۔

روایت آتی ہے کہ قریش اس قدر قریب پہنچ گئے تھے کہ اُن کے پاؤں غار کے اندر سے نظر آتے تھے اور ان کی آواز سُنائی دیتی تھی۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر مگر آہستہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ’’یا رسول اللہ! قریش اتنے قریب ہیں کہ اُن کے پاؤں نظر آ رہے ہیں اور اگر وہ ذرا آگے ہو کر جھانکیں تو ہم کو دیکھ سکتے ہیں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی ’’ہرگز کوئی فکر نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔‘‘

پھر فرمایا: وَمَاظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا یعنی ’’اے ابوبکرؓ! تم ان دو شخصوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کے ساتھ تیسرا خُدا ہے۔‘‘

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جب قریش غار کے مُنہ کے پاس پہنچے، تو حضرت ابوبکرؓ سخت گھبرا گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گھبراہٹ کو دیکھا تو تسلی دی کہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے رِقّت بھری آواز میں کہا: اِنْ قُتِلْتُ فَاَنَا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاِنْ قُتِلْتَ اَنْتَ هَلَكَتِ الْاُمَّةُ یعنی ’’یا رسول اللہ! اگر میں مارا جاؤں تو میں تو بس ایک اکیلی جان ہوں لیکن اگر خدانخواستہ آپؐ پر کوئی آنچ آئے تو پھر تو گویا ساری اُمّت کی اُمّت مِٹ گئی۔‘‘

اس پر آپؐ نے خدا سے الہام پا کر یہ الفاظ فرمائے کہ ’’لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‘‘ یعنی ’’اے ابوبکرؓ! ہرگز کوئی فکر نہ کرو کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہم دونوں اسکی حفاظت میں ہیں۔‘‘ یعنی تم تو میری وجہ سے فکرمند ہو اور تمہیں اپنے جوشِ اخلاص میں اپنی جان کا کوئی غم نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اس وقت نہ صرف میرا محافظ ہے بلکہ تمہارا بھی اور وہ ہم دونوں کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 234 تا 239، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گورو پالی۔ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(722) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقہ سے بہت کراہت کرتے تھے بلکہ بعض اوقات اس کے متعلق بعض لوگوں پر ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا۔ مگر سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی جب تشریف لاتے تھے تو ان کیلئے کہہ دیا تھا کہ وہ بے شک حقہ پی لیا کریں کیونکہ سیٹھ صاحب معمر آدمی تھے اور پُرانی عادت تھی۔ یہ ڈر تھا کہ کہیں بیمار نہ ہو جائیں۔ نیز سیٹھ صاحب بیمار بھی رہا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کو ذیابیطس بھی تھا اور کاربنکل بھی ہوا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراس کے بڑے تاجر تھے اور نہایت مخلص تھے انہوں نے 1893ء کے آخر میں ہندوستان کے مشہور واعظ مولوی حسن علی صاحب مرحوم کے ساتھ حضرت صاحب کی بیعت کی تھی۔ مگر افسوس کہ آخری عمر میں ان کی تجارت بہت کمزور ہوگئی تھی۔ ایک دفعہ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ

”قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے“

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہ بنا بنایا کام ٹوٹ گیا اور پھر نہ سنبھلا اور آج تک کوئی شخص یہ بھید نہ پا سکا کہ اس یکرنگ فدائی پر یہ دَور کس طرح آیا۔

(723) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالمحی عرب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک نکاح کیا تھا مگر بعد رخصتانہ انہیں اپنی بیوی پسند نہ آئی جس پر حضور کی خدمت میں عربی میں خط لکھا کہ میری بیوی میں یہ یہ جسمانی نقص ہیں جن کی وجہ سے مجھے اس کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ حضور نے ان کے رقعہ پر ہی یہ مختصر سا فقرہ لکھ کر واپس کر دیا کہ ”اِطْفَأِ السِّرَاجَ وَافْعَلْ مَاشِئْتَ“

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ چراغ بجھالیا کرو اور پھر جو جی میں آئے کیا کرو۔ مطلب یہ تھا کہ جب شادی کر لی ہے تو اب بیوی کے بعض جسمانی نقصوں کی وجہ سے اس سے بے اعتنائی برتنا ٹھیک نہیں۔ اگر دیکھنے سے رغبت پیدا نہیں ہوتی تو چراغ بجھا دیا کرو تا کہ نظر کام کرنے سے رک جائے اور نقص اوجھل رہیں۔ اس طرح رغبت ہو جائے گی مگر افسوس ہے کہ عرب صاحب اپنے دل پر غالب نہ آسکے اور بالآخر بیوی کو طلاق دیدی۔

(724) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ایک دفعہ حضرت صاحب کی خدمت میں ایک پیٹنٹ مقوی دوا بھیجی کہ حضور بہت محنت کرتے ہیں اسے استعمال فرمائیں۔ حضرت صاحب نے ایک دن استعمال کی تو اسی دن پیشاب کی تکلیف ہوگئی۔ اسکے بعد حضور نے وہ دوا استعمال نہ کی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حکیم صاحب مرحوم لاہور کے رہنے والے تھے اور بہت مخلص تھے۔ حضرت صاحب اکثر ان کی معرفت لاہور سے سودا منگایا کرتے تھے۔

(725) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اگر کبھی کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جسم کی عام کمزوری کے دُور کرنے کا نسخہ پوچھتا تو آپ زیادہ تر یخنی اور شیرہ بادام بتایا کرتے تھے اور دواؤں میں ایسٹن سیرپ یعنی کچلہ کونین اور فولاد کا شربت بتایا کرتے تھے۔

(726) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ اوائل میں مَیں حقہ بہت پیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ پاخانہ میں بھی حقہ ساتھ لے جایا کرتا تھا تب جا کر پاخانہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس جالندھر تشریف لائے۔ جماعت کپورتھلہ اور یہ خاکسار بھی حاضر خدمت ہوئے۔ وعظ کے دَوران میں حقہ کی بُرائی آ گئی جس کی حضور نے بہت ہی مذمت کی۔ وعظ کے ختم ہونے کے بعد خاکسار نے عرض کی کہ حضور مَیں تو زیادہ حقہ پینے کا عادی ہوں مجھ سے وہ نہیں چھوٹ سکے گا۔ ہاں اگر حضور دعا فرمائیں تو امید ہے کہ چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا آؤ ابھی دعا کریں سو آپ نے دُعا فرمائی اور اثناء دُعا میں حاضرین آمین آمین کہتے رہے۔ حضور نے دیر تک خاکسار کیلئے دعا کی۔ رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حقہ میرے سامنے لایا گیا ہے۔ مَیں نے چاہا کہ ذرا حقہ پیوں۔ جب مَیں حقہ کو مُنہ سے لگانے لگا تو حقہ کی نلی ایک سیاہ پھنیر سانپ بن گئی اور یہ سانپ میرے سامنے اپنے پھن کو لہرانے لگا۔ میرے دل میں اسکی سخت دہشت طاری ہوگئی۔ مگر اسی حالتِ رؤیا میں مَیں نے اس کو مار ڈالا۔ اسکے بعد میرے دل میں حقہ کی انتہائی نفرت پیدا ہوگئی اور مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے حقہ چھوڑ دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں فیاض علی صاحب پُرانے صحابہ میں سے تھے۔ اب چند سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔

(727) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مَیں نے 1890ء میں قادیان مسجد مبارک میں بیعت کی تھی۔ مجھ سے پیشتر چند گنتی کے آدمی بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت میں سوائے اپنے اور جماعت کپورتھلہ کے کسی مہمان کو مسیح موعود علیہ السلام کے دسترخوان پر نہ دیکھتا تھا۔ حضرت اقدس دستِ مبارک سے زنانہ مکان سے کھانا لے آتے تھے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر تناول فرماتے تھے اور خاکسار سوائے شاذ و نادر کے ہمیشہ ہر ایک مباحثہ اور سفر میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا ہے۔

(728) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ خاکسار نے حضور اقدس علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے مولویوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے اس لئے حضور کچھ ارشاد فرماویں۔ آپ نے فرمایا کہ جب کہیں گفتگو کا موقعہ ملے تو دُعا کر لیا کرنا اور یہ کہہ دیا کرنا کہ مَیں نے حق کو پہچانا اور قبول کر لیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ نصیحت بہت مختصر ہے مگر اس میں تاثیرات کا خزانہ مخفی ہے۔

(729) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے خاکسار کا ہاتھ پکڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ حضور یہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مَیں ان کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ یہ تو بہت دفعہ آئے ہیں۔

(730) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضورؑ کی خدمت میں اولاد کیلئے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا دُعا کرونگا۔ پھر دوسرے دن اسی طرح عرض کی۔ پھر تیسرے دن بھی عرض کی۔ اس پر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ تو اس طرح سے کہتے ہیں جیسے آپ کی عمر اسی سال کی ہوگئی ہے۔ آپ کے ہاں تو بیسیوں لڑکے ہو سکتے ہیں۔ سو الحمدللہ کہ اب مَیں صاحبِ اولاد ہوں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مرد کو اولاد سے جلد مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی خاص نقص نہ ہو تو اسی نوے سال تک مرد کے اولاد ہو سکتی ہے۔

(731) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں محمد عبدالرحمن صاحب مسکین فرید آبادی (برادر اکبر ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی) نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 1901ء میں ایک مرتبہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس مسجد مبارک میں تھی۔ میں نے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی فرمائش پر حضرت صاحب کی خدمت میں وہ نظم پڑھی جو کہ مَیں نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں لکھی تھی جس کے دو اشعار نمونۃً درج ہیں۔

مثیلِ مسیح نے جو دعویٰ پکارا
صلیبِ نصاریٰ کیا پارا پارا
غلامانِ احمد کو آیا فرارا
گروہ پادری بس ہوا ہارا ہارا

ان اشعار کو سُن کر حضرت اقدس بہت محظوظ ہوئے اور حضور علیہ السلام نے منہ پر رومال رکھ کر بمشکل ہنسی کو روکا۔ اسی طرح حضرت مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب اور نواب محمد علی خانصاحب بھی بہت ہی ہنسے اور خوش ہوئے۔ اسی خوشی میں مجھ کو تین کتابیں (ایام الصلح، الوصیت، مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ احادیث مسیح موعود) بطور انعام عنایت فرمائیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتب کے نام کے متعلق میاں عبدالرحمن صاحب کو سہو ہوا ہے کیونکہ الوصیّت تو لکھی ہی 1905ء میں گئی تھی یا ممکن ہے سنہ کے متعلق سہو ہوا ہو۔ نیز روایت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ انعام کس نے دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ یا نواب صاحب نے دیا ہوگا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبدالرحمن بیچارے شعر کے وزن و قوافی سے واقف نہیں تھے۔ اس لئے بعض اوقات ان حدود سے متجاوز ہو جاتے تھے اور الفاظ بھی عجیب عجیب قسم کے لے آتے تھے (اس لئے مجلس میں ہنسی کی کیفیت پیدا ہوگئی ہوگی مگر بہر حال بہت مخلص تھے۔ اسی غزل کا آخری شعر یہ تھا کہ:

نوابین نے جب کہ مجھ کو پکارا
گیا افراتفری میں مضموں ہمارا

اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب میاں عبدالرحمن صاحب یہ غزل لکھ رہے تھے تو نواب صاحب کے دو صاحبزادوں نے انہیں کسی کام کیلئے پے در پے آواز دی اور اس گھبراہٹ میں ان کا مضمون اور شعر دماغ میں منتشر ہو کر رہ گئے۔ میاں عبدالرحمن صاحب نواب صاحب کے ہاں نوکر تھے۔

(732) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ماسٹر اللہ دتا صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 1901ء یا 1900ء کا واقعہ ہے کہ مَیں دارالامان میں موجود تھا۔ ان دنوں میں ایک نواب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خدمت میں علاج کیلئے آئے ہوئے تھے جن کیلئے ایک الگ مکان تھا۔ ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں سے ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشاء ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے چلیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ مَیں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اگر وہ مجھے بھیج دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار مسجد مبارک میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کیلئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے۔ لیکن مولوی صاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر روز فیض پہنچتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کا درس دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کے کام کیلئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔ اس دن جب عصر کے بعد حضرت مولوی صاحب درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے۔ وہ یہ کہ میں ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے میرے آقا نے میری نسبت ایسا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔

(733) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ماسٹر اللہ دتا صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ جب کابل کے مہاجرین پہلے پہل ہجرت کر کے قادیان آئے تو ظہر کی نماز کے وقت کھڑکی کے پاس مَیں نے اور پٹھانوں نے حضرت صاحب کیلئے کپڑا بچھا دیا۔ لیکن حضور دوسری کھڑکی سے تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور ہم نے تو دوسری کھڑکی کے پاس کپڑا بچھایا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ چلو وہاں ہی سہی اور اُٹھ کر دوسری کھڑکی کے پاس تشریف فرما ہو گئے۔

(734) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ماسٹر اللہ دتا صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک کی چھت پر شام کے وقت حضور تشریف رکھتے تھے۔ کپورتھلہ کے ایک دوست مہاراجہ کپورتھلہ کا حال سُنا رہے تھے کہ سرکار آپ سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ حضور ان کو کوئی کتاب بھیجیں۔ اس پر حضور نے فرمایا ہم سرکاروں کو نہیں بھیجا کرتے بلکہ غریبوں کو بھیجا کرتے ہیں اگر غریب لوگ اس پر عمل کرینگے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہی سرکار بنا دے گا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یوں تو حضرت صاحب نے بادشاہوں اور فرمانرواؤں کے نام دعوتی مراسلات بھیجے ہیں کیونکہ آخر اس طبقہ کا بھی حق ہے۔ مگر اس موقعہ پر آپ نے غالباً اس لئے استغناء ظاہر کیا ہوگا کہ تجویز پیش کرنے والے نے راجہ صاحب کی تبلیغ کو ایک بہت بڑی بات سمجھا ہوگا اور خیال کیا ہوگا کہ راجہ صاحب مان لیں تو نہ معلوم پھر کیا ہو جائے گا۔ جس پر حضور نے استغناء کا اظہار کر کے غرباء کے طبقہ کو زیادہ قابل توجہ قرار دیا۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

اگر گورنمنٹ ہمیں کہتی ہے کہ ہم کووڈ کی vaccine لگوالیں تو ہمیں لگوانے کی کوشش کرنی چاہئے ،ہمیں جملہ وباؤں اور مصیبتوں کے خلاف جملہ حفاظتی پہلو اختیار کرنے چاہئیں

ایسے موضوعات پر گفتگو کے پروگرامز بنائیں جیسے بحیثیت احمدی مسلمان ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں مانا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر عمل کر کے ہم آپؐ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں

یونیورسٹی میں رہنے والے طالب علموں کو بھی پنجوقتہ نمازیں ادا کرنی چاہئیں ،تلاوت قرآن کریم میں سست نہیں ہونا چاہیے، یونیورسٹی میں ایسے لڑکوں سے دوستی کریں جو فطرتاً اچھے اور نیک ہوں، ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہاری دوستی اچھے لوگوں سے ہو،خود بھی دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ، یہ تمہاری ڈیوٹیز ہیں

ایک رات میں تم ولی نہیں بن سکتے روحانی ترقی مستقل محنت کا متقاضی ہے

ایک احمدی کی حیثیت سے اگر آپ سیاست میں آتے ہیں تو ایک آزاد سیاستدان کی حیثیت سے معاشرے میں امن، انصاف محبت اور رواداری کی آواز کو اُٹھائیں اگر کسی پارٹی کا منشور آپ کو یہ موقع نہیں دیتا کہ آپ آزادانہ طور پر سچ بول سکیں پھر اس پارٹی کو چھوڑ دیں اور ایک آزاد سیاستدان بنیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جنوبی برطانیہ میں مقیم 16 تا 19 سال کے ممبرانِ خدام الاحمدیہ کی آن لائن ملاقات

مورخہ 4/ستمبر 2021ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ یو.کے کے ایسے طلباء جن کی عمر 16 سے 19 سال ہے کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ 230 سے زائد ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے بیت الفتوح لندن سے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کو حضور انور سے سوالات پوچھنے اور راہنمائی طلب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور طاعون کے دوران اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپؑ کے گھر میں رہنے والوں کی حفاظت فرمائے گا، کیا یہ وعدہ موجودہ وبا اور آئندہ آنے والی مصیبتوں کے بارے میں بھی ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھو، وہ ایک نشان تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا اور اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیشگوئی کی صورت میں فرما دی تھی کہ اس وقت طاعون شروع ہوگی اور یہ کہ آپ اپنی جماعت کے مضبوط ایمان والے لوگوں کو بتا دیں کہ اگر وہ طاعون سے حفاظت کا ٹیکہ نہ بھی لگوائیں تو بھی وہ محفوظ رہیں گے۔ پھر بھی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی فرد جماعت کو ویکسین لگوانے سے روکا نہیں تھا۔ اگر گورنمنٹ اس کو لازمی قرار دے تو پھر آپ لگوا سکتے ہیں۔ یہاں ہمارے پاس کوئی ایسا وعدہ نہیں ہے۔ اس لیے اس بات کو یاد رکھو کہ اگر ہم (ایمان میں) مضبوط ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسکے برے اثرات سے بچائے گا۔ پھر بھی آنحضرت ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے خلفاء کے دور میں بھی طاعون پھیلی تھی۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو بھی طاعون سے فوت ہوگا وہ شہید ہوگا۔ اس لیے اس (وبا) کو آپ ایک سزا قرار نہیں دے سکتے اور نہ ہی یہ کوئی نشان ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ایک نشان تھا۔ اب یہ اس طرح کا نشان نہیں ہے۔ اس لیے اگر گورنمنٹ ہمیں کہتی ہے کہ ہم کووڈ کی vaccine لگوا لیں تو ہمیں لگوانے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم سب کو کووڈ ہو جائے یا یہ کہ سارے احمدیوں کو کووڈ ہوگا یا یہ کہ اگر کسی احمدی کو کووڈ ہوتا ہے تو وہ لازماً بچ جائے گا۔ اگر وہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ کی نظر میں اس کا مقام ایک شہید کا مقام ہوگا۔ ہمیں جملہ وباؤں اور مصیبتوں کے خلاف جملہ حفاظتی پہلو اختیار کرنے چاہئیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کو خود یہ بتا نہ دے کہ یہ ایک نشان ہے اور جملہ احمدی اس سے محفوظ رہیں گے۔ پھر وہ ایک الگ معاملہ ہوگا۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ ہم کس طرح ایک دوسرے کو احمدیہ مسلم جماعت اور خلافت کے وفادار بننے کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب کبھی بھی آپ مختلف موضوعات پر گفتگو کے پروگرامز بنائیں تو ایسے موضوعات زیر بحث لائیں جیسے بحیثیت احمدی مسلمان ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیوں مانا؟ اس طرح آپ کو آپ کی زندگی کا مقصد سمجھ آ جائے گا اور یہ چیز پھر آپ کو جماعت احمدیہ کے مزید قریب کر دے گی کیونکہ خلیفہ وقت آپ کو مستقل حقیقی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہیں اور یہ بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے کیا توقعات ہیں۔ تو اس طرح آپ احمدیہ جماعت سے بہت زیادہ قریب ہو سکتے ہیں۔

☆ایک اَور طالب علم نے پوچھا کہ ہم آنحضرت ﷺ سے حقیقی اور مستقل محبت کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے پیاروں کی محبت آپ کس طرح حاصل کرتے ہیں۔ انہیں یاد کر کے۔ ان کیلئے کچھ اچھا کر کے۔ ان کی توقعات پر پورا اتر کر یا جو بھی وہ کہیں اسے مان کر۔ اس طرح آپ محبت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ آنحضرت ﷺ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو بتا دیں کہ اگر وہ اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات اور احکامات کی پیروی کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نازل فرمائے ہیں۔ مزید برآں آپ ﷺ پر درود بھیجیں۔ اس طرح آپ آنحضرت ﷺ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں اور اس چیز سے پھر اللہ تعالیٰ بھی آپ سے محبت کرنے لگے گا۔

☆ایک اَور طالب علم نے حضور انور سے ایسے خدام کے بارے میں راہنمائی طلب کی جو یونیورسٹی میں پڑھائی کی وجہ سے گھر سے دور رہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ آپ یونیورسٹی میں ہیں آپ کو پنجوقتہ نمازیں ادا کرنی چاہئیں اور انہیں بھولنا نہیں چاہیے۔ آپ کو تلاوت قرآن کریم میں سست نہیں ہونا چاہیے۔ یونیورسٹی میں بھی ایسے لڑکوں سے دوستی کریں جو فطرتاً اچھے ہوں اور نیک ہوں۔ اگرچہ وہ مذہبی خیالات کے مالک نہ بھی ہوں لیکن فطرتاً اچھے ہوں اور اچھے اخلاق کے حامل ہوں۔ انہیں اپنا دوست بناؤ اور ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہاری دوستی اچھے لوگوں سے ہو۔ خود بھی دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ تو یہ تمہاری ڈیوٹیز ہیں۔ اس طرح اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ تم لوگوں کو حقیقی اسلامی تعلیمات بھی سکھا رہے ہوگے اور ایک مسلمان کا اچھا نمونہ بھی دکھا رہے ہوگے۔

☆پھر ایک خادم نے سوال کیا کہ اسلام climate change کے بارے میں کیا راہنمائی کرتا ہے اور یہ کہ اس مسئلہ کو کس طرح حل کرنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز کی زیادتی بری ہے۔ اگر ہم قانون قدرت کے مطابق نہیں چل رہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ ہم اپنے مستقبل کو خراب کر رہے ہوں گے۔ اور ہم اپنے آپ کو اپنی نسلوں کو تباہ کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ ہاں (ماحولیاتی) آلودگی ہے کیونکہ ممالک میں مسابقت کی دوڑ لگی ہوئی ہے جیسے چائنا، انڈیا اور امریکہ کے درمیان۔ یوں ہر ملک کا اپنا ذاتی مفاد ہے۔ وہ اپنی آئندہ نسلوں کے بارے میں نہیں سوچ رہے۔ اس لیے وہ اس حوالہ سے پلان نہیں کر رہے کہ کسی بھی ملک کو کتنا ایندھن جلانے کی اجازت ہونی چاہیے اور اس کو کیسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ ہمیں ممالک کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور انہیں مجبور کرنا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں تا کہ ماحولیاتی آلودگی کو کم سے کم کیا جا سکے اور یہ ہمیں climate change کو بھی کم کرنے میں مدد دے گی۔

☆پھر ایک خادم نے سوال کیا کہ میں مستقل اپنی روحانی ترقی کیلئے دعا کرتا ہوں لیکن میں کوئی بہتری محسوس نہیں کرتا کیا حضور میری راہنمائی کر سکتے ہیں کہ میں کس طرح بہتری لا سکتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھو، یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کو فوراً اس کا نتیجہ مل جائے۔ ایک بزرگ تھے جو ہر روز کسی چیز کیلئے دعا کرتے تھے اور مستقل اس کیلئے دعائیں کرتے تھے۔ ان کا اللہ تعالیٰ سے قربت کا ایسا تعلق تھا کہ ہر روز انہیں اللہ کی طرف سے یہ جواب ملتا کہ تمہاری دعا قبول نہیں ہوئی۔ ایک دن ان کا ایک مرید وہاں موجود تھا۔ اس کی موجودگی میں جب وہ بزرگ دعا کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی جواب آیا اور وہ جواب اس مرید نے بھی سنا۔ تو اس مرید نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ وہ آپ کی دعا قبول نہیں کرے گا تو پھر آپ کیوں بار بار دعا کرتے ہیں۔ اس کو چھوڑ دیں۔ اس پر اس بزرگ نے کہا کہ میں گذشتہ تیس سال سے دعائیں کر رہا ہوں اور روزانہ یہی جواب سنتا ہوں۔ پھر بھی میں اس کو جاری رکھے ہوئے ہوں۔ اور میں اس کو جاری رکھوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما لے۔ (اللہ کو چھوڑ کر) میں اور کہاں جاؤں۔ پھر فوراً ایک آواز آئی اور اس مرید نے بھی اس کو سنا کہ گذشتہ تیس سال سے جو دعائیں بھی تم نے کی ہیں وہ سب قبول کر لی گئی ہیں۔ اس لیے آپ کو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے اپنی روحانی ترقی کیلئے دعا کر رہے ہیں تو پھر اس بات پر بھی غور کریں کہ آیا آپ اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات پر عمل پیرا ہیں۔ ایک رات میں تم ولی نہیں بن سکتے یہ ایک مستقل محنت کا متقاضی عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جَاهَدُوْا فِيْنَا یعنی جو لوگ ہماری راہوں میں جہاد کرتے ہیں پھر میں ان کو درجہ عطا کرتا ہوں۔ اس لیے تم یہ کرتے رہو۔ ایک دن تم اللہ تعالیٰ سے یہ جواب پاؤ گے کہ اب اس نے تمہارا درجہ بڑھا دیا ہے۔ ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اس لیے یہ کرتے رہو۔ ایک دن تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کبھی ہار مت مانو۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ اگر ہمیں احمدیت کی سچائی کا ایک تشفی بخش ثبوت دینا ہو تو وہ کیا ہوگا؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھو، مختلف لوگوں کیلئے مختلف دلائل ہوتے ہیں۔ اگر ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتا تو پہلے تو آپ کو اسے یقین دلانا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اگر کوئی مسلمان ہے اور مسلم background سے ہے تو اس کو الگ طرح سے ثبوت دینا ہوگا کہ یہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو آنحضرت ﷺ نے اس دور کیلئے بیان فرمائی تھیں اور وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اور قرآن کریم میں بھی اس بات کا ذکر ہے کہ امام مہدی کا آئندہ زمانہ میں ظہور ہوگا۔ ایک عیسائی کیلئے آپ کا جواب مختلف ہوگا۔ ان کو بتانا ہوگا کہ جس مسیح کے وہ انتظار میں ہیں وہ امت مسلمہ میں سے ہوگا۔ اس لیے کئی طرح کے مختلف ثبوت دیے جا سکتے ہیں لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک آسمانی نشان بتایا تھا اور وہ یہ تھا کہ کسوف و خسوف ہوگا اور وہ امام مہدی و مسیح موعود کے ظہور کا نشان ہوگا۔ یہ ایک نشان تھا جو آپ ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔ اور یہی وہ نشان ہے جس کا انتظار مسلمانوں کو اور دیگر لوگوں کو بھی تھا۔ یہ نشان 1894ء میں مشرقی افق پر ظاہر ہوا اور مغربی افق میں یہ نشان 1895ء میں ظاہر ہوا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ (مسیحیت اور مہدویت) پہلے سے موجود تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جس شخص نے آنا تھا اور اسکے آنے کی بابت کئی نشانات بتائے گئے تھے اور پیشگوئیاں کی گئی تھیں، جو ہم تک قرآن کریم اور آپ ﷺ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں، کچھ آسمانی نشان بھی تھے اور یہ ان میں سے ایک آسمانی نشان ہے جو پورا ہو چکا ہے۔ اس لیے اس نشان کو پورا ہوتے دیکھنے کے بعد بھی اگر آپ ایمان نہیں لاتے تو آپ کسی کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ یہ ایک انسان کا بنایا ہوا نشان نہیں ہے

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/جولائی 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد سلیم چوہدری صاحب

ابن مکرم چوہدری محمد سعید صاحب (لیمنگٹن سپا، یوکے)

3/جولائی 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم 1946ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور 1961ء میں یوکے آ گئے تھے۔ مرحوم مڈلینڈ جماعت کے ابتدائی اراکین میں سے تھے۔ جب لیمنگٹن سپا اور کوونٹری کی جماعتوں کا آغاز ہوا تو آپ نے وہاں لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ 18 سال زعیم انصار اللہ بھی رہے۔ بہت نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ آٹھ بچے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ طاہرہ وسیم صاحبہ

اہلیہ وسیم احمد صاحب (ڈیفنس، لاہور)

14/مئی 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ عبادت گزار، صوم وصلوۃ کی پابند، متقی، مہمان نواز، مخلص اور ہمدرد خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ اپنے حلقہ ڈیفنس لاہور میں سیکرٹری تعلیم اور نگران قیادت کے علاوہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ Somaya Amina Leo Pilichowska صاحبہ (نارتھ لندن، یوکے)

10/جون 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد 1998ء میں بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئیں۔ آپ ایک ہمدرد، شفیق، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ 16 سال تک لوکل سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک اچھی داعی الی اللہ تھیں اور اسلام واحمدیت کا پیغام ہر طبقہ کے لوگوں کو پہنچاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پختہ ایمان رکھتی تھیں۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ تحریک جدید اور وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(3) مکرم محمد ایوب صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (ناصر آباد فارم ضلع عمرکوٹ، سندھ)

3/اپریل 2022ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی سطح پر قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، خلافت سے محبت کرنے والے، ایک فدائی، مخلص اور با اخلاق انسان تھے۔ مالی تحریکات اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب (کینیڈا)

22/مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مرزا محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب مرحوم درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، ہر ایک کی خیرخواہ، ایک ہمدرد اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم میجر زین العابدین صاحب

ابن مکرم محمد بشیر الدین صاحب (امریکہ)

28/مئی 2022ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم تعلیم الاسلام کالج لاہور سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے۔ 1974ء میں احمدیت کی وجہ سے آپ کو جلدی ریٹائر کر دیا گیا۔ اسکے بعد کچھ عرصہ پاکستان سٹیل مل میں بطور ڈائریکٹر کام کیا۔ آپ نے کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1993ء میں امریکہ منتقل ہوئے۔ آپ کو کچھ عرصہ وقف عارضی سکیم کے تحت مسجد دارالسلام Bay point میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بچے شامل ہیں۔

(6) مکرم جمیل الرحمٰن خلیل سنوری صاحب

ابن مکرم محمد ادریس سنوری صاحب (چنیوٹ)

21/مئی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا حضرت مولوی محمد یوسف سنوری صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ تقسیم ہند کے وقت آپ کی آنکھوں کے سامنے آپ کے خاندان کے تقریباً پچاس افراد کو شہید کر دیا گیا جس میں آپ کے والدین، دو بہنیں اور ایک بھائی بھی شامل تھے۔ پاکستان آ کر آپ کو اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کی طرف سے بھی بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے تمام حالات کا بڑے صبر و ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور باقاعدگی کے ساتھ تہجد کا التزام کرنے والے، بہت رحم دل، شفیق ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ چنیوٹ میں سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ محدود آمدنی کے باوجود اپنی بساط سے زیادہ خدا کی راہ میں خرچ کیا کرتے تھے۔ ساری زندگی ایمانداری اور سچائی کے ساتھ گزاری۔ چنیوٹ کی غلہ منڈی میں موجود غیر احمدی جو جماعت کے سخت مخالف تھے وہ سب بھی کاروبار میں آپ کی ایمانداری، لین دین اور سچائی کے ہمیشہ معترف رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم عطاء الحیٔ منصور صاحب (مربی سلسلہ) آجکل دفتر سمعی بصری ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرم اقبال مجیدی صاحب

ابن مکرم مبارک احمد مونگھیری صاحب والنگٹن، یو.کے)

25/مئی 2022ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا مولوی عبد المجید صاحب آف مونگھیر انڈیا کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت تھی لیکن انکو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیعت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا تعلق چٹاگانگ (بنگلہ دیش) سے تھا اور 2012ء میں یوکے آئے تھے۔ آپ بہت سادہ مزاج، نیک طبع، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ خلافت کے ساتھ خود بھی مضبوط تعلق رکھا اور بچوں کو بھی خلافت کے ساتھ محبت کا درس دیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم منصور احمد بنگالی صاحب (واقف زندگی۔ کارکن الشرکتہ الاسلامیہ لندن) کے چچا اور مکرم سید مطلوب شاہ صاحب کے ہم زلف تھے۔

(8) مکرمہ سعدیہ صفدر صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد صفدر صاحب (ربوہ)

10/فروری 2022ء کو 44 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کی جب تک صحت اچھی رہی اپنے محلہ میں لجنہ کی سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

ایک شخص نے اپنی اصلاح کر لی ہے تو ہم اسکے متعلق اپنے حکم کو بھی بدل دیتے ہیں اور اسکی سزا منسوخ کر دیتے ہیں۔ اس کی جگہ اس کے لئے اپنی رحمت کا نشان دکھاتے ہیں کیونکہ ہماری غرض سزا دینا نہیں بلکہ اصلاح کرنا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے کئی مواقع پیش آئے ہیں۔ مثلاً یہی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کفّار مکہ کی نسبت فرماتا ہے۔ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ (بقرہ ع 1) لیکن بعد میں ان میں سے بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔ یہ عذاب کی خبر تھی اس وجہ سے جن جن لوگوں نے خشیت اللہ پیدا کر لی ان کا عذاب بدل دیا گیا اور ان کو ایمان عطا ہو گیا۔

بظاہر یہ مسئلہ بالکل صاف ہے لیکن ہمیشہ ہی لوگ اس بارے میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ بات بدلنے کو جھوٹ سمجھتے ہیں حالانکہ سزا کو بدلنا جھوٹ نہیں ہوتا وعدہ کو بدلنا جھوٹ ہوتا ہے۔ چنانچہ عربی زبان میں وعدہ کے بدلنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ وعید یعنی عذاب کی خبر کو بدلنے کو جھوٹ نہیں کہتے بلکہ اسے رحم اور احسان کہتے ہیں۔ اقرب میں لکھا ہے۔ اَلۡخُلۡفُ فِی الۡوَعۡدِ عِنۡدَ الۡعَرَبِ کَذِبٌ وَفِی الۡوَعِیۡدِ کَرَمٌ یعنی وعدہ کا بدلنا عربوں کے نزدیک جھوٹ کہلاتا ہے اور وعید یعنی سزا کی خبر کا بدلنا شرافت اور احسان کہلاتا ہے۔

غرض ایک معنے تو اس آیت کے یہ ہیں کہ ہم وعید کی خبروں کو بعض دفعہ بدل دیا کرتے ہیں۔ کفار اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن ان کا اعتراض صحیح نہیں۔ ایسا کرنا حکمت کے عین مطابق ہے اس میں کسی کا حق نہیں مارا جاتا کہ قابل اعتراض ہو۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 237، مطبوعہ قادیان 2010ء)

......☆......☆......☆......

یہ ایک آسمانی نشان ہے جو پورا ہو چکا ہے۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور آج کل سیاسیات، ملکی اور بیرونی طاقتیں دوہرے معیاروں پر چل رہی ہیں۔ ایک احمدی سیاست دان ایسے مسائل سے کیسے نپٹے اور آپ کے نزدیک ایسی کون سی پالیسیاں ہیں جو پوری دنیا کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ترجیحی بنیادوں پر اپنانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بنیادی بات یہ ہے کہ حقیقی عدل و انصاف قائم ہو۔ جب تک اس پر قائم نہ ہوا جائے ہم معاشرے میں یا پوری دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتے۔ حقیقی عدل و انصاف یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر تمہیں اپنے رشتہ داروں کے خلاف بھی بات کرنی پڑے اور اپنے لوگوں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو پھر بھی حق بات کہو اور سچ بولو اور یہی انصاف ہے۔ تو اگر ہم یہ معیار اپنا لیں تو ہم معاشرے میں امن پھیلا سکتے ہیں۔ اور یہ معاشرے کا امن پھر پوری دنیا میں پھیلے گا اور پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ پوری دنیا میں باہمی امن، رواداری اور محبت کی امید کی جا سکتی ہے ورنہ نہیں۔ ایک احمدی کی حیثیت سے اگر آپ سیاست میں آتے ہیں تو ایک آزاد سیاست دان کی حیثیت سے معاشرے میں امن، انصاف محبت اور رواداری کی آواز کو اٹھائیں۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کسی پارٹی کا حصہ بننا ہے اور اس پارٹی کا منشور آپ کو یہ موقع نہیں دیتا کہ آپ آزادانہ طور پر سچ بول سکیں، انصاف کیلئے بول سکیں پھر اس پارٹی کو چھوڑ دیں۔ اور ایک آزاد سیاست دان بنیں۔ اور اگر ایسا کر رہے ہیں تو کچھ عرصے کے بعد آپ اپنی پارٹی بنا سکتے ہیں یا کم از کم ایک آزاد سیاست دان کے طور پر معاشرے میں امن کے قیام کیلئے لڑائی لڑ سکتے ہیں۔

☆ پھر ایک خادم نے سوال کیا کہ ہم خدام کو چندے کی اہمیت اور فوائد کے بارے میں کس طرح بتا سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر ہمارا چندہ خدا کی راہ میں خرچ ہوتا ہے تو ہمیں اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہیں اس بات کا احساس دلائیں کہ جو بھی چندہ وہ دے رہے ہیں وہ اسلام کا پیغام پھیلانے کیلئے استعمال ہوگا اور ہماری جماعت کی بہتری کیلئے استعمال ہوگا۔ آپ ایک چھوٹے سے کلب کے معاملات بھی بغیر پیسوں کے نہیں چلا سکتے۔ آپ کو کچھ نہ کچھ پیسے اکٹھے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے یہاں بھی ہمیں کچھ نہ کچھ حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے معاملات چلا سکیں۔ ہم ایک بجٹ تیار کرتے ہیں اور ایک باقاعدہ تفصیلی بجٹ تیار ہوتا ہے، اس کو عاملہ میں زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اگر نیشنل بجٹ ہے تو نیشنل عاملہ میں زیر بحث آتا ہے پھر شوریٰ میں زیر بحث آتا ہے پھر وہ مجھے بھجواتے ہیں پھر میں بھی دیکھتا ہوں کہ کوئی بھی پیسہ بغیر مقصد کے خرچ نہ ہو پھر ایک لمبی بحث اور سوچ بچار کے بعد بجٹ منظور ہوتا ہے۔ اس لیے چندہ ادا کرنا چاہیے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21/ستمبر 2021)

......☆......☆......☆......

2007ء-2008ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 193 ممالک میں قائم ہو چکی ہے، امسال چار نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا، 593 نئی جماعتیں قائم ہوئیں 351 مساجد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی سعادت ملی، 142 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا، چار نئی زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم کی طباعت کے ساتھ یہ تعداد 68 ہو گئی ہے، ماؤرے زبان میں پہلے 15 پاروں کا ترجمہ شائع ہوا، اس سال 957 نمائشوں کے ذریعہ سے 6,66,223 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا، فرنچ، بنگلہ، چینی، ٹرکش اور عربک ڈیسک کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ، بک فیئرز، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور جماعتی ویب سائٹ کے ذریعہ کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا، مجلس نصرت جہاں، آرکیٹیکٹس و انجینئرز ایسوسی ایشن اور ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت انسانیت کے مختلف پروگراموں کا مختصر تذکرہ، تحریک وقف نو اور نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ، اللہ کرے کہ اس سال کے آخر تک وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ ہو جائے

جماعت پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کے ذکر پر مشتمل حضور انور ایدہ اللہ کا نہایت درجہ ایمان افروز، روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 26 جولائی 2008ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○
لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصّف:9)

آج جلسے کے دوسرے دن کا جو یہ خطاب ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور تائیدات کے جو نظارے جماعت احمدیہ تمام دُنیا میں دیکھتی ہے، اُسکا ذکر کیا جاتا ہے اور یہ رپورٹ آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ اِس لحاظ سے مَیں سب سے پہلے دنیا میں جماعت احمدیہ کا خدا تعالیٰ کے فضل سے جو نفوذ ہو رہا ہے اس کا ذکر شروع کروں گا۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ

گزشتہ سال تک اللہ تعالیٰ فضل سے 189 ممالک شامل ہو چکے تھے اور اِس سال میرا خیال تھا کہ شاید کوئی ایک آدھ ملک شامل ہو جائے۔ دُعا بھی تھی اور بار بار میں وکیل التبشیر صاحب سے اِس بارے میں اِستفسار بھی کرتا رہا، پوچھتا بھی رہا۔ جن جماعتوں کے سپرد یہ کام تھا اُن کو بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اِس سال پھر اللہ تعالیٰ نے چار نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگا دیا۔ یہ ممالک ہیں تاجکستان (Tajikistan)، پغاؤ (ساؤتھ پیسیفک)، آئس لینڈ اور لیٹویا (Latvia) اور اِس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ 193 ممالک میں پھیل چکی ہے۔

تاجکستان: تاجکستان میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق رَشیا کو ملی ہے اور ایک نو احمدی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہاں جا کے یہ کام کریں۔ اِس کا جغرافیہ اِس طرح ہے۔ اِس ملک کے مشرق میں چین ہے، مغرب میں اُزبکستان ہے اور شمال میں کرغستان ہے۔ جنوب میں افغانستان کا بارڈر لگتا ہے۔ ماسکو میں ہمارے ایک نو احمدی عزت اللہ صاحب تھے جنہوں نے گزشتہ سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رؤیا میں دیکھ کر احمدیت قبول کی تھی اور بیعت کے بعد پھر یہ بڑے پُرجوش داعی الی اللہ بن گئے اور تبلیغ شروع کر دی اور اپنے ملک میں اپنے عزیزوں اور قریبی دوستوں کو تبلیغ کی۔ احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ روزانہ یہ تبلیغی مجالس لگاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اِن کی کوششوں کو کامیابی سے نوازا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس ملک میں اب تک 60 بیعتیں ہو چکی ہیں اور باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

پغاؤ: اِسی طرح پغاؤ، جزیرہ جو ہے یہ ساؤتھ پیسیفک کے جزائر میں ہے۔ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اس کی بیس ہزار کے قریب آبادی ہے۔ یہاں بھی اس سال اللہ تعالیٰ نے 4 بیعتیں عطا فرمائیں۔

لیٹویا (Latvia): پھر لیٹویا ہے۔ اِس کا بارڈر بھی رَشیا کے ساتھ لگتا ہے۔ یہاں بھی ہمارے مبلغ گئے اور جماعت کا پودا لگا۔ یہاں 2 بیعتیں ملیں۔

آئس لینڈ: اسی طرح آئس لینڈ ہے۔ یہ جرمنی کے سپرد تھا۔ انہوں نے وہاں کام کیا اور وہاں بھی بیعت ہوئی اور اب وہاں تأثر یہ ہے کہ وہاں سے گیارہ افراد کا وفد جرمنی جلسہ پر شامل ہونے کیلئے تیار ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جب یہ لوگ آتے ہیں اور جب ہمارے جلسے اور مختلف پروگرام دیکھتے ہیں تو پھر مزید اثر لے کر جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہاں بھی ان کے جانے کے بعد جماعت مزید پھیلے گی۔ باتیں تو کافی ہیں لیکن میں چھوڑتا جا رہا ہوں۔

کمزور ممالک میں رابطوں کی دوبارہ بحالی

اِسکے علاوہ 48 ایسے ممالک میں بھی جہاں ہمارے رابطے کمزور تھے، وفود بھجوا کر رابطے زندہ کیے گئے ہیں اور تعلیمی اور تربیتی پروگرام بنائے گئے ہیں۔

الجزائر میں ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے 244 بیعتیں ہوئیں۔ 22 شہروں میں احمدیت کے پودے لگ چکے ہیں۔ تیونس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پھیل رہی ہے۔ ہنگری جہاں اِن کے رابطے ختم ہو گئے تھے۔ رابطے بحال ہوئے ہیں۔ تربیت کا کام ہو رہا ہے۔ مالٹا بھی جرمنی کے سپرد تھا۔ یہاں بھی مفید رابطے ہو رہے ہیں۔ رومانیہ ان کے سپرد تھا۔

میسیڈونیا، بلغاریہ، اسٹونیہ، کروشیا، سلوینیا، کوسوو، سینٹ مارینو۔ یہ سارے ممالک جرمنی کے سپرد تھے انہوں نے یہاں اچھا کام کیا ہے۔

ایتھوپیا میں کینیا کے تین معلمین کام کر رہے ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 500 سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ پانچ نئی جماعتیں بنی ہیں۔ امریکہ سے جماعتی وفود ملک پانامہ کے دورہ پر گئے۔ وہاں بھی ان کے ساتھ رابطے مضبوط ہو رہے ہیں۔

نو مبایعین سے رابطے

نو مبایعین سے (جو گزشتہ بیعتیں ہوئی تھیں) رابطے کمزور تھے۔ جب میں نے وہ تحریک کی تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں رابطے کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور بڑی تیزی سے اِس سلسلہ میں کام ہو رہا ہے۔

غانا اِس سال سرِفہرست ہے۔ وہاں 128 جماعتوں کے ایک لاکھ تریسٹھ ہزار (1,63,000) نو مبایعین سے رابطہ دوبارہ بحال ہوا ہے اور گزشتہ سات سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات لاکھ سڑسٹھ ہزار (7,67,000) نو مبایعین سے رابطے بحال ہو چکے ہیں۔

دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ امسال ایک لاکھ تیئس ہزار پچانویں (1,23,095) نو مبایعین سے رابطے زندہ ہوئے ہیں۔ بورکینا فاسو میں چھ ہزار (6000)، آئیوری کوسٹ کے اَڑتیس ہزار (38,000)، اِسی طرح سیرالیون میں چالیس ہزار (40,000)۔ وہاں جنگ کی صورت حال تھی اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔ غانا کے جو رابطے بحال ہوئے ہیں وہ تو دنیا نے دیکھ بھی لیے ہوں گے کہ جلسہ پہ کس طرح لوگ شامل ہوئے تھے اور نظر آتا ہے کہ وہاں احمدیت پھیل رہی ہے اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔

بنگلہ دیش میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو مبایعین سے رابطے زندہ ہو رہے ہیں۔ کینیا میں بھی اس سال پانچ ہزار (5000) نو مبایعین سے رابطے کیے۔

اِسی طرح اور بہت سارے چھوٹے ممالک ہیں۔ اور بعض ایسے پرانے احمدیوں سے رابطے ہو رہے ہیں، یہاں یورپ میں بھی اور افریقہ کے ممالک میں بھی یا دوسری جگہوں پہ بھی، ایک عرصہ سے جن سے رابطہ نہیں تھا لیکن کیونکہ نیک فطرت لوگ تھے اس لیے احمدیت پر قائم تھے۔ اب جو دوبارہ رابطے کیے گئے تو باقاعدہ نظام کا حصہ بن گئے۔

نئی جماعتوں کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں، پاکستان کے علاوہ، جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد 593 ہے اور اِن 593 جماعتوں کے علاوہ 515 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرِفہرست ہے۔ یہاں امسال 145 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور غانا میں 60 مقامات پر نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ کانگو میں 49، نائیجیریا میں 44، آئیوری کوسٹ میں 36، مالی میں 34، بُرکینا فاسو میں 31، صومالیہ میں 28، تنزانیہ میں 26، گیمبیا 19، یوگنڈا 18، انڈونیشیا میں 15 جماعتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشا میں بھی باوجود مخالفت کے جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ سیرالیون اور گنی بساؤ میں بارہ بارہ۔ اور بینن اور کینیا میں دس دس اور دوسرے بھی اٹھارہ ممالک ہیں جن میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں: لیئون (Leyon) شہر میں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ الجزائر کی ایک خاتون نے ہمارا پروگرام ''الحوار المباشر'' دیکھا اور ہم سے رابطہ کیا۔ جب جماعت کا وفد ان کے پاس پہنچا تو اس خاتون نے بغیر کوئی سوال کیے اسی وقت بیعت کر لی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اب دعا کریں کہ میرا خاوند بھی بیعت کر لے کیونکہ وہ سخت مخالف ہے۔

اس نے مجھے اپنے خاوند 40,000 دعا کا خط بھی لکھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی خاوند جو سخت مخالف تھا ایک مہینہ کے اندر اندر اس نے بھی بیعت کر لی اور پورا خاندان احمدی ہو گیا۔

پوئٹیئر (Poitier) فرانس کا شہر ہے جو سپین کے بارڈر پہ ہے۔ یہاں بھی احمدی کوئی نہیں تھا اور یہ شہر بھی تاریخی لحاظ سے ان کیلئے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس شہر میں مسلمان سپین کے راستے سے داخل ہوئے تھے اور پھر واپس چلے گئے تھے۔ ایک عرصہ سے یہ کوشش تھی کہ خدا تعالیٰ اس شہر میں احمدیت کا پودا لگا دے۔ لکھتے ہیں کہ جب ہمارا تبلیغی وفد اس شہر میں پہنچا تو جس شخص سے ملاقات ہوئی وہ مراکش کے دوست ہیں اور سکیورٹی افسر ہیں۔ ملاقات کے دوران وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایم.ٹی.اے العربیہ باقاعدگی سے دیکھتے ہیں بلکہ کہنے لگے میری تو ایم.ٹی.اے سے شادی ہو چکی ہے۔ کام کے بعد جب گھر واپس آتا ہوں تو ایم ٹی اے کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا۔ میں تو احمدی ہو چکا ہوں۔ مجھے صرف یہ بتائیں کہ خلیفۃ المسیح کی بیعت کیسے کرنی ہے؟ تب اس نے اسی وقت بیعت فارم پُر کیا اور چندہ کے نظام میں شامل ہو گئے۔ الحمد للہ۔

فرانس کے ہی شہر تلاؤس (Tolouse) میں کوئی احمدی نہیں تھا۔ دسمبر 2007ء میں ویب ریڈیو کا آغاز ہوا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ہر ہفتہ خدا تعالیٰ کے فضل سے لائیو پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ویب ریڈیو کے ذریعہ سے اس شہر میں لاء (Law) کی ایک سٹوڈنٹ کو ریڈیو سننے کا موقع ملا اور پھر اس کے ذریعہ سے ایم ٹی اے پر ''الحوار المباشر'' پروگرام دیکھنے کا بھی موقع ملا۔ تب اس نے اپنے گھر والوں سے جو الجزائر میں رہتے ہیں ذکر کیا کہ ایک ٹی وی سٹیشن پر امام مہدی اور

خلافت کے بارہ میں پروگرام آتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کی وفات کے بارہ میں سوال جواب ہوتے ہیں۔ اس کے گھر والوں نے کہا کہ ہم بھی وہ پروگرام باقاعدگی سے دیکھتے ہیں اور ہمارا تو یہاں احمدیوں سے بھی رابطہ ہے۔ تب اس خاتون طالبہ نے ہم سے پیرس میں رابطہ کیا اور جماعت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے بعد بیعت کر لی ہے۔

آئیوری کوسٹ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ غانا جلسہ سے قبل مختلف گاؤں میں مسلسل چار ماہ تک تبلیغ کرتے رہے اور احمدیت کا پیغام پہنچایا مگر بیعت کرنے کیلئے کوئی تیار نہیں ہوا تھا۔ جب خلافت جوبلی غانا کا جلسہ آیا تو کہتے ہیں کہ میں نے اس گاؤں میں سے 28/افراد کا ایک وفد تیار کیا اور جلسہ سالانہ غانا پر بھجوایا۔ وہاں جلسہ میں شامل ہوا۔ اور جب میرے سے اس وفد کی ملاقات ہوئی تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دلوں کو اس نے یکسر بدل دیا اور دلوں میں احمدیت کی سچائی اور نور بھر گیا۔ واپس آتے ہی نہ صرف اس وفد کے اکثر افراد نے بیعت کی بلکہ تین گاؤں کے امام اپنی مساجد سمیت احمدیت میں شامل ہو گئے اور ایک گاؤں میں اُنہوں نے تین کنال اراضی بھی مسجد کیلئے دی۔

پھر کُدگو ریجن بورکینا فاسو کے ایک گاؤں داسا (Dassa) میں پہلی بار تبلیغ کی گئی۔ وہاں کے بڑے امام نے احمدیت سے انکار کر دیا اور ہماری تبلیغ پر شدید ردِّعمل کا اظہار کیا اور اردگرد کے علاقے میں مہم کے طور پر دو افراد کا وفد بھجوایا اور تمام علاقہ کو خبردار کیا کہ آج احمدی اپنی تبلیغ کر رہے ہیں اگر یہ آپ کے گاؤں میں آئیں تو ان کو تبلیغ کی اجازت نہیں دی جائے۔ لکھتے ہیں: چنانچہ جب ہمارا وفد وہاں تبلیغ کیلئے گیا تو تمام گاؤں نے تبلیغ سننے سے انکار کر دیا۔ اپریل کا مہینہ تھا اسی اثناء میں میرا غانا کا دورہ بھی آ گیا، کہتے ہیں کہ ہم نے ریجن کے بڑے اماموں کو جلسے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے تم ہماری باتیں نہ سنو لیکن غانا میں ہمارا جلسہ ہو رہا ہے وہاں چل کے دیکھو تو سات افراد نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ کہتے ہیں کہ ہم جب ان کو لے گئے تو وہاں ان کی میرے سے ملاقات بھی ہوئی اور جو میری تقریریں تھیں، میرے خطبے تھے وہ بھی انہوں نے سنے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جہاں ہم پانچ بار دورہ کر چکے تھے اور کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ وہاں واپسی پر چھٹی بار گئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلی تبلیغی میٹنگ میں اس علاقہ کے چیف نے کہا کہ ”مَیں احمدی ہوتا ہوں اور سوائے موت کے کوئی چیز مجھے احمدیت سے جدا نہیں کر سکتی“ اور اس گاؤں میں اب بیس بیعتیں ہو گئی ہیں۔

اب دیکھیں کہ کس طرح دَوروں کے اثرات ہوتے ہیں، مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ افریقہ میں، یورپ میں ہر جگہ جہاں جہاں بھی دورے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین نتائج نکلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے۔ مجھے ایک معترض کا خط یاد آ جاتا ہے جو لکھتا تھا کہ تم دورے کر کر کے جماعت کا پیسہ ضائع کرتے ہو۔

نئی مساجد کی تعمیر

پھر نئی مساجد کی تعمیر ہے۔ جماعت کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 351 مساجد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی جن میں سے 149 نئی مساجد ہیں جو تعمیر کی گئیں اور 202 بنی بنائی مساجد اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔ امریکہ میں ڈیٹرائٹ میں ایک ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے، سینٹ لوئیس میں، پھر کولمبس (اوہائیو) میں اور اسی طرح افریقہ میں مختلف جگہوں پہ مسجدوں کی توسیع بھی ہو رہی ہے اور بن بھی رہی ہیں۔

کینیڈا میں سب دنیا نے دیکھا ہوگا کیلگری کی مسجد نور کا افتتاح ہوا اور یہ نارتھ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اسکا مَیں خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کی وجہ سے بڑے وسیع علاقہ میں، ملک میں بھی اور دنیا میں بھی احمدیت کا تعارف ہوا ہے۔

اسی طرح یورپین ممالک میں جرمنی ہے، برطانیہ ہے، یہاں مسجدیں بن رہی ہیں۔ بریڈفورڈ میں مسجد تکمیل کے مراحل میں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی بن جائے گی۔ ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 43 مساجد کا اضافہ ہوا۔ بھوٹان اور نیپال میں 2 مساجد، بنگلہ دیش میں 9 مساجد۔

اسی طرح انڈونیشیا میں جماعت کو 2 مساجد بنانے کی توفیق ملی۔ کل تعداد 387 ہے۔ باوجود اس کے کہ دشمن ہماری مساجد پر حملہ کر کے ان کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑا نقصان پہنچاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا کے احمدی پھر اسی طرح اسی جوش اور جذبہ کے ساتھ اُن مساجد کو بھی آباد کر دیتے ہیں اور نئی مساجد بھی تعمیر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی درست کرے اور اُن کے مُلّانوں کو بھی عقل دے۔

غانا میں اِمسال 10 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ نائیجیریا میں 11 مساجد تعمیر ہوئیں اور اُن کو 56 بنی بنائی عطا ہوئیں۔ کیمرون میں جماعت احمدیہ کو پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ چاڈ (Chad) میں پہلی مسجد زیر تعمیر ہے۔ ایکواٹوریل گنی میں مسجد کیلئے پلاٹ خریدا گیا ہے۔ صومالیہ میں ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ سیرالیون میں 9 مساجد کا اضافہ ہوا ہے، 7 اُنہوں نے تعمیر کی ہیں اور 2 بنی بنائی مل گئیں۔ لائبیریا میں 2 مساجد، سینیگال، آئیوری کوسٹ، کینیا، تنزانیہ اسی طرح دنیا کے تمام ممالک میں (مساجد بن رہی ہیں)۔ یوگنڈا میں دورانِ سال 12 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ برکینا فاسو میں امسال 55 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ مالی میں چھوٹے چھوٹے دیہات میں اس سال 71 مساجد بنائی گئی ہیں۔ بینن میں 15 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ نائیجر میں دس مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ سپین میں ویلنسیا کے مقام پر زمین خریدی گئی تھی اب نقشہ آخری مراحل میں ہے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ (تیار) ہو جائے گا۔ مالمو (سویڈن) میں ایک مسجد کی تعمیر کیلئے جگہ خریدی گئی ہے۔

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ایمان افروز واقعات

مساجد کی تعمیر یا زمین کے حصول کے سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات بھی ہوتے ہیں۔

☆ آئیوری کوسٹ کے ایک ریجن ابنگرو کے ایک گاؤں میں جماعت نے اس سال مسجد تعمیر کرنے کیلئے گاؤں کے سنٹر میں ایک جگہ پسند کی اور زمین خریدنے کیلئے چندہ اکٹھا کیا۔ زمین کے مالک نے زمین کے بیچنے پر رضامندی ظاہر کی۔ مگر جب مخالف علماء کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مالک کو زمین احمدیوں کو دینے سے منع کر دیا اور مولوی کا اعتراض یہ تھا کہ ہماری مسجد چھ سال سے زیرِ تعمیر ہے اور اب تک نہیں بن سکی۔ اگر احمدیوں نے جگہ خرید لی تو یہ تو فوراً مسجد بنا دیں گے اور پھر سارا گاؤں احمدی ہو جائے گا اور میری بے چارے کی روٹی ماری جائے گی۔ جب یہ معاملہ چیف کے پاس گیا تو اس نے مولوی کو کہا کہ یہ جگہ تو گاؤں کی ملکیت ہے، اس کو بیچنے کا کسی کو اختیار ہی نہیں ہے بلکہ یہ زمین گاؤں کے رفاہی کاموں کیلئے رکھی گئی ہے۔ لہٰذا یہ زمین مَیں احمدیوں کو تحفۃً دیتا ہوں بلکہ اُس نے کہا کہ مسجد کے علاوہ اڑھائی ہیکٹر جگہ، (تقریباً پانچ ایکڑ اَور جگہ)، احمدیوں کو تحفہ میں دیتا ہوں تاکہ سکول اور ہسپتال بنائیں۔ وہی زمین جو جماعت رقم خرچ کر کے خرید رہی تھی نہ صرف وہ جگہ مفت مل گئی بلکہ اور بھی زائد مفت مل گئی تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں!

☆ آئیوری کوسٹ میں ساں پیدرو (San Pedro) سے پچاس کلومیٹر کی مسافت پر جنگل کے اندر کوف کرا گاؤں میں مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ مقامی جماعت نے مسجد کی تعمیر کا کام وقارِ عمل سے کیا۔ خدام، انصار نے اینٹیں بنائیں جبکہ لجنہ، ناصرات دو کلومیٹر دور سے پانی لا کر فراہم کرتی رہیں اور بڑے جوش، جذبے سے انہوں نے راتوں کو جنریٹر چلا کر صبح چھ بجے سے لے کر رات گیارہ بجے تک کام کرتے تھے اور خرچ بھی خود برداشت کیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ غریب ہونے کے باوجود وہ بڑی محنت سے اور قربانی سے یہ سارے کام کر رہے ہیں اور ایک اچھی خاصی مسجد جو 9×14 مربع میٹر کی تھی انہوں نے پچیس دن میں مکمل کر دی۔

پھر کہتے ہیں آئیوری کوسٹ میں ہی غازی گو گاؤں میں، کافی عرصہ پہلے احمدیت کا پودا لگا تھا لیکن ہمارے پاس ایک لکڑی کی مسجد تھی۔ جماعت نے گاؤں کے چیف سے مسجد بنانے کیلئے جگہ کی درخواست کی جس پر گاؤں کے چیف نے ایک بڑی جگہ مسجد بنانے کیلئے دے دی۔ لیکن پھر مخالفین کے دباؤ میں آ کر وہ اجازت واپس لے لی اسے خوف تو، ڈر تو تھا لیکن دل سے احمدیوں کی حمایت کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے ساتھ ہی اُس چیف نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر خدا تمہارے ساتھ ہے تو مت گھبراؤ خدا اس سے بہتر جگہ، شاندار جگہ تمہیں دے گا اور لوگ دیکھیں گے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا کہ علاقہ کے گورنر نے ریجنل مشنری سے رابطہ کیا اور مین ہائی وے (Main Highway) پر گاؤں کے وسط میں چار پلاٹ جنکا رقبہ دو ہزار چار سو مربع میٹر ہے جماعت کو دے دیئے۔ جب یہ خبر غیر احمدیوں کو پہنچی تو وہ گورنر کے پاس گئے۔ گورنر نے اُن کو دوڑا دیا کہ اب دوڑ جاؤ۔ تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گا۔

ایک شخص نے اپنے احمدی ہونے کا واقعہ اس طرح بتایا کہ میں ایک سکول میں اُستاد تھا میری ٹرانسفر ”اوِیدو“ سرکٹ میں ہوئی۔ یہاں آ کر میں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک مسجد میں پڑھنی شروع کیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ لوگ اپنی اپنی نمازیں پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی باجماعت نماز نہیں ہوتی۔ پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ ہمارا امام تو ڈھول پیٹنے والا آدمی ہے۔ وہ سارا دن ڈھول پیٹتا ہے اور اگر وقت ملے تو نماز کیلئے آ جاتا ہے۔ تو کچھ دنوں کے بعد ایک اور مسجد میں گیا۔ مغرب کی نماز میں کچھ لوگ عقیقہ کا پروگرام بنا رہے تھے اور امام نہ تھا۔ کسی شخص نے نماز پڑھا دی تو مسجد میں فساد پڑ گیا کہ تمہیں کس نے اختیار دیا ہے نماز پڑھانے کا؟ امامت پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ کہتے ہیں وہاں سے بھی میں دوڑا۔ اُسکے بعد انصارِ دین والوں کی مسجد میں جمعہ پڑھنے گیا۔ یہ بھی وہاں ایک تنظیم ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ نماز تو اس مسجد میں پڑھ رہے ہیں اور خطبہ ایک اَور قریب والی مسجد میں جا کر سنتے ہیں۔ نماز پڑھنے کیلئے اِس مسجد میں آ جاتے تھے۔ پہلے خطبہ سنتے تھے اسکے بعد دوڑے دوڑے نماز پڑھنے کیلئے ادھر آتے تھے۔ تو کہتے ہیں کہ اگلے جمعہ میں نے سوچا کہ میں خود کیوں نہ اُسی مسجد میں جا کے خطبہ بھی سنوں؟ چنانچہ میں وہاں گیا اور جو خطبہ میں نے سنا اس سے میرا دل مطمئن ہو گیا۔ یہ قرآن اور حدیث سے پُر خطبہ تھا۔ میں نے وہیں نماز بھی پڑھ لی۔ بعد میں پتہ لگا کہ یہ احمدیہ مسجد ہے اور اسی وجہ سے میں احمدی ہو گیا۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال 142 کا اضافہ ہوا ہے اور اس وقت تک 102 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد 2011 ہو چکی ہے۔ تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرِ فہرست ہے جہاں 62 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس

پھر احمدیہ پرنٹنگ پریس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہامِ الٰہی کے مطابق اسلامی تعلیمات کو ہر ملک میں اور ہر قوم میں پہنچانے سے متعلق اپنی بعثت کے مقصد کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:

”اِس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو کہ سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر شبہات واجب کیے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اِس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنسی اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا؟ یہ سب صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسکی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اسکے دین کی عزت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو اس دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اِن درخشانِ جواہرات پر تھوپا گیا ہے اُس سے اُنکو پاک اور صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اِس وقت بڑے جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث کے داغِ اعتراض سے منزّہ اور مقدس کرے۔“

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس کام کو پریس کے ذریعہ سے آگے لے جایا جا رہا ہے۔ جو کتب، لٹریچر آپ نے شائع فرمایا، اُسی لٹریچر کو بنیاد بناتے ہوئے جماعت احمدیہ کا لٹریچر آگے مختلف پمفلٹ یا دوسری صورتوں میں شائع ہو رہا ہے۔ اب مختلف ممالک میں اس کیلئے پریس کھولے گئے ہیں۔ اس وقت تک کُل گیارہ ممالک میں ہمارے پریس کام کر رہے ہیں جو رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے آٹھ ممالک میں ہیں، جن میں غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور بورکینا فاسو ہیں اور مختلف جماعتوں میں یہ لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ اسی طرح لندن میں پریس کام کر رہا ہے۔ لندن سے شائع ہونے والی کتب کی جو تعداد ہے وہ 2,40,500 ہے جبکہ افریقہ کے ممالک میں طبع ہونے والی کتب کی تعداد چار لاکھ تینتالیس ہزار 4,43,000 ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں جو پریس لگے ہیں، بڑی جدید مشینری کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ جن کو مزید Update کرنے کی ضرورت تھی اُن کو مزید نئی مشینری مہیا کی گئی ہے۔

کینیا میں پریس نہیں تھا اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پریس شروع ہو گیا۔ سواحیلی زبان میں وہاں لٹریچر چھپتا ہے۔ غانا میں پریس کی نئی بلڈنگ بن گئی اور بڑا وسیع پریس بن گیا اور کام ہو رہا ہے۔ تنزانیہ پریس کیلئے نئی عمارت بن رہی ہے۔ قادیان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیا پرنٹنگ پریس بن رہا ہے۔

تراجم قرآن کریم

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم مکمل کروا کے شائع ہوئے ہیں۔ یہ زبانیں ہیں بوزنین، کرغز (Kyrgyz)، تھائی (Thai) اور مالاگاسی (Malagasi) اسکے علاوہ نیوزی لینڈ کے مقامی باشندوں کی زبان مورے (Maori) ہے، اس میں قرآن کریم کے پہلے پندرہ پاروں کو ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ شکیل منیر صاحب نے کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی میں

مختلف کتب شائع کی گئی ہیں اور اسی طرح اقتباسات کی جلدیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے اُردو میں ہے، Essence of Islam کے نام سے انگلش میں شائع ہوئی ہیں۔ عربی میں بھی ''اَلْخَزَائِنُ الدَّفِیْنَۃُ'' کے نام سے اس سال شائع کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب انگلش میں شائع کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لٹریچر مہیا ہو گیا ہے۔ کچھ سٹال میں پڑی ہیں۔ کافی تعداد میں ہیں اور آپ بک سٹال میں جائیں گے تو وہاں نظر آئیں گی۔ جماعت کے افراد کو خریدنی بھی چاہئیں کیونکہ بہت سارے ملکوں میں جو باہر سے آئے ہوئے ہیں یہ کتب نہیں پہنچ سکتیں یا وہاں چھپ نہیں رہی ہیں، فوری طور پر مہیا نہیں ہوں گی تو جو یہاں آئے ہوئے ہیں اِس سے فائدہ اُٹھائیں اور یہاں سے خرید کرلے کر جائیں۔

گزشتہ سال تک کل مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 64 تھی۔ دورانِ سال مزید چار تراجم مکمل طور پر شائع ہو کر یہ تعداد 68 ہوگئی ہے اور اِس کے بارہ میں باقی تفصیل تو میں بتا چکا ہوں۔

پھر ایک کتاب ''تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک'' حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے 1934ء تا 1939ء کے خطبات پر مشتمل ہے، گزشتہ سال شائع ہوئی تھی۔ اِس سال 40ء سے 47ء تک کے خطبات پر مشتمل شائع کی گئی ہے۔

مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز کی اشاعت

45 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 621 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 31 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں جن کی تعداد 21,24,367 ہے۔ زبانیں جن میں لٹریچر شائع ہوا وہ عربی، اُردو، انگریزی، فرنچ، ہندی، پنجابی، تامل، سویڈش، چینی، ڈینش، جرمن، صومالی، رشین، انڈونیشین، ہاؤسا، یوروبا، بنگلہ، بوزنین، برمی، کرغز، ڈچ، قازق، نارویجین، سپینش، لوگنڈا، فارسی، سواحیلی، مالاگاسی، ملیالم، اُڑیہ، میانمار اور اٹالین ہیں۔

اس سال رشین ترجمہ قرآن کریم پر نظر ثانی شدہ ایڈیشن، مضامین کے تفصیلی انڈیکس کے ساتھ قازقستان سے شائع کیا گیا ہے۔

نمائش اور بک سٹال

نمائش اور بک سٹال کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور بڑی کثرت سے پہنچتا ہے۔ قرآن کریم کے تراجم اور دوسرا لٹریچر رکھا جاتا ہے۔ اس سال 957 نمائشوں کے ذریعہ سے چھ لاکھ چھیاسٹھ ہزار دو سو تئیس (6,66,223) افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

جماعت ناروے نے اس سال ملک کے طول و عرض میں چونتیس (34) مختلف شہروں کی لائبریریوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر جماعتی لٹریچر کی نمائشیں لگائیں۔ ان نمائشوں کا کل دورانیہ چھ سو ستائیس (627) دن بنتا ہے اور اس دوران 1,52,000 لوگوں نے اس کو وِزٹ (Visit) کیا۔ اور نمائش کا افتتاح کرنے والوں میں پچیس میئر اور چھ ڈپٹی میئر شامل تھے۔ چالیس سے زائد اخبارات نے ان نمائشوں کے متعلق خبریں دیں، جلی سرخیوں سے تصاویر شائع کیں اور یہ اخبارات جو ہیں تقریباً تئیس لاکھ (23,00,000) لوگ لیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کے ذریعہ سے بھی احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس سال بک سٹالز کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔ اخبارات میں خبریں اور آرٹیکلز وغیرہ آئے۔ نو سو ستاسی (987) اخبارات نے جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد پچھتر کروڑ سے زائد بنتی ہے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک میں عبدالغنی جہانگیر صاحب کام کرتے ہیں جو ایم. ٹی. اے کیلئے مختلف پروگرام کا ترجمہ بھی کرتے ہیں، انہوں نے کتب کا ترجمہ بھی کیا۔ جن میں قرآن کریم مالاگاسی، کشتی نوح، الوصیت، قرآن کریم فرانسیسی، برکات الدعا، ضرورۃ الامام، مکتوبات احمد، ذکرِ الٰہی، تقدیرِ الٰہی،

Life of Noor ud Deen
With love to Muslims of the World
Blessed Model of the Holy Prophet and Caricatures ﷺ
Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

پیغامِ صلح۔ پھر نبوت اور خلافت، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد اور اسی طرح بہت ساری مختلف کتب ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک میں بھی یہ کام ہو رہے ہیں۔ کتابوں کے ترجمے بھی اور ایم ٹی اے کے پروگراموں کیلئے بھی کام ہو رہا ہے۔

چینی ڈیسک

اسی طرح چینی ڈیسک میں بھی اس سال چینی ڈیسک کی طرف سے دو نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ایک کتاب ہے جو چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کے متعلق سوالات کے تفصیلی جوابات ہیں۔ اور میرا بیجنگ یونیورسٹی کا ایک لیکچر تھا اس کو انہوں نے چینی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک نے بھی کافی کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایم ٹی اے کا پروگرام بھی باقاعدہ آنا شروع ہو گیا ہے۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام ہو رہا ہے۔

پھر جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ ایک کام جس میں عربک ڈیسک سے زیادہ اب ہمارے عرب بھائی شامل ہیں وہ ایم ٹی اے کا ''الحوار المباشر'' کا پروگرام ہے۔ اسکے بارہ میں مختلف خط آتے ہیں۔ بڑے دلچسپ ہوتے ہیں یہ تو بے تحاشا خطوط ہیں۔ کچھ نمونۃً میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

مجید محمد صدیق صاحب کردستان عراق سے لکھتے ہیں کہ میں آپ کو آسمانوں میں ڈھونڈتا رہا لیکن الحمدللہ اسی زمین پر ہی پالیا۔ میں ایک کمزور مسلمان تھا، نماز بھی نہ پڑھتا تھا۔ قریب تھا کہ عیسائی ہو جاتا بلکہ ایک دفعہ میں گرجے بھی گیا اور وہاں ایک شخص نے مجھے عیسائی بنانے کی کوشش بھی کی لیکن احمدیت اور اس کی تعلیمات مجھے اسلام کی طرف واپس لے آئیں۔ میرے دل میں قرآن کریم کی محبت نہ تھی لیکن احمدی چینل نے کھول کر بتایا کہ محبتوں اور ہدایتوں کا سرچشمہ قرآن ہی ہے۔ اسی طرح وفاتِ مسیح کے مسئلہ کو واضح کر دیا اور یہ کہ شکوک و شبہات انجیل میں ہیں نہ کہ قرآن میں۔

حسن عابدین صاحب سیریا سے لکھتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا ہے جس کی عمر چالیس سال ہے جو بہت تُند خو اور سخت مزاج تھا۔ ہمیشہ گھر والوں سے اور دفتر کے لوگوں سے بھی جھگڑتا رہتا۔ نماز میں بھی باقاعدہ نہیں تھا۔ (اس کا کچھ دنوں پہلے خط آیا تھا) لیکن چار ماہ سے مجھے اس میں بہت ہی عجیب و غریب تبدیلی نظر آ رہی تھی۔ (یہ پرانے احمدیوں کیلئے بھی سننے والی بات ہے) مثلاً وسعتِ حوصلہ، بچوں کو وقت دینا، اُن کے ساتھ کھیل کود کرنا، خود نمازوں اور تہجد کی پابندی کرنا اور گھر والوں کو بھی نمازِ تہجد کی تلقین کرنا وغیرہ۔ جب میں نے اُسکے دوستوں سے رابطہ کیا تو اُنہوں نے بھی کہا کہ وہ بالکل بدل گیا ہے اور خود میں نے بھی کئی دفعہ اُسے نماز میں روتے دیکھا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کا نام آتے ہی اُسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ جب تبدیلی کا سبب پوچھا تو اُس نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔ اس پر میں نے ایک عالم دین کو فون کر کے اس سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں پوچھا۔ اُس نے کہا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ جب میں نے تکفیر کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہم اُن کے بارہ میں کچھ نہیں جانتے لیکن پاکستان کے علماء جو ہم سے بڑے علماء ہیں، (عربوں سے بھی بڑے علماء ہو گئے) اور ان کی معلومات اور علم ہم سے زیادہ ہے انہوں نے اِس جماعت کو کافر ٹھہرایا ہے اِس لیے ہم ان کی رائے پر عمل کرتے ہیں (غور نہیں کرنا)۔

کہتے ہیں کہ اِس پر میرے اندر جماعت احمدیہ کے عقائد معلوم کرنے کا تجسس بڑھا۔ اپنے بیٹے میں واضح روحانی تبدیلی دیکھ چکا تھا۔ میں نے تمام اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ آپ لوگوں کے پروگرام دیکھنے شروع کیے اور کتب کا مطالعہ کیا اور ہم ان عقائد پر بحث کرتے رہے اور جماعتی تفاسیر کا دوسروں کی بیان کردہ تفاسیر سے موازنہ بھی کرتے رہے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو یقین سے منور کر دیا۔ جماعت کی صداقت کھل جانے کے بعد اور اپنے اور کچھ گھر والوں کی خوابوں کی بنا پر ہم نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بیعت کر لی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جب امام مہدی آئے تو اسکی بیعت کرنا خواہ اس کیلئے تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے رینگ کر جانا پڑے۔''

مکرم حیات البیلی صاحب عراق سے لکھتے ہیں کہ ایک دن میں نے اُمتِ مسلمہ کی بدحالی اور انتشار سے بہت پریشان ہو کر نماز میں خدا تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ اے خدا! اب تو امام مہدی کو مبعوث فرما دے! میرے دل میں اس وقت کے عقیدے کے مطابق یہ خواہش پیدا ہوئی کہ امام مہدی آ کر تلوار چلائیں اور مسلمانوں کو مظالم سے نجات دلوائیں۔ نماز کے بعد ایسے ہی ٹی وی کے مختلف چینل گھمانے لگا کہ شاید کسی اسلامی چینل پر کہیں امید کی کوئی کرن نظر آئے کہ اچانک آپ کا چینل مل گیا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اشعار سننے کی توفیق ملی۔ جب میں نے امام مہدی کا لفظ سنا تو مارے خوشی کے میرے ہوش اُڑ گئے تو پھر میں نے تین پروگرام دیکھنے کے بعد اس ڈر سے بیعت کر لی کہ شاید مرنے سے پہلے آپ تک پہنچ سکوں یا نہ۔

ایک ڈاکٹر نظار توفیق صاحب شام کے ہیں کہتے ہیں کہ خدا کے فضل سے مجھے چند سال قبل بیعت کی توفیق ملی۔ میں پیدائشی طور پر مذہب علوی کا تابع تھا اور کافی حد تک اس مذہب کے فلسفہ سے واقف تھا۔ اس لیے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیش کردہ علوم کے نتیجے میں اس مذہب کی غلطیاں مجھے آسانی سے سمجھ آ گئیں جن کی وجہ سے یہ لوگ مذہب کی رُو سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔

تمیم صاحب لکھتے ہیں: ایم ٹی اے اور ہمارے لائیو (Live) پروگرام دیکھنے کے نتیجہ میں یہاں ایک بہت معروف خاندان کے ایک عمر رسیدہ عیسائی کو بفضلہٖ تعالیٰ بیعت کی توفیق ملی۔ یہ علمی اور تحقیقی طبیعت رکھنے والے دوست ہیں۔ اور عمان کے قریب ایک عیسائی آبادی پر مشتمل شہر میں رہتے ہیں۔ کئی سالوں سے چرچ کے ساتھ منسلک ہیں اور چرچ میں رات کے وقت موسیقی بجایا کرتے تھے۔

عرب جو ہیں بڑے جذباتی انداز میں لکھتے ہیں: آپ کو خط کا ایک نمونہ یہ بھی دکھا دیتا ہوں۔ بشیر عابدین صاحب شام سے مجھے لکھتے ہیں کہ میں آپ کا خادم بلکہ حقیر ترین خادم ہوں۔ آپ سے ملاقات کے شوق میں نمناک آنکھوں سے یہ لکھ رہا ہوں کہ میری ساری زندگی مختلف فرقوں میں حق کی تلاش میں گزری ہے۔ لیکن الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے ایم. ٹی. اے العربیہ دیکھنے کی توفیق دی جہاں فرشتے بول رہے ہوتے ہیں اور جن کے علم اور اخلاق نے مجھ پر جادو کر دیا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اپنے ربّ کو پہچانا ہے اور اسی جماعت نے میرے دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کر دیا ہے۔ میری بیعت قبول فرمائیں۔

پھر مصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں: میں آپ کا چینل ایک سال کے عرصہ سے زائد سے دیکھ رہا ہوں لیکن آپ کے ساتھ رابطہ کرنے کیلئے حالات سازگار نہ تھے۔ تقریباً بارہ گھنٹے آپ کے پروگرام سنتا ہوں۔ آپ وہ چیز پیش کرتے ہیں جو دنیا کا کوئی عالم دین پیش نہیں کرتا۔ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد سچے مہدی نہیں ہیں میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم! آپ ہی سچے امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ آج کل کے علماء قیامت کی علامات کے متعلق احادیث کو ظاہری معنوں پر محمول کرنا چاہتے ہیں۔ اسکے برعکس آپ لوگ وہ بات کرتے ہیں جو خرافات سے دُور اور معقول ہے۔ آپ لوگ ہر شخص سے بڑھ کر اسلام سے محبت کرتے ہیں کیونکہ آپ محبت، بھائی چارے اور امن کی طرف بلاتے ہیں جسکی طرف اللہ اور اُسکے رسول بلاتے ہیں۔ میں ابھی تک احمدی نہیں لیکن عنقریب بیعت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ میں نے کئی بار دعا اور استخارہ کیا ہے جس سے لگا کہ آپ ہی وہ جماعت ہیں جو صراطِ مستقیم پر قائم ہے اور اسلام سے محبت رکھتی ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جو شخص آپ کے راستے پر چلتا ہے وہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے۔ (آگے میرے متعلق لکھتے ہیں کہ) اور یہ بات حضرت خلیفۃ المسیح کے افریقہ اور دیگر ملکوں کے دوروں سے عیاں ہوتی ہے۔ اپنی دعاؤں اور استخاروں کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ براعظم افریقہ کے لوگ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔

پھر ایک دوست عماد عبدالبدین صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ میں ٹی وی کے آگے بہت کم بیٹھتا تھا لیکن بیماری کی وجہ سے ایک دن میں بیٹھا مختلف چینل بدل رہا تھا کہ اچانک آپ کا چینل مل گیا۔ مجھے ایک خزانہ مل گیا۔ اگر میری بیماری نہ ہوتی تو شاید اس خزانہ سے محروم رہتا۔ اس پر میں خدا کا شکر گزار ہوں کیونکہ میرے ذہن میں مذہب کے بارہ میں بہت سے سوالات پیدا ہوتے تھے جن کا جواب مجھے کبھی نہ ملتا تھا اور کوئی میری تسلی نہ کراتا تھا۔ خدا شاہد ہے کہ یہ چینل اور اسکے چلانے والے نیک لوگ میرے درد کی دوا بن گئے حتی کہ میں سخت بیماری کی ساری تکلیفیں بھول کر خلیفۃ المہدی کی محبت سے مجبور ہو کر انٹرنیٹ کیفے گیا ہوں تا کہ یہ خط بھیجوں۔ آپ کا چینل اِس دنیا میں اُمید کی ایک واحد کرن ہے۔ آپ کے پاس محمدیؐ فیوض کا خزانہ ہے۔

مصر سے ایک دوست احمد محمد صالح صاحب جو سٹوڈنٹ ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ میں بفضل خدا حافظ قرآن ہوں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب میں نے پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو میرا پہلا احساس یہ تھا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں

ہے۔ میرے دل نے یہ کہا کہ کاش! میں اس شخص کا خادم اور غلام بننے کی سعادت پا جاؤں کیونکہ خدا کی قسم! یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

مکرم محمد مقبول صاحب لبنان سے لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں میں اپنے صوفے پہ بیٹھا ہوا پروگرام ''الحوار المباشر'' دیکھ رہا تھا (ایک دن بیت الفتوح میں اِن کا پروگرام ہو رہا تھا۔ اتفاق سے مَیں اس میں چلا گیا۔ تو کہتے ہیں کہ) جب مکرم شریف صاحب نے آپ کے آنے کا اعلان کیا تو میرا حال اُس شخص کی طرح تھا جس کے پاس اچانک کوئی فوجی جرنیل آ جائے۔ اِس منظر کے رعب سے چھلانگ لگا کر اُٹھ بیٹھا۔ قریب تھا کہ میرا سر چھت سے جا لگتا۔ میں نے شدّتِ رُعب سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے اور آنسو جاری ہو گئے۔ میں برف کی طرح ٹھنڈا ہو گیا اور آپ کی باتیں سننے لگا۔ اس وقت میرے سامنے یہ آیت آ گئی: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ۔''

پھر کبابیر سے ایک بہن عائشہ عبدالکریم عودہ صاحبہ ہیں یہ بھی اس پروگرام کے بعد لکھتی ہیں کہ آپ کا ''الحوار المباشر'' میں یوں اچانک آنا کس قدر خوشی اور فرحت اور سرور کا موجب ہوا اس کا بیان الفاظ میں ناممکن ہے۔ ایسے لگا جیسے فرشتوں کا لشکر آپ کے ساتھ سٹوڈیو میں داخل ہو گیا ہے۔ مارے خوشی کے میری تو جیسے سانس ہی بند ہو گئی۔ میرے والد صاحب زار و قطار رونے لگ گئے۔ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے محبت میں بڑھائے اور اسکے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر کبابیر سے ایک غیر احمدی عورت نے سٹوڈیو میں جانے کی وجہ سے لکھا کہ آپ کے آنے سے میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور میں بے انتہا متأثر ہوئی۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر میری یہ حالت ہے تو اُن کی کیا حالت ہوگی جو اس وقت وہاں سٹوڈیو میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

پھر مصر کے ایک دوست علی احمد نے کہا: میں نے بیعت تو کر لی تھی لیکن مجھے خلافت کی حقیقت اور خلیفۂ وقت کی عظمت کا اندازہ نہ تھا۔ نہ ہی یہ معلوم تھا کہ خلیفۂ وقت کے وجود کی افراد جماعت کے دلوں پر کیا تاثیر ہوتی ہے؟ ان ساری باتوں کا عرفان ''الحوار المباشر'' کے خلافت کے موضوع پر آخری پروگرام سے حاصل ہوا۔

اس خط کا ترجمہ لکھنے والے، یہ رپورٹ دینے والے لکھتے ہیں کہ اس دوست پر ان کے احمدی ہونے کے بعد ان کے غیر احمدی خاندان کا بڑا اثر تھا۔ لیکن جب سے میں الحوار المباشر کے پروگرام میں گیا ہوں، اور عربوں سے براہِ راست وہاں چند باتیں کی تھیں۔ اُس کے بعد کہتے ہیں کہ ان کا ایمان بہت مضبوط ہو گیا اور انہوں نے بغیر کسی کی پروا کیے اپنی بیوی کے ساتھ جماعت کے ساتھ آ کے نماز جمعہ میں بھی شرکت کرنی شروع کر دی ہے اور وہ دونوں ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں۔

رؤیا اور مبشر خوابوں کے ذریعہ سے قبولِ احمدیت

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مبشر خوابوں کے ذریعہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت لوگوں پر ظاہر کرتا ہے اسکے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

مکرم صفا غانم السامرائی صاحب کردستان عراق سے لکھتے ہیں: پچھلے سال 2007ء مئی میں جب کہ رات کے وقت میں مختلف چینل تلاش کر رہا تھا تو میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا 10888۔ میں بہت گھبرا گیا لیکن میں نے یہ فریکوئنسی (Frequency) ریسیور میں فیڈ (Feed) کی اور سرچ (Search) کی تو اچانک میرے سامنے نئے چینلز کی ایک لسٹ آ گئی جن میں سے ایک ایم ٹی اے تھا۔ اس چینل پر سب سے پہلے جس شخص کو دیکھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تھے جو کہ ''لقاء مع العرب'' پروگرام کر رہے تھے۔ میں تو ایک لمبے عرصہ سے امام مہدی کی تلاش کر رہا تھا اور اپنے شیعہ دوستوں کے ساتھ اس سلسلہ میں بحث کرتا رہتا تھا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو ٹی وی کے ذریعہ سے میرے گھر میں بھیج دیا۔ ایک پروگرام 'کلام الامام' میں مَیں نے سیدنا احمد علیہ السلام کا یہ کلام سنا کہ میرے بارہ میں خدا سے دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دو رکعت نماز ادا کرو اور خدا سے کہو: اے اللہ! اگر مرزا غلام احمد امام مہدی ہے اور سچا ہے تو مجھے اس کی صداقت پر کوئی نشان دکھا! تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان دکھا دے گا۔ چنانچہ میں نے خلوصِ نیت سے دعا کی تو مجھے مکمل انشراحِ صدر ہو گیا اور ایک ہفتہ کے بعد ہی میرے لیے وہ نشان بھی ظاہر ہو گیا کہ جو درحقیقت بہت عظیم الشان نشان تھا۔ میری دوسری شادی 2001ء میں ہوئی تھی لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے لیکن اس دعا کے ایک ہفتے بعد مجھے میری بیوی نے بتایا کہ اس کو خیال ہے کہ پیدائش ہونے والی ہے۔ ڈاکٹرز سے چیک اَپ (Check up) کروایا گیا تو پتہ چلا کہ حاملہ ہے۔ یہ نشان میرے لیے بہت عظیم نشان ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر لی۔

ایک صاحب مکرم حدّاد عبدالقادر صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ آؤ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے لے چلتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ پھر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا ایک شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اِس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہ یہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر آپ مشرقی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جب کہ یہ شخص اُسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔ چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً آپ کا چینل دیکھا تو اس پر مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو میں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر تھی۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت کر لی۔

مصر سے طارق محمد اسماعیل داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن آپ کو ٹی وی پر سورۂ فاتحہ تلاوت کرتے ہوئے سنا تو مجھے ایسے لگا جیسے سورۂ فاتحہ آپ کی زبانِ مبارک سے نکل کر میرے دل میں داخل ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے لگا جیسے میں انبیاء کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہوں۔ کاش! میں اس وقت آپ کے سامنے ہوتا تو آپ کے ہاتھ چومتا اور آپ کی آنکھوں سے نکل کر میرے دل میں اُترتے ہوئے نور کو دیکھتا۔

پھر تمیم صاحب اُردن سے ایک صاحب کے بارہ میں جو پیشے کے اعتبار سے ڈینٹسٹ ہیں لکھتے ہیں کہ: اِن صاحب نے بھی دعا اور استخارہ کیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ کا طریق بتایا ہے کہ انسان یہ دعا کرے کہ اے خدا! میں تجھ سے غلام احمد بن غلام مرتضیٰ کے بارہ میں راہنمائی چاہتا ہوں کہ وہ تیرے حضور مقبول ہے یا مردود؟ ان صاحب نے استخارہ کیا اور بکثرت درود شریف پڑھنے کے بعد انہی الفاظ میں دعا کرتے کرتے سو گئے تو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم الشان نور کے سامنے کھڑے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوئے ہیں اور اِسی لمحہ اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دُعا یاد آ گئی۔ چنانچہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ کیا یہ شخص تیرے حضور مقبول ہے یا مردود؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ''مقبول ہے!'' پھر سوال کیا کہ کیا وہ تیرے حضور مقرون ہے یا ملعون؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ''مقرون ہے'' یعنی خدا تعالیٰ اُسکے ساتھ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے دُعا دُہرانے کو کہا اور اِن صاحب نے دُعا دُہرائی تو وُہی جواب دوبارہ سنا۔ کسی ذریعہ سے اُن کو یہ خبر پہنچی تھی، جب انہوں نے مجھے بتایا تو کہتے ہیں کہ میں فوراً احمدی دوست کو لے کر اُن کے پاس پہنچا اور بڑی دلچسپ نشست ہوئی۔ ایک صبح یہ ڈینٹسٹ دوست اپنے کلینک کو جا رہے تھے کہ ان کی بیگم صاحبہ نے اُن کو شادی کی انگوٹھی پہننے کو دی جس پر اُنہوں نے کہا کہ احمدی جو انگوٹھی پہنتے ہیں اسی طرح اس پر آیت اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ لکھا ہوتا ہے۔ یہ سن کر بہت متعجب ہوئیں اور زار و قطار رونے لگ گئیں۔ پھر ان کے پوچھنے پر بتایا کہ سات سال قبل جب وہ یونیورسٹی میں تھیں اُنہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ اُنہوں نے اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے۔ اِس طرح ایک اور خواب میں اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کی شادی مسیح علیہ السلام سے ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اِن سب نے بیعت کر لی ہے۔

اُردن میں ایک صاحب نے فون کیا اور جوش سے بتایا کہ وہ فوراً بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تمیم صاحب کہتے ہیں کہ میں اُن سے ملنے گیا۔ اُنہوں نے مع اپنے خاندان کے گھر والوں کے بڑے تپاک سے استقبال کیا اور اپنا قصہ سنایا۔ یہ کسی دہشتگرد تنظیم کے ساتھ تھے۔ قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں، بہرحال اب باہر نکل آئے ہیں۔ کہتے ہیں ایک دن میں ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ کا چینل مل گیا اور پروگرام دیکھے تو جو بھی سوال اُن کے دل میں پیدا ہوتا تھا اُس کا جواب اُنہیں پروگرام میں مل جاتا تھا۔ اِس طرح اُنہوں نے گھر والوں کے ساتھ ایم ٹی اے باقاعدہ دیکھنا شروع کیا۔ پھر اُنہیں کچھ واضح خوابیں آئیں۔ ایک خواب میں اُنہوں نے اپنے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوٹ جیسا کوٹ پہنے دیکھا اور اُنہوں نے اِنہیں جماعت کے ساتھ مل جانے کی اور کسی صورت بھی اِس سے الگ نہ ہونے کی نصیحت کی۔ پھر ایک اور خواب میں انہوں نے اُردن میں آپ کو ایک مجمع سے خطاب فرماتے دیکھا۔ اس پر اُن کی تسلی ہو گئی۔ انہوں نے میرا فون نمبر حاصل کر لیا۔

ایک دوست عبدالرحیم فنجان صاحب عراق سے لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو۔ لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہیے۔ پھر لکھتے ہیں کہ سو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ براہِ کرم قبول فرمائیں۔

پھر ایک دوست علی احمد صاحب مصر سے لکھتے ہیں: مجھے بغیر کسی رؤیا یا خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نصیب ہوا۔ چنانچہ میں نے پہلے حضور کی تصدیق کی پھر حضور سے محبت کی۔ میری حضور علیہ السلام سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کا باعث بنی۔ پھر مجھے آپ سے ایسی محبت ہوئی جو میرے اپنے والدین سے محبت پر فائق ہے۔ آپ کے خطبات ایم ٹی اے پر سننا میرا سب سے خوش کن وقت ہوتا ہے اور یہی حال میری اہلیہ کا ہے۔

بہت سارے واقعات ہیں۔ وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ اب باقی باتیں کرتے ہیں۔

تحریکِ وقفِ نو

وقفِ نو جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی پیدائش سے پہلے وقف کرنے کی تحریک فرمائی تھی، اُس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس سال واقفینِ نو کی تعداد میں 2,325 کا اضافہ ہوا ہے اور اِس طرح کُل تعداد 37,136 ہو گئی ہے اور لڑکوں کی تعداد 23,765 اور لڑکیوں کی تعداد 13,771 ہے۔ یہ نسبت تقریباً وہی قائم رہ رہی ہے جو شروع ہوئی تھی۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے 12 ممالک میں 36 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے 40 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اِس کے علاوہ 11 ممالک میں ہمارے 510 ہائر سکینڈری سکول، جونیئر سکینڈری سکول، پرائمری سکول اور نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔

کینیا میں شیانڈا (Shianda) کے مقام پر نئے ہسپتال نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ اِسی طرح لائبیریا میں ہسپتال نے کام شروع کر دیا ہے۔ بینن میں ڈاسا (Dasa) کے مقام پر کھل رہا ہے۔ سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں نے لکھا ہے، اِسی طرح اَور بہت سارے ہیں۔

اِس رپورٹ کی وساطت سے یا اس تقریر کی وساطت سے میں ڈاکٹر صاحبان کو پیغام بھی پہنچانا چاہتا ہوں بلکہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ جو سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں اُن کی نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں ضرورت ہے اور مختلف ممالک سے مطالبہ آتا رہتا ہے۔ اگر امریکہ، برطانیہ، پاکستان یا دوسری جگہوں سے ڈاکٹر اِس کام میں شامل ہوں، چاہے وہ عارضی وقف کیلئے جائیں، چند دن وقف کریں، ایک ماہ کیلئے یا چند ہفتے کیلئے، اس سے بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ تو اس لحاظ سے بھی سپیشلسٹ ڈاکٹرز جو ہیں وہ اپنے کوائف اگر مرکز کو بھجوائیں تو اس کے مطابق ان کا پروگرام بنایا جا سکتا ہے۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر کا شعبہ ہے۔ یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ اُنہوں نے اچھی نمائش لگائی ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز

پریس اینڈ پبلیکیشنز (Press and Publications) کا شعبہ ہے۔ اس نے بھی اب دوبارہ نئے سرے سے کام شروع کر دیا ہے۔

ٹی وی پر جماعت کی تشہیر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر بھی جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اِس سال 1051 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ سے 699 گھنٹے وقت ملا اور آٹھ کروڑ سے زائد افراد تک اِس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

ریڈیو کے ذریعہ جماعت کے پیغام کی اشاعت

اِسی طرح ریڈیو اشاعت اسلام کا ایک بہت ہی مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ غریب ممالک خصوصاً افریقہ میں ریڈیو بڑے شوق سے سنا جاتا ہے اور دُور دراز کے علاقوں میں اسکے ذریعہ سے پیغام پہنچتا ہے۔ مجموعی طور پر مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 215 گھنٹے پر مشتمل سات ہزار اکاون (7,051) پروگرام نشر ہوئے۔ جس کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق چھ کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح بورکینا فاسو میں نئے سٹیشن شروع ہو گئے ہیں اور جگہ جگہ کوششیں ہو رہی

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ (Ahmadiyya Website)

احمدیہ ویب سائٹ کی جو سالانہ رپورٹ انہوں نے دی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ویب سائٹ جماعت احمدیہ امریکہ کی زیرِنگرانی کام کر رہی ہے اور ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اسکے انچارج ہیں۔ اس سائٹ کو ہر مہینے ایک ملین سے زائد (یعنی دس لاکھ سے زائد) لوگ وِزٹ (Visit) کرتے ہیں۔ اور دورانِ سال جو انہوں نے کام کیا ہے: تمام جلسہ ہائے سالانہ جو ہیں ان کو لائیو (Live) نشر کیا ہے۔ بعد میں دکھانے کا پروگرام ہے۔ پھر جلسوں کی تصویری گیلری بھی محفوظ کی ہے۔ میرے جو خطبات ہیں، وہ اِس میں محفوظ ہیں، پھر خطابات ہیں اور اِس کے علاوہ اور بہت سارے پروگرام ہیں۔ تفسیرِ کبیر ہے، حقائق الفرقان، تعلیم فہم القرآن، روحانی خزائن، ملفوظات وغیرہ یہ ساری چیزیں اِس پہ اپ لوڈ (Upload) کی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کچھ کتب ہیں۔

انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

اسی طرح جو آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کی انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن ہے اُس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے کہنے پر افریقن ممالک میں بہت کام کیا ہے۔ خاص طور پر جرمنی، یوکے (UK) کے لوگ اور کچھ حد تک کینیڈا کے بھی۔ کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع جو میں نے کہا تھا کہ کریں۔ غریب ممالک میں پینے کیلئے صاف پانی مہیا کرنے کے بارہ میں کوشش کریں۔ تو اِن میں غیر معمولی کام ہوا ہے اور یہاں سے ہمارے نوجوان لڑکے بھی جو ہیں، انجینئرز سٹوڈنٹس بھی اور انجینئرز بھی باقاعدہ کام کرتے ہیں۔ وہ چھٹی لے کر، رخصت لے کر جاتے رہے اور وہاں کام کرتے رہے۔ وِنڈ سسٹم (wind system) جو ہے وہ چائنا سے سستی قیمت پر خریدا۔ سولر سسٹم بنایا ہے۔ مثلاً غانا میں گیارہ لگ چکے ہیں۔ بورکینا فاسو میں دس مقامات پر سولر سسٹم لگ چکا ہے۔ مالی میں 12۔ بینن میں 15۔ ٹوگو میں 5۔ گیمبیا میں کینیڈا کے انجینئرز نے 10 علاقوں میں سولر سسٹم لگایا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ براک گاؤں میں جماعت کے ممبران بہت خوش ہیں کہ وہ (میرا لکھا ہے کہ) آپ کا خطبہ دیکھ سکتے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ اب جماعت کی فتح کا وقت آ گیا ہے۔ مدینہ کے گاؤں میں (وہاں کا گاؤں ہے مدینہ)، امام جوبے نے کہا کہ یہ اُن کے لیے تاریخی موقع ہے اور یہ امام مہدی کی آمد کا ایک سچا نشان ہے۔ سارے گاؤں میں لوگوں نے کہا کہ وہ آسمانی مائدہ کو اُترتے دیکھ رہے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ افریقن لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔ اِن کے دل تو اِن پڑھے لکھے لوگوں سے زیادہ روشن ہیں۔

ودابو بو گاؤں کے صدر جماعت نے کہا کہ ہم بہت خوش ہیں اور یہ لکھا کہ آپ کے شکر گزار ہیں۔ خدا تعالیٰ باقی سب جگہوں پر بھی یہ نعمت میسر فرمائے۔

اسی طرح اور بہت سارے کام یہ ایسوسی ایشن کر رہی ہے۔ پانی مہیا کرنے کیلئے پمپ لگائے گئے ہیں۔ تو اِس لحاظ سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مقصد یہ بھی تھا اور آپ نے اپنی جماعت کو یہ حکم بھی دیا۔ آپ کا ایک ارشاد ہے کہ ''امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔''

ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First)

پھر ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے تحت بھی بہت کام ہو رہا ہے۔ اور چودہ سال سے یہ خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔ 28 ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اس سال بنگلہ دیش، ہیٹی، آئیوری کوسٹ اور ناروے میں بھی اِس کی رجسٹریشن ہو گئی ہے۔ یو ایس اے، جرمنی اور انگلستان نے مختلف ممالک میں بہت نمایاں خدمات کی ہیں۔ افریقہ میں چھ ممالک بورکینا فاسو، گیمبیا، سیرالیون، بینن، غانا میں ہیومینیٹی فرسٹ کے پندرہ آئی ٹی سنٹر کام کر رہے ہیں اور سولہ ہزار سے زائد طلبا کو آئی ٹی کی تعلیم دی جا چکی ہے۔ اِس کے علاوہ اِن کے تحت سلائی سکول وغیرہ بھی ہیں۔ گیمبیا میں سیکنڈری سکول بھی چل رہے ہیں۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

پھر جو نادار، ضرورتمند اور یتیم ہیں اُن کی امداد کیلئے جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے جو کوشش ہو سکتی ہے کر رہی ہے۔ افریقن ممالک میں ایلو پیتھک ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ہومیو پیتھک کلینک کام کر رہے ہیں جہاں مریضوں کی امداد کی جاتی ہے۔ علاج کیا جاتا ہے۔ اکثریت کا مفت علاج کیا جاتا ہے یا بہت تھوڑی، معمولی قیمت پر اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔ جس میں خون دینا، آئی کیمپ لگانا، ویسے میڈیکل کیمپ لگانا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار کام ہو رہا ہے۔

نئی بیعتیں اور نئی جماعتوں کا قیام

اس میں ایک بیعتوں کی رپورٹ بھی دی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عالمی بیعت تو کل ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد تین لاکھ چوّن ہزار چھ سو اڑتیس (3,54,638) ہے۔ اس سال 121 ممالک سے 351 قومیں احمدیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہوئی ہیں۔ اور نائیجیریا کی اِمسال بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چھیاسی ہزار سے اُوپر ہے۔ گزشتہ سال ان کی تعداد ایک لاکھ انچاس ہزار (1,49,000) تھی۔ اِسی طرح اِن کی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ غانا کو بیالیس ہزار سات سو (42,700) بیعتوں کی توفیق ملی۔ گیارہ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ مالی میں ستائیس ہزار (27,000) بیعتیں ہوئیں۔ بورکینا فاسو میں مختلف قوموں کی سولہ ہزار (16,000)۔ آئیوری کوسٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرہ ہزار (13,000)۔ اور تئیس (23) مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جماعت احمدیہ بینن کو اس سال نو ہزار (9,000) بیعتیں ملیں۔ یوگنڈا میں بیعتوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اسی طرح کینیا، سیرالیون اور ہندوستان میں بھی 145 نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

ایمان افروز واقعات

بعض ایمان افروز واقعات جو ہیں وہ تو میں بتا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے دیکھ کر کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ چند ایک واقعات میں نے سنائے ہیں۔ روزانہ خطوط میں بیعتیں آئی ہوتی ہیں۔

کرغستان سے ارشد محمود لکھتے ہیں کہ: میں نے آپ کو خط لکھا تھا اور ایک بااثر شخصیت آشیر علی صاحب کے بارے میں دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ صاحب اپنے علاقے میں بااثر ہیں اور صاحبِ ثروت ہیں۔ ایک وفد کی صورت میں 11 جنوری 2008ء کو یہ ہمارے پاس آئے اور جمعہ ہمارے ساتھ ادا کیا۔ مقامی احمدیوں سے ملے اور اگلے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اور وفد کے ایک اور آدمی نے بیعت کی توفیق پائی۔ آشیر علی صاحب نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس حدیث کہ امام مہدی کی خبر ملے تو برف پوش پہاڑوں پر سے گزر کر جانا پڑے تو جا کر اسکی بیعت کرو پر ظاہری طور پر بھی عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اسکا قصہ وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ کرغستان زیادہ تر پہاڑی علاقہ ہے اور وہ صوبہ اَوٹ سے دارالحکومت بشکیک تک کا 750 کلومیٹر کا فاصلہ 18 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے اور یہ سب پہاڑی راستہ ہے جو سردیوں میں برف سے اَٹا پڑا ہوتا ہے اور راستہ میں تین پہاڑی چوٹیوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ جہاں سردیوں میں درجہ حرارت منفی پچاس اور ساٹھ ڈگری سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد کہا کہ حدیث کا دوسرا حصہ امام مہدی کو سلام پہنچانے کا ہے۔ لہٰذا میری طرف سے امام مہدی علیہ السلام کے نمائندہ کو محبت بھرا اسلام بھی پہنچا دیں اور یہ اخلاص میں آگے بڑھ رہے ہیں اور اُزبک ترجمہ قرآن کے پچاس نسخے خرید کر مفت تقسیم بھی کر چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ سے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ 27 مئی یومِ خلافت کا آغاز آبگینو شہر میں نمازِ تہجد کی ادائیگی اور فجر سے شروع ہوا۔ فجر کی نماز پڑھی۔ دو بکرے قربانی کے دیئے گئے۔ کافی تعداد میں غیر از جماعت لوگوں کو یہاں لندن سے جو (میرا) پروگرام ہو رہا تھا اس میں تقریر سننے کیلئے بلایا گیا۔ جب اُن لوگوں نے ایم ٹی اے پر یہ ایمان افروز اور رُوح پرور لمحات دیکھے اور آپ کی تقریر سنی تو اُن کے دل ایمان کی روشنی سے منور ہو گئے اور اُن میں سے پانچ افراد نے نہ صرف اُسی موقع پر بیعت کر لی بلکہ ایک شخص نے اگلے دن ہی ڈش انٹینا خرید کر اپنے گھر میں ایم ٹی اے کا انتظام بھی کر لیا۔

پھر نائیجیریا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ گزشتہ ماہ ایکا بالے کے علاقے میں تبلیغ کیلئے گاؤں میں پہنچے تو لوگ ہمارا پروگرام سننے کیلئے جمع ہوئے۔ جب تبلیغ کا سلسلہ ختم ہوا تو معززین نے کہا کہ ہم سب مل کر میٹنگ کریں گے تو پھر آپ کو جواب دیں گے۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ان میں سے ایک آدمی جو ٹیچر ہے کھڑا ہوا اور اُس نے سب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ سب معزز ہیں اور آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ میٹنگ کے بعد بتائیں گے کہ احمدی ہونا ہے یا نہیں؟ لیکن میں کئی سالوں سے احمدیت کا قریب سے مطالعہ کر رہا ہوں اور اِن کے ساتھ جمعہ پڑھتا ہوں۔ میں آپ کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں آج سے احمدی ہوں۔ ہم پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکے ہیں۔ مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اُس نے مزید کہا کہ انصارِ دین والے آتے ہیں اور پیسے جمع کر کے چلے جاتے ہیں اور دوبارہ نظر بھی نہیں آتے۔ اِس لیے میں اور میری فیملی آج سے احمدی ہیں۔ اِس تقریر سے ماحول بدل گیا اور تین اَور معززین نے وہیں بیعت کر لی۔

جلسہ سالانہ غانا میں افریقن ممالک جو قریب کے ہمسایہ ممالک تھے وہاں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ اُن میں سے بورکینا فاسو کے کچھ واقعات ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ صد سالہ خلافت جوبلی غانا کے بہت شیریں ثمرات مل رہے ہیں۔ تمام احباب میں جوش، ولولہ، عزم اور خلافت سے فدائیت کا تعلق بڑھ رہا ہے۔ ہر ایک کی زبان پر جلسہ سالانہ غانا کی خوب صورت یادیں ہیں۔ اگر انہیں پوچھیں کہ کہیں آپ کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا؟ تو برا محسوس کرتے ہیں کہ یہ کیوں کہہ رہے ہو۔ سب انتہائی خوش ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے واگا ڈوگو کے صدر جماعت کچھ روز قبل مشن ہاؤس آئے اور دو ملین تین لاکھ سات ہزار فرانک (جو تقریباً پونے تین ہزار پاؤنڈ بنتے ہیں) چندہ ادا کیا۔

مبلغ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی کل جمعہ کے بعد اُن سے ملاقات ہوئی اور جزاکم اللہ کہا تو بہت خوش ہوئے اور بہت بلند آواز سے کہا کہ یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔ وہ عدالتی نظام میں کام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ ایک پارٹی کے خلاف مقدمہ تھا، اسکا فیصلہ کئی سال پہلے ہوا لیکن وہ اس کی تعمیل نہیں کر رہی تھی بلکہ دھمکیاں دیتے تھے۔ انہوں نے بالآخر اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ 15 اپریل کو ہم جلسہ پر گئے۔ 16 اپریل کو اُس پارٹی نے تمام واجبات اُن کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دیئے اور نہ صرف یہ معاملہ حل ہوا بلکہ کئی رُکے ہوئے کام اس جلسہ میں شمولیت کے بعد حل ہو گئے۔

لیو (Leo) جماعت کے صدر صاحب ایک غریب آدمی ہیں۔ جلسہ غانا میں شامل ہونے کی ان کی شدید خواہش تھی لیکن کرائے کی رقم میسر نہیں تھی۔ ان کے پاس ایک پرانی چھوٹی موٹر سائیکل تھی، اس میں اگر پٹرول ختم ہو جائے تو سائیکل بن جاتا ہے اُس کو آٹو سائیکل کہتے ہیں۔ وہ بازار گئے اور ساٹھ ہزار فرانک میں فروخت کر کے مربی صاحب کو تیس ہزار فرانک ادا کر دیا۔ اور جلسہ سے واپس آئے تو مقامی میئر نے ان کو بلایا اور کہا کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے کہ جب پلاٹ الاٹ کیے گئے تو آپ کو نہیں ملے۔ ہم آپ کو چار رہائشی پلاٹ دیتے ہیں۔ باقی لوگوں نے تو پچاس ہزار فی پلاٹ ٹیکس ادا کیا تھا جبکہ اِن کو ایک پیسہ بھی ادا نہیں کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرے جلسہ پر جانے کی برکات ہیں۔

بورکینا فاسو کے ایک دوست آسوا احمدی صاحب ہیں۔ یہ ایک کاٹن فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ غانا جلسہ سے واپسی کے بعد گھر میں کچھ مالی مشکلات پیدا ہوئیں۔ چند دنوں کے بعد ان کے ڈائریکٹر نے ان کو فون کر کے بلایا کہ آپ یہاں آ کر ایک لاکھ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
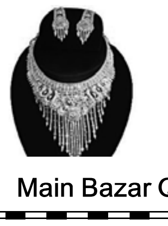
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

فرانک وظیفہ وصول کرلیں۔ یہ رقم ملتے ہی وہ مشن ہاؤس آئے اور پانچ ہزار چندہ ادا کردیا اور بتایا کہ یہ جلسہ غانا کی ہی برکت ہے۔

امین صاحب مبلغ لکھتے ہیں (اِس کا پہلے بھی میں ذکر کرچکا ہوں دوبارہ کردیتا ہوں) کہ جلسہ غانا کے موقع پر کھانے کی وجہ سے کچھ پریشانی ہوئی۔ اِس پر معلم ادریس کو بھیجا کہ وہ لوکل زبان میں لوگوں سے معذرت کرے اور حوصلہ دلائے کہ جلد انتظام کیا جارہا ہے۔ معلم کہتے ہیں کہ: میں سوچ رہا تھا کہ لوگ اب شکایت کریں گے۔ مگر جب مَیں معذرت کر رہا تھا تو لوگوں نے کہا کہ معلم صاحب! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم نے تو آج خلیفۃ المسیح کو مل لیا ہے۔ ان کا ہاتھ چوم لیا ہے اس لیے ساری بھوک مٹ گئی ہے۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے تم کس چیز کی معذرت کررہے ہو؟

رؤیا اور کشوف کے ذریعہ سے قبول احمدیت

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے قبول احمدیت۔ ایک دوست طالب الرحمن صاحب اکثر خواب میں دیکھتے تھے کہ ایک گیند کا گولا آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ نور کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور پھر اس نور سے ایک تصویر بن جاتی ہے۔ جب بھی موصوف ان حالات سے گزرتے بے چین اور اضطراب کی حالت میں مبتلا ہو جاتے۔ ایک دن موصوف کلکتہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور جو تصویر خواب میں دیکھتے تھے وہ ان کو نظر آ گئی۔ وہ تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی جسے دیکھ کر انہوں نے اسی وقت احمدیت قبول کرلی۔

دہلی سے مبلغ لکھتے ہیں کہ دہلی میں عالمی بک فیئر کے دوران جماعتی سٹال پر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان آیا۔ پھر ملاقات کا سلسلہ آگے بڑھا اور پھر نماز پڑھنے آنے لگا تو جماعتی عقائد بتائے گئے اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ چند دن کے بعد وہ نوجوان آیا کہ میں نے آپ کا لٹریچر پڑھ لیا ہے لیکن آج میں خاص وجہ سے آیا ہوں۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے تبلیغی جماعت کے مرکز میں نماز پڑھ رہا ہوں اور مرزا صاحب یعنی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نماز پڑھا رہے ہیں۔ پھر نماز کے بعد میں مرزا صاحب کی انگلی پکڑ کر چوس رہا ہوں۔ کہتے ہیں کہ: میں نے صبح ایک دو عالم دین صاحبان سے تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا کہ شیطانی خواب ہے۔ لیکن مجھے بڑی بے چینی ہے۔ آپ اِس بارہ میں بتائیں۔ تو اُن کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کے بارہ میں بتایا ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔ یعنی وہ تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔ پھر جو انگلی چوسنے اور چومنے کا تعلق ہے یہ محبت اور پیار کی نشانی ہے۔ پھر انہیں مزید لٹریچر دیا۔ چند دن کے بعد پھر آئے تو بیعت فارم کی جملہ شرائط سنائی گئیں تو فوری طور پر انہوں نے بیعت کرلی۔

کرغستان کے مبلغ لکھتے ہیں: ہمارے مقامی احمدی محترم راویل صاحب جو بشکیک میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک مہینہ قبل اپنے گاؤں میں گئے تو ان کے چھوٹے بھائی نے جن کی عمر تیس سال ہے اپنا خواب اِن کو سنایا کہ مَیں نے خواب میں بڑے حروف میں ''مسرور'' لکھا ہوا دیکھا ہے اور میں اِس خواب کو بالکل نہیں سمجھ سکا۔ اِسکا کیا مطلب ہے؟ راویل صاحب نے اپنے بھائی کو بتایا کہ یہ ہمارے پانچویں خلیفہ کا نام ہے۔ کرغستان میں دو زبانیں کرغیز اور رشین (Russian) بولی جاتی ہیں۔ اِن دونوں زبانوں میں لفظ 'مسرور' نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انتہائی واضح نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اِس نوجوان کو دکھایا۔ اب وہ بیعت کرکے جارہے ہیں۔

سیرالیون سے ہمارے مبلغ طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مکینی ٹاؤن کے ایک زیرِ تبلیغ لبنانی نے دیکھا کہ کسی بزرگ نے اسے انگوٹھی پہنائی ہے۔ خاکسار ان کے پاس ایک دن تقویٰ رسالہ لے کر گیا۔ انہوں نے جب تقویٰ رسالہ میں خلیفہءِ وقت کی تصویر دیکھی تو بے اختیار پکار اُٹھے کہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہیں خواب میں انگوٹھی پہناتے ہوئے دیکھا تھا! کہتے ہیں کہ دل سے میں احمدی ہوگیا ہوں مگر والدین سے ڈرتا ہوں۔ تقویٰ رسالہ باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ اپنے گھر میں اب انہوں نے میری تصویر بھی لگائی ہوئی ہے۔

گیمبیا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست احمدیت قبول کرنے سے پہلے چاہتے تھے کہ وہاں کے ایک بزرگ شیخ بمبا کے مریدوں میں شامل ہوجائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے قریب گزرے ہیں اور اب بھی اُن کا سلسلہ کافی ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ صاحب اس بزرگ کے مریدوں میں شامل ہونے کا ارادہ کررہے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بزرگ انہیں کہتے ہیں کہ تم میرے مریدوں میں شامل ہونا چاہتے ہو؟ آؤ مَیں تمہیں کچھ نظارے دکھاؤں۔ یہ کہہ کر وہ ان کو لے کر ایک عمارت کی دوسری منزل پر چلے گئے۔ وہاں آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن تھا اور بہت سے لوگ اس آگ کے گرد مذہبی گانے گاتے ہوئے چکر لگا رہے تھے۔ احمد بمبا صاحب بزرگ اس دوست کو کہتے ہیں کہ یہ میرے ماننے والے لوگ ہیں۔ اگر تم میری بیعت کرلیتے تو ان لوگوں میں شامل ہوتے اور آگ میں پڑ جاتے۔ ان کے اور میرے درمیان فیصلہ تو اللہ قیامت کے روز کرے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ مجھے حقیقی ماننے والے کون ہیں؟ وہاں سے وہ انہیں لے کر تیسری منزل پر چلے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس میں مقامی طرز کی پتّوں کی چٹائیاں بچھی ہوئی ہیں اور چار پانچ افراد نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس بزرگ نے کہا کہ یہی ہیں میرے اصلی ماننے والے۔ اس کے ساتھ ہی خواب ختم ہوگئی۔ یہ صاحب کچھ عرصہ بعد احمدی ہوگئے اور جب پہلی دفعہ اپنے گاؤں کی احمدیہ مسجد میں داخل ہوئے تو بالکل وہی نظارہ تھا کہ خواب والی مسجد تھی اور پانچ چھ احمدی نماز ادا کر رہے تھے۔ یہ بزرگ شیخ احمد بمبا صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب کے زمانے میں سینیگال (Senegal) میں گزرے ہیں۔ اِن کی ایک نایاب کتاب عربی میں ''نیل المرام'' کے نام سے ہے جس کو آجکل ان کے مریدوں نے چھپوایا ہوا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہیں مہدی کی خوشبو آرہی ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ پھر انہوں نے لکھا کہ مہدی یہاں خود نہیں آئیں گے بلکہ ان کے مرید اِس علاقہ میں آئیں گے۔ بہرحال اِس طرح اِنہوں نے خواب میں اُن کو دیکھا۔

قبولیتِ دُعا اور تائیدِ الٰہی کے کچھ واقعات

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم ایک جماعت میں شادی کی تقریب پر گئے۔ نکاح کے بعد جمریسے ڈوگو گاؤں کے لوگوں نے ہمیں دُعا کیلئے کہا کہ ہمارے ہاں عرصہ سے بارش نہیں ہوئی جس سے فصلوں کو نقصان ہورہا ہے۔ بارانِ رحمت کیلئے دُعا کریں۔ سب حاضرین سمیت دُعا کی گئی۔ تقریب سے فارغ ہوکر ابھی واپس شہر نہیں پہنچے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جو ساری رات جاری رہی۔ اہلِ گاؤں کیلئے یہ واقعہ احمدیت کی سچائی اور اِزدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔

دابوریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ایک پروگرام پیدل سفر رکھا تھا۔ ریجن بھر کے 91 خدام جب تین کلومیٹر کا پیدل سفر مکمل کرچکے تو طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک گراؤنڈ میں رُکے جہاں مقامی معلم نے جُولا زبان میں میگا فون کے ذریعہ شاملین پیدل سفر کو خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکاتِ خلافت پر ایک تقریر کرنی تھی۔ جب مقامی معلم خلافت احمدیہ کی اہمیت اور اس کی برکات پر تقریر کررہا تھا کہ اچانک کالے بادلوں نے آسمان کو گھیر لیا اور تیز ہوا چلنے لگی۔ گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ تیز ہوا اور بارش ہمارے پروگرام کو خراب کردے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عجیب تقدیر ظاہر ہوئی کہ جہاں ہمارا پروگرام ہورہا تھا وہاں بالکل بارش نہیں ہوئی لیکن اردگرد کے علاقوں میں بھرپور بارش ہوئی۔

نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک

مَیں نے 2004ء میں وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی تحریک کی تھی۔ اُس وقت آخری مِسل 38,183 تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رپورٹ جب تیار کی گئی ہے تو اس وقت تک آخری مسل 88,500 کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت کے نظام میں پاکستان سے سب سے زیادہ احمدی شامل ہوئے ہیں۔ پھر دوسرے نمبر پر جرمنی ہے اور تیسرے نمبر پر انڈونیشیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے خدا کرے کہ اس سال کے آخر تک یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جائے۔ اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کے بجٹ بھی بڑھ گئے ہیں اور غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔

مالی قربانیاں

اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں جماعتیں بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ زمینیں خریدنے، مساجد بنانے، سنٹر خریدنے وغیرہ کی طرف جماعتوں کی بہت توجہ ہوئی ہے۔ اور ہر جماعت کا ترقی میں قدم آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید بڑھاتا چلا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میری رُوح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کررہے ہیں۔ مَیں وہ پودا نہیں ہوں کہ اِن کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔ اگر اِن کے پہلے، اِن کے پچھلے اور اِن کے زندے اور اِن کے مُردے تمام جمع ہوجائیں اور میرے مارنے کیلئے دُعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دُعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر اُن کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لارہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر وفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اِتنی بددُعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں اُن کا ہم کیا علاج کریں؟ اے خدا! تُو اِس اُمّت پر رحم کر۔ آمین۔''

(اربعین نمبر 4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 473-472)

اللہ کرے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5و12 ستمبر 2014)

احمدی طلباء متوجہ ہوں (برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کررہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کرکے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کرکے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

تعلیمی سال 2023-2022ء کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی جاری ہے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کرکے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بذریعہ میل یا ڈاک بھجوائیں۔ داخلہ کی شرائط کیلئے شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab, Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان | لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ | فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر مرتد ہونیوالوں کا ذکر تو فرمایا ہے لیکن ان کیلئے قتل یا کسی بھی قسم کی دنیاوی سزا دینے کا ذکر نہیں کیا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 اپریل 2022 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں اُٹھنے والا فتنہ کیسا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام سر الخلافہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ’’ابن خلدون نے...... لکھا ہے ’’عرب کے عوام و خواص مرتد ہو گئے اور بنو طے اور بنو اسد طُلَیحہ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے اور بنو غطفان مرتد ہو گئے۔ اور بنو ہَوازِن متردّد ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینی روک دی۔ نیز بنو سُلَیم کے سردار مرتد ہو گئے اور اسی طرح ہر جگہ پر باقی لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔‘‘ ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ......عرب مرتد ہو گئے۔ ہر قبیلہ میں سے عوام یا خواص اور نفاق ظاہر ہو گیا اور یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ اور مسلمانوں کی اپنے نبیؐ کی وفات کی وجہ سے، نیز اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے باعث ایسی حالت ہو گئی تھی جیسی بارش والی رات میں بھیڑ بکریوں کی ہوتی ہے‘‘ یعنی خوف سے ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں اور پناہ تلاش کرتی ہیں۔

سوال ایسے سخت حالات میں لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیا مشورہ دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس پر لوگوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ یہ لوگ صرف اسامہ کے لشکر کو ہی مسلمانوں کا لشکر سمجھتے ہیں۔ اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں عربوں نے آپؓ سے بغاوت کر دی ہے پس مناسب نہیں کہ آپ مسلمانوں کی اس جماعت کو اپنے سے الگ کر لیں۔ اس پر (حضرت) ابوبکرؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے اس بات کا یقین بھی ہو جائے کہ درندے مجھے اچک لیں گے تب بھی مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسامہ کے لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔ جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔

سوال حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے احسانات کا کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام عبد اللہ بن مسعودؓ کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ’’عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر اللہ ہم پر ابوبکرؓ کے ذریعہ احسان نہ فرماتا تو قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے۔ آپؓ نے ہمیں اس بات پر اکٹھا کیا کہ ہم زکوٰۃ کی وصولی کیلئے جنگ لڑیں اور یہ کہ ہم عرب بستیوں کو کھا جائیں اور ہم اللہ کی عبادت کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ موت ہمیں آ لے۔

سوال کیا قرآن کریم نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مرتد کی سزا قتل بیان کی ہے یا کوئی اَور سزا بھی مقرر کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر مرتد ہونے والوں کا باقاعدہ ذکر تو فرمایا ہے لیکن ان کیلئے قتل یا کسی بھی قسم کی دنیاوی سزا دینے کا ذکر نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرۃ: 218) یعنی اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ اس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ تم میں سے جو کوئی مرتد ہو جائے اور آخر کار اسی کفر کی حالت میں مر جائے۔ اس سے خوب واضح ہو رہا ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہ تھی کیونکہ اگر اس کی سزا قتل ہوتی تو یہ بیان نہ ہوتا کہ ایسا مرتد آخر کار کفر کی حالت میں مر جائے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ...... (النساء: 138) کی تفسیر میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ آیت اس عقیدہ کی نفی کرتی ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ فرمایا اگر کوئی مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے، پھر مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے تو اسکا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور اگر کفر کی حالت میں مرے گا تو لازمی طور پر جہنمی ہوگا۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو اسکے بار بار ایمان لانے اور کفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

سوال حدیث میں مرتد کی سزا کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صحیح بخاری میں بیان ہوا ہے کہ مرتد کیلئے محض ارتداد کے جرم میں کوئی شرعی حد مقرر نہ تھی۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسلام قبول کرتے ہوئے آپؐ سے بیعت کی۔ اگلے روز اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔ آپؐ نے تین مرتبہ انکار فرمایا۔ پھر وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے وہ میل کو نکال دیتا ہے اور اصل پاکیزہ چیز کو خالص کر دیتا ہے۔

سوال اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا ہے اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: مَیں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دینِ اسلام میں جبر نہیں۔ تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کونسے سامان تھے۔ اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں۔ اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمنوں کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کیلئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر یک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوتِ اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کر دیں اور یورپ کی حدود تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی آواز پہنچاویں۔ تم ایماناً کہو کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے؟ نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔

سوال ’’وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ‘‘ میں کس طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ‘‘ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تلوار کی بجائے تبلیغ سے کام لینا ہی ایک دیرینہ اصول ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اسی اصول کو اختیار کیا تھا۔ اور ان کے زمانہ کے لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی ارشاد ہوا تھا کہ ہمارے اس رسول کا کام صرف بات پہنچا دینا ہے تلوار سے منوانا نہیں اور یہی سارے قرآن کا خلاصہ ہے کہ دلیل کے ساتھ بات منوانا مذہبی لوگوں کا کام ہوتا ہے۔

سوال جب عَبس اور بنو ذُبیان قبائل نے مسلمانوں کو بری طرح قتل کر دیا تو اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کیا قسم کھائی؟

جواب علامہ ابنِ اثیر لکھتے ہیں کہ عَبس اور بنو ذُبیان قبائل نے اپنے ہاں کے نہتے مسلمانوں کو بری طرح قتل کرنا شروع کر دیا اور ان کی دیکھا دیکھی دوسرے قبائل نے بھی ایسا ہی کیا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ وہ ہر قبیلے کے ان لوگوں کو ضرور قتل کریں گے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے۔

سوال مرتدین کیوں قتل کے مستحق ہو چکے تھے؟

جواب مرتد ہونے والے قبائل نے اموالِ زکوٰۃ روک لیے تھے یعنی حکومت کا ٹیکس جبراً روک لیا تھا۔ بعض جگہ سے اموالِ زکوٰۃ کو لوٹ لیا تھا۔ فوجیں تیار کیں۔ دار الخلافہ مدینہ پر حملے کیے۔ جن مسلمانوں نے ارتداد سے انکار کیا ان کو قتل کر دیا۔ بعض کو زندہ آگ میں جلا دیا۔ لہٰذا ایسے مرتدین حکومت کے خلاف مسلح بغاوت، حکومت کے اموال کو لوٹنے اور مسلمانوں کو قتل کرنے اور انہیں زندہ جلا دینے کی بنا پر قتل کی سزا کے مستحق ہو چکے تھے۔

سوال قرآن کریم کی کون سی آیت اس سزا کی تصدیق کرتی ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: 41) کہ مجرم جیسا کہ جرم کرے اس کو ویسی ہی سزا دو۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں سے کیوں قتال کیا؟

جواب علامہ عینی لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں سے صرف اس لیے قتال کیا کیونکہ انہوں نے تلوار کے ذریعہ سے زکوٰۃ روکی اور امت مسلمہ کے خلاف جنگ برپا کی۔

......☆......☆......☆......

ایک جاہل سخی، بخیل عبادت کرنے والے کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے

سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے

بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور دوزخ سے قریب ہوتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 مارچ 2005 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخاوت کے بارے میں کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں میں سے حسین ترین، اور سب سے بہادر اور سب انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے۔

سوال ایک دنیادار انسان کی خواہش کیا ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دنیادار انسان دولت کی خواہش کرتا ہے، دولت جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ دنیاداروں میں اپنا ایک مقام بنائے۔ اپنی دولت سے دوسروں کو مرعوب کرے۔ اپنے لئے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرے۔ اپنے لئے آرام دہ رہائش اور آرام دہ سواریوں کا انتظام کرے۔ اپنے بیوی بچوں کیلئے دولت کے انبار چھوڑ کر جائے تا کہ وہ بھی اسکے بعد آسائش کی زندگی گزار سکیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کی فکر ہمیشہ رہا کرتی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ رات دن اس فکر میں رہتے تھے کہ لوگ ایک خدا کو پہچانیں، روحانیت میں ترقی کریں۔ اپنی آسائش اور اپنے آرام کی فکر نہیں تھی بلکہ فکر تھی کہ لوگوں کی ضروریات کس طرح پوری ہوں۔ اپنے بیوی بچوں کے آرام و آسائش کی کوئی فکر نہیں تھی بلکہ ان کو بھی یہی تربیت کی کہ دوسروں کیلئے اپنے ہاتھ کو کھولو اور اپنے دل کو کھولو اور ان کو خود یہی تلقین کی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے پر زیادہ زور دو۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جود و سخا کی مثال غزوہ حنین

سے واپسی پر کیا ملتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے موقع پر کچھ بدو آپؐ کے پیچھے پڑ گئے۔ وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کہ آپؐ کی چادر بھی چھین لی گئی۔ آپؐ نے فرمایا میری چادر تو مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کیا (ایک درختوں کا جنگل تھا) آپؐ نے فرمایا اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو مَیں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا۔ اور تم مجھے کبھی بخل سے کام لینے والا، جھوٹ بولنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

سوال آپؐ کس طرح لوگوں میں مال و متاع تقسیم کیا کرتے تھے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس درہم تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدی۔ آپؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمائی۔ اچانک ایک حاجت مند آیا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے قمیص عطا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نئی قمیص اتار کر اسے دے دی۔ پھر آپؐ دکاندار کے پاس گئے اور ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لی۔ آپؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔ راستے میں آپؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو، کہنے لگی یا رسول اللہ! مجھے مالکوں نے دو درہم کا آٹا خریدنے کیلئے بھیجا تھا اور وہ مجھ سے کہیں گر گئے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو درہم اسے دیئے کہ جاؤ آٹا خرید لو۔ پھر بھی وہ روتی جا رہی تھی۔ پھر آپؐ نے پوچھا اب کیوں روتی ہو؟ تو کہنے لگی کہ اس خوف سے کہ گھر والے دیر ہونے کی وجہ سے سزا نہ دیں۔ تو اس پر آپؐ اس بچی کے ساتھ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے سلام کیا۔ پھر دوبارہ سلام کیا۔ پھر تیسری دفعہ سلام کیا۔ تو پھر گھر والوں نے جواباً وعلیکم السلام کہا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے پہلی بار سلام نہیں سنا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! سن لیا تھا۔ لیکن ہم چاہتے تھے کہ آپؐ ہمیں اور زیادہ سلام کریں۔ ہمارے ماں باپ تو آپؐ کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس لونڈی پر ترس آیا کہ کہیں تم اسے دیر سے آنے کی وجہ سے مارو نہ۔ اس لئے مَیں اس کے ساتھ چلا آیا ہوں۔ تو یہ سن کر لونڈی کے مالک نے کہا ہم اللہ کی خاطر اس کو آزاد کرتے ہیں کیونکہ آپؐ اس کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ اس پر آپؐ نے انہیں جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ دیکھو دس درہموں میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکت ڈال دی ہے۔ اپنے نبی کو قمیص پہنا دی اور اس کے ذریعہ سے ایک انصاری شخص کو قمیص پہنا دی۔ اور پھر اسکے ذریعہ سے ایک گردن بھی آزاد کرالی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں حضرت خدیجہؓ کی کس قدر محبت تھی؟

جواب حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا تو فرمایا کرتے تھے کہ یہ فلاں عورت کو دے آؤ کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھی اور فلاں کو بھی دے آؤ کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی تھی۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مخرمہ سے محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں قبائیں تقسیم فرمائیں اور ایک نابینا صحابی تھے، مخرمہ، ان کو کوئی قبا نہ دی۔ وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیٹے کو اندر بھیجا کہ جاؤ اور جا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا کے آؤ کہ میں باہر آیا ہوں، باہر تشریف لائیں۔ اس پہ وہ اندر گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنا کہ وہ نابینا صحابی مخرمہ آئے ہیں تو آپؐ باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ایک قبا تھی اور آپؐ نے فرمایا: اے مخرمہ! مَیں نے قبا تمہارے لئے سنبھال کے رکھی ہوئی تھی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحائف کا جواب کس طرح دیتے؟

جواب حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تحفہ لیتے تو لوٹایا بھی کرتے تھے۔ اور بڑھ کر لوٹایا کرتے تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر بھی روایات میں آتا ہے کہ جب قبائل گروہ در گروہ آنے شروع ہوئے اور آپؐ کے لئے تحائف لے کے آتے تھے تو آپؐ بڑھ کر ان کو تحائف لوٹایا کرتے تھے۔

سوال آنحضرت ﷺ کی نظر میں مال کی کیا وقعت تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مال کی آپؐ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں تھی اور آپؐ کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی تھی کہ جو بھی مال آئے میں لوگوں میں تقسیم کر دوں۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں جا رہا تھا تو سامنے اُحد پہاڑ تھا۔ اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا آ جائے تو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پہلے پہلے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں اور ایک دینار بھی اپنے پاس بچا کے نہ رکھوں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے سخاوت کرنے والے اور بخیل انسان کی بابت کیا فرمایا؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے بھی قریب اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ جبکہ بخیل انسان، اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور دوزخ سے قریب ہوتا ہے۔ اور جاہل سخی، بخیل عبادت کرنے والے کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

مومن ہے کہ ایسے شخص کی دعا اس کے مقابل پر تو سنی جاتی ہے جس کا نام اُس نے دجال اور بے ایمان اور مفتری رکھا ہے مگر اس کی اپنی دعا نہیں سنی جاتی۔ پس جس حالت میں میری دعا قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ میں قادیاں کو اس تباہی سے محفوظ رکھوں گا خصوصًا ایسی تباہی سے کہ لوگ کتوں کی طرح طاعون کی وجہ سے مریں یہاں تک کہ بھاگنے اور منتشر ہونے کی نوبت آوے۔ اسی طرح مولوی احمد حسن صاحب کو چاہئے کہ اپنے خدا سے جس طرح ہو سکے امروہہ کی نسبت دعا قبول کرا لیں کہ وہ طاعون سے پاک رہے گا۔ اور اب تک یہ دعا قریب قیاس بھی ہے کیونکہ ابھی تک امروہہ طاعون سے دو سو کوس کے فاصلہ پر ہے لیکن قادیاں سے طاعون چاروں طرف سے بفاصلہ دو کوس آگ لگا رہی ہے یہ ایک ایسا صاف صاف مقابلہ ہے کہ اس میں لوگوں کی بھلائی بھی ہے اور نیز صدق اور کذب کی شناخت بھی۔ کیونکہ اگر مولوی احمد حسن صاحب لعنت بازی کا مقابلہ کر کے دنیا سے گزر گئے تو اس سے امروہہ کو کیا فائدہ ہوگا۔ لیکن اگر انہوں نے اپنے فرضی مسیح کی خاطر دعا قبول کرا کر خدا سے یہ بات منوالی کہ امروہہ میں طاعون نہیں پڑے گی تو اس صورت میں نہ صرف ان کو فتح ہوگی بلکہ تمام امروہہ پر ان کا ایسا احسان ہوگا کہ لوگ اس کا شکر نہیں کر سکیں گے۔ اور مناسب ہے کہ ایسے مباہلہ کا مضمون اس اشتہار کے شائع ہونے سے پندرہ دن تک بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے دنیا میں شائع کر دیں جس کا یہ مضمون ہو کہ میں یہ اشتہار مرزا غلام احمد کے مقابل پر شائع کرتا ہوں جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میں جو مومن ہوں دعا کی قبولیت پر بھروسہ کر کے یا الہام پا کر یا خواب دیکھ کر یہ اشتہار دیتا ہوں کہ امروہہ ضرور بالضرور طاعون کی دست بُرد سے محفوظ رہے گا لیکن قادیاں میں تباہی پڑے گی کیونکہ مفتری کے رہنے کی جگہ ہے۔ (ایضاً صفحہ 236)

اگر احمد حسن امروہہ کو طاعون سے بچا سکا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں

چونکہ مسیح موعود کی رہائش کے قریب تر پنجاب ہے اور مسیح موعود کی نظر کا پہلا محل پنجابی ہیں اسلئے اول یہ کارروائی پنجاب میں شروع ہوئی لیکن امروہہ بھی مسیح موعود کی محیط ہمت سے دور نہیں ہے۔ اسلئے اس مسیح کا کا فر کش دم ضرور امروہہ تک بھی پہنچے گا یہی ہماری طرف سے دعویٰ ہے اگر مولوی احمد حسن اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد جسکو وہ قسم کیساتھ شائع کریگا امروہہ کو طاعون سے بچا سکا اور کم سے کم تین جاڑے امن سے گزر گئے تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ پس اس سے بڑھ کر اور کیا فیصلہ ہوگا۔ (ایضاً صفحہ 237)

اگر کوئی قسم کھا کر کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہیگا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائیگا

میرا یہی نشان ہے کہ ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دہلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں، اگر وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار ہو جائے گا کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے مقابل پر گستاخی کی۔ (ایضاً صفحہ 238)

تمام مولویوں کو میدانِ مقابلہ میں آنے کا کھلا چیلنج

اور یہ امر کچھ مولوی احمد حسن صاحب تک محدود نہیں بلکہ اب تو آسمان سے عام مقابلہ کا وقت آ گیا اور جس قدر لوگ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی جو مولوی کر کے مشہور ہیں اور پیر مہر علی شاہ گولڑی جس نے بہتوں کو خدا کی راہ سے روکا ہوا ہے اور عبدالجبار اور عبدالحق اور عبدالواحد غزنوی جو مولوی عبداللہ صاحب کی جماعت میں سے ملہم کہلاتے ہیں اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ جنہوں نے میرے مخالف الہام کا دعویٰ کر کے مولوی عبداللہ صاحب کو سیّد بنا دیا ہے اور اس قدر صریح جھوٹ سے نفرت نہیں کی اور ایسا ہی نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے، ان سب کو چاہئے کہ ایسے موقع پر اپنے الہاموں اور اپنے ایمان کی عزت رکھ لیں اور اپنے اپنے مقام کی نسبت اشتہار دے دیں کہ وہ طاعون سے بچایا جائے گا اس میں مخلوق کی سراسر بھلائی اور گورنمنٹ کی خیر خواہی ہے اور ان لوگوں کی عظمت ثابت ہوگی اور ولی سمجھے جائیں گے ورنہ وہ اپنے کاذب اور مفتری ہونے پر مہر لگا دیں گے۔

(ایضاً صفحہ 238)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ طاعون سے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انعامی چیلنج اور اس سے متعلق آپؑ کے بعض وہ ارشادات پیش کریں گے جس سے معلوم ہوگا کہ طاعون نے آپؑ کی جماعت کو بڑھایا ہے اور آپؑ کے مخالفین کی جماعت کو گھٹایا ہے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے ✿ پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہوگئی ✿ اِک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے

طالب دعا: رحیمت بی بی صاحب (مکرم شجاعت علی کان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دار الفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 1 - September - 2022 Issue. 35

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں آپؓ کے دورِ خلافت میں اہل روم کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شام کی طرف بھیجے ہوئے لشکروں کا ذکر ہو رہا تھا۔ تین کا ذکر گذشتہ خطبہ میں ہو چکا ہے۔ چوتھا لشکر حضرت عمرو بن عاص کا تھا جن کی قیادت میں حضرت ابوبکر نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص نے جب روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت ابوبکر آپ کو رخصت کرنے نکلے۔ فرمایا اَے عمرو تم رائے اور تجربہ کے مالک ہو اور جنگی بصیرت رکھتے ہو۔ تم اپنی قوم کے اشراف اور مسلم صلحا کے ساتھ جا رہے ہو اور اپنے بھائیوں سے ملو گے لہٰذا ان کی خیر خواہی میں کوتاہی نہ کرنا اور ان سے اچھے مشورے کو نہ روکنا کیونکہ تمہاری رائے جنگ میں قابل تعریف اور انجام کار بابرکت ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی مشورہ دے تو ان سے اچھے مشورے کو نہ روکنا اگر تمہارے پاس کوئی تجویز ہے تو اس کو بیشک استعمال کرنا۔ حضرت عمرو بن عاص نے عرض کیا کتنا بہتر ہے میرے لئے کہ میں آپ کے گمان کو سچ کر دکھاؤں اور آپ کی رائے میرے بارے میں خطا نہ کرے۔ حضرت عمرو بن عاص اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ آپ کی فوج چھ سات ہزار کے درمیان تھی اور ان کی منزل مقصود فلسطین تھی۔

شاہ روم ہرقل ان دنوں فلسطین میں تھا۔ جب اسے مسلمانوں کی تیاریوں کی خبریں ملیں تو اس نے علاقے کے سرداروں کو جمع کیا اور ان کے سامنے جوشیلی تقریریں کر کے انہیں مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ اس نے مسلمانوں کے متعلق کہا کہ یہ بھوکے ننگے غیر مہذب لوگ صحرائے عرب سے نکل کر تم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں تم انہیں ایسا منہ توڑ جواب دو کہ پھر یہ کبھی تمہاری طرف دیکھنے کی بھی جرأت نہ کرسکیں۔ سامان حرب اور فوجیوں کے ذریعہ سے تمہاری پوری مدد کی جائے گی۔ جو امراء تم پر مقرر کئے گئے ہیں تم دل و جان سے انکی اطاعت کرو فتح تمہاری ہوگی۔ فلسطین کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف آمادہ پیکار کر کے ہرقل دمشق آیا وہاں سے حمص اور انطاکیہ پہنچا اور فلسطین کی طرح ان علاقوں میں بھی اس نے جوشیلی تقریریں کر کے وہاں کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ خود انطاکیہ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر مسلمانوں سے مقابلے کی تیاریاں کرنے لگا۔ روم کی شام میں دو افواج تھیں۔ ایک فلسطین میں اور دوسری انطاکیہ میں اور ان دونوں افواج نے درج ذیل مقامات پر اپنے مراکز بنا رکھے تھے۔ نمبر ایک انطاکیہ، دوسرا قنسرین، تیسرا حمص، چوتھا عمان، پانچواں اجنادین، چھٹا قساریہ۔ چونکہ ہرقل کے پاس فوج بہت زیادہ تھی اس لئے اس نے مسلمانوں کے ہر لشکر کے مقابلے میں الگ الگ لشکر بھیجے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح جب جابیہ کے قریب تھے تو ان کے پاس ایک آدمی خبر لے کر آیا کہ ہرقل انطاکیہ میں ہے اور اس نے تمہارے مقابلے کیلئے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے حضرت ابوبکر کو خط لکھ کر ہرقل کے عظیم الشان لشکر کی اطلاع دی۔ حضرت ابوبکر نے حضرت ابوعبیدہ کی طرف جواباً لکھا کہ تمہارا خط مجھے ملا میں نے اس کو سمجھا جو تم نے شاہ روم ہرقل کے متعلق تحریر کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ انطاکیہ میں اس کا قیام کرنا اسکی اور اسکے ساتھیوں کی شکست اور اس میں اللہ کی طرف سے تمہاری اور مسلمانوں کی فتح ہے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تم اپنی فوج کے ساتھ ان سے ٹکراؤ۔ یقیناً اللہ جس کا ذکر بہت بلند ہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں تمہاری مدد کیلئے لوگوں کو بھیج رہا ہوں۔

اسی طرح حضرت عمرو بن عاص کا بھی خط حضرت ابوبکر کو ملا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں بھی تسلی دی اور اللہ کی تائید ونصرت پر کامل بھروسہ رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ حضرت یزید بن ابوسفیان نے بھی حضرت ابوبکر کو خط میں وہاں کے حالات لکھتے ہوئے مدد طلب کی جسکے جواب میں حضرت ابوبکر نے لکھا کہ جب ان سے تمہارا مقابلہ ہو تو اپنے ساتھیوں کو لے کر ان پر ٹوٹ پڑو اور ان سے قتال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اللہ کے حکم سے چھوٹا گروہ بڑے گروہ پر غالب آ جاتا ہے اور اسکے باوجود میں تمہاری مدد کیلئے مجاہدین پر مجاہدین بھیج رہا ہوں یہاں تک کہ تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے اور مزید کی حاجت محسوس نہیں کرو گے۔ انشاء اللہ۔

حضرت ابوبکر نے ہاشم بن عتبہ کو بلایا اور ان سے فرمایا اے ہاشم مسلمانوں نے مجھے خط لکھ کر اپنے دشمن کفار کے مقابلے میں مدد طلب کی ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر ان کے پاس جاؤ۔ میں لوگوں کو تمہارے ساتھ جانے پر تیار کر رہا ہوں۔ تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ ابوعبیدہ سے جا ملو۔ حضرت ابوبکر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور اُنہیں ہاشم بن عتبہ کے ساتھ جہاد میں جانے کی ترغیب دلائی آپؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ ہاشم بن عتبہ کے ساتھ تیار ہو جاؤ اور اللہ سے اجر و خیر کی امید رکھو۔ اگر تم کامیاب ہوئے تو فتح وغنیمت حاصل ہوگی اور اگر ہلاک ہوئے تو شہادت وکرامت حاصل ہوگی۔ جب ایک ہزار کی تعداد میں لوگ ہاشم بن عتبہ کے پاس جمع ہو گئے تو حضرت ابوبکر نے انہیں کوچ کرنے کا حکم دے دیا۔ ہاشم نے حضرت ابوبکر کو سلام کیا اور الوداع کہا اور حضرت ابوعبیدہ کا راستہ اختیار کیا یہاں تک کہ ان کے پاس آ گئے۔ ان کے پہنچنے سے مسلمان خوش ہو گئے اور ایک دوسرے کو ان کی آمد کی خوشخبری سنانے لگے۔

پھر ایک لشکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن حزیم کی سرکردگی میں شام کی طرف بھیجا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا اے سعید بن عامر! تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا تم پر رحم کرے۔ جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تمہارا شمار تواضع اختیار کرنے والوں صلہ رحمی کرنے والوں صبح کے وقت تہجد ادا کرنے والوں اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہوتا ہے۔ جاؤ اور جنگ پر جانے کی تیاری کرو۔ میں شام میں موجود مسلمانوں کی طرف ایک لشکر بھیجنے والا ہوں اور اس پر تمہیں امیر مقرر کرتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں۔ انہوں نے اعلان کیا۔ مسلمانو! حضرت سعید بن عامر بن حزیم کے ساتھ شام کی مہم کیلئے تیار ہو جاؤ۔ چند دن میں ان کے ساتھ سات سو افراد تیار ہو گئے اور جب حضرت سعید نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت بلالؓ بھی ان کے ساتھ جہاد کیلئے نکل پڑے۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر کے پاس اور لوگ جمع ہو گئے۔ آپ نے حضرت معاویہ کو ان پر امیر بنایا اور انہیں ان کے بھائی حضرت یزید سے مل جانے کا حکم دیا۔ حضرت معاویہ روانہ ہو کر حضرت یزید سے جا ملے۔

پھر حمزہ بن ابوبکر ہمدانی ایک لشکر لے کر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اس لشکر کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ جب حضرت ابوبکر نے انکی تعداد اور تیاری دیکھی تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا مسلمانوں پر اللہ کے اس احسان پر تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ پھر حمزہ نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کیا آپ کے علاوہ مجھ پر کوئی اور بھی امیر ہوگا؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا ہاں ہم نے تین امیر مقرر کئے ہیں تم ان میں سے جسکے ساتھ چاہو جا ملو۔ حمزہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ ان امراء میں سے کون سا امیر سب سے افضل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کے لحاظ سے سب سے بہترین ہے تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح، چنانچہ وہ ان سے جا ملے۔ جہادی وفود کے آنے کا سلسلہ مدینہ میں جاری رہا اور حضرت ابوبکر انہیں مہمات پر روانہ کرتے رہتے۔

دوسری طرف حضرت ابوعبیدہ برابر حضرت ابوبکر کو لکھتے رہے کہ رومی مسلمانوں سے لڑنے کیلئے بھاری تعداد میں اکٹھے ہو رہے ہیں اس لئے مجھے ارشاد فرمائیں کہ اس موقع پر کیا کرنا چاہئے۔ حضرت ابوعبیدہ کے پے در پے خطوط کے نتیجہ میں حضرت ابوبکر نے حضرت خالد بن ولید کو شام بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ جب حضرت ابوبکر کا خط حضرت خالد کو ملا تو وہ اپنی فوج کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہو گئے اور دمشق پہنچ کر اسکے مشرقی دروازے سے ایک میل کے فاصلے پر ایک جگہ قیام فرمایا۔ پھر اسکے بعد حضرت خالد بن ولید مسلمانوں کے ساتھ بسرہ پہنچے تو تمام لشکر یہاں جمع ہو گئے اور سب نے یہاں کی جنگ میں انہیں اپنا امیر بنا لیا۔ انہوں نے شہر کا محاصرہ کیا۔ یہاں کے باشندوں نے اس بات پر صلح کی کہ مسلمانوں کو جزیہ دیں گے اور مسلمان ان کی جانوں اور ان کے اموال اور ان کی اولاد کو امان دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر معرکہ اجنادِین ہے یہ فلسطین کے نواحی علاقوں میں سے ایک معروف بستی کا نام ہے۔ بُسرہ کی فتح کے بعد حضرت خالد حضرت ابوعبیدہ حضرت شرحبیل حضرت یزید بن ابوسفیان کو ساتھ لے کر حضرت عمرو بن عاص کی مدد کیلئے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت عمرو اس وقت فلسطین کے نشیبی علاقوں میں مقیم تھے۔ حضرت عمرو بن عاص نے جب اسلامی لشکروں کے متعلق سنا تو وہ وہاں سے چل پڑے یہاں تک کہ اسلامی لشکروں سے جا ملے اور پھر سب اجنادین کے مقام پر جمع ہو گئے اور رومیوں کے سامنے صف آرا ہو گئے۔ جب دونوں لشکر قریب ہو گئے تو رومیوں کے ایک سردار نے ایک عربی شخص کو بلا کر کہا کہ تم مسلمانوں میں داخل ہو جاؤ۔ پھر میرے پاس ان کی خبریں لاؤ۔ اس نے رومی سردار کو آ کر خبر دی کہ رات کو یہ عبادت گزار ہیں اور دن کو شہسوار۔ اپنے درمیان انصاف کو قائم رکھنے کی خاطر اگر ان کے بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں۔ رومی سردار نے اسے کہا کہ اگر تم مجھ سے سچ کہہ رہے ہو تو ان سے مقابلہ کرنے کی نسبت زمین کے اندر سما جانا بہتر ہے۔

بہرحال جنگ ہوئی اور بہت سخت جنگ ہوئی رومیوں نے بھاگ کر جان بچائی۔ جب رومی بھاگ کر اپنے مقام پر پہنچ گئے تو ان کے سردار وردان نے اپنی قوم کے سامنے تقریر کی اور کہا کہ اگر یہی حالت رہی تو یہ ملک و دولت تم سے چلی جائے گی۔ بہتر ہے کہ اب بھی اپنے دلوں کے زنگ کو دھو ڈالو۔ ہمارے دلوں میں خیال تک نہیں گزرا تھا کہ یہ چرواہے اور یہ بھوکے ننگے غلام عرب ہم سے لڑیں گے۔ پھر اس نے کچھ سرداروں سے رائے طلب کی تو ایک سردار نے یہ مشورہ دیا کہ اگر مسلمانوں کو شکست دینا چاہتے ہو تو ان کے امیر کو کسی بہانے سے دھوکے سے بلا کر قتل کر دو تو باقی سب لوگ بھاگ جائیں گے۔ چنانچہ اسکے مطابق وردان نے حضرت خالد کو گفتگو اور صلح کے بہانے بلوایا اور دھوکے سے قتل کرنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہوا بلکہ خود مارا گیا۔ جب رومیوں کو اپنے امیر کی موت کی خبر ہوئی تو ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ اس کے بعد لوگ ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے اور لڑائی شروع ہو گئی۔ اس جنگ میں رومیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار اور ایک روایت کے مطابق پینتیس ہزار تھی۔ اس جنگ میں تین ہزار رومی مارے گئے اور ان کا شکست خوردہ لشکر دیگر کئی شہروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ حضرت خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر کو ایک خط کے ذریعہ اجنادین کی فتح کی خوشخبری سنائی۔ جب حضرت خالد کا خط حضرت ابوبکر کے سامنے پڑھا گیا تو اس وقت آپ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ آپ کو اس فتح نے خوش کر دیا اور آپ نے فرمایا الحمد للہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مسلمانوں کی مدد کی اور اس سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad